بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نماز کے مسائل کا بیان

NAMAZ Ke Masail Ka Bayan

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

تیسرا حصہ (نماز کا بیان)

نماز کے مسائل کا بیان

بہارِ شریعت

حصہ سوم (3)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نماز کے بقیہ مسائل کا بیان

بہارِ شریعت
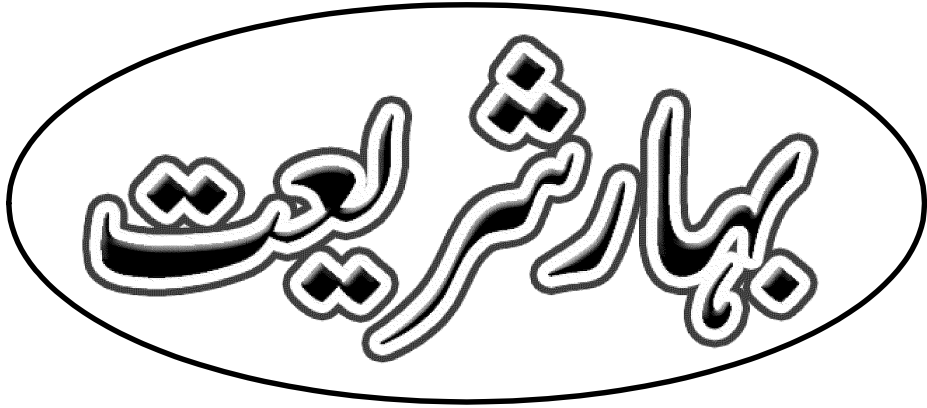
حصہ چہارم (4)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

نَماز کا بیان

ایمان وتصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم واعظم ہے۔قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین [1] پر وعید فرمائی، چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں، کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ ﴾ [2]

یہ کتاب پرہیزگاروں کو ہدایت ہے، جوغیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ﴾ [3]

نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔

یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے۔یا باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ۗ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ﴾ [4]

تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

---

1 ...... تارِک کی جمع، چھوڑنے والے۔
2 ...... پ ۱، البقرۃ: ۳.
3 ...... پ ۱، البقرۃ: ٤٣.
4 ...... پ ۲، البقرۃ: ۲۳۸.

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ ﴾ [1]

نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کرکے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ ﴾ [2]

خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔

جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام ''ویل'' ہے، قصداً [3] نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق [4] ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ﴾ [5]

ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نمازیں ضائع کردیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انھیں سخت عذاب طویل وشدید سے ملنا ہوگا۔

غَیّ جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام ''ہبہب'' ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴾ [6]

جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔

یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی

---

1 ...... پ۱، البقرة: ٤٥.

2 ...... پ۳۰، الماعون: ٤،٥.

3 ...... یعنی جان بوجھ کر۔ 4 ...... یعنی حقدار۔

5 ...... پ۱٦، مریم: ٥٩.

6 ...... پ۱٥، بني اسرآءيل: ٩٧.

اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسرا [1] میں یہ تحفہ دیا۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بُخاری و مُسلِم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔'' [2]

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔'' اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''اسلام کا ستون نماز ہے۔'' [3]

حدیث ۳: صحیح مُسلِم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔'' [4]

حدیث ۴: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: ''یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔'' [5]

حدیث ۵: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر

---

1 ...... یعنی معراج کی رات۔

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام... إلخ، الحدیث: ۲۱ - (۱۶)، ص ۲۷.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الإیمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحدیث: ۲٦۲٥، ج ٤، ص ۲۸۰.

4 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الطهارة، باب الصلاة الخمس، الحدیث: ۱٦ - (۲۳۳)، ص ۱٤٤.

5 ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب المشي إلی الصلاة... إلخ، الحدیث: ٦٦۷، ص ۳۳٦.

عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ﴾ (2)

نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لیے۔

انھوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ''میری سب اُمت کے لیے۔''

حدیث ۶: صحیح بُخاری و مُسلِم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا: ''وقت کے اندر نماز۔''، میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔''، میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ''راہِ خدا میں جہاد۔'' (3)

حدیث ۷: بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔'' (4)

حدیث ۸: ابوداود نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب تمھارے بچّے سات برس کے ہوں، تو اُنھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔'' (5)

حدیث ۹: امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں (6) میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتّے گرنے لگے، فرمایا: ''اے ابوذر! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ! فرمایا: ''مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتّے۔'' (7)

حدیث ۱۰: صحیح مُسلِم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب مواقیت الصلاة، باب الصلاة کفارة، الحدیث: ۵۲۶، ج۱، ص۱۹۶.

2 ...... پ۱۲، هود: ۱۱۴.

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب مواقیت الصلاة، باب الصلاة کفارة، الحدیث: ۵۲۷، ج۱، ص۱۹۶.

4 ...... "شعب الإیمان"، باب في الصلوٰت، الحدیث: ۲۸۰۷، ج۳، ص۳۹.

5 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الصلاة، باب متی یؤمر الغلام بالصلاة، الحدیث: ۴۹۵، ج۱، ص۲۰۸.

6 ...... سردیوں۔

7 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۶۱۲، ج۸، ص۱۳۳.

اپنے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔'' (1)

حدیث ۱۱: امام احمد زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے، تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے'' (2) یعنی صغائر۔

حدیث ۱۲: طَبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں، اور حُور عین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سِنکے، نہ کھکارے۔'' (3)

حدیث ۱۳: طَبرانی اَوسَط میں اور ضیا نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔'' (4) اور ایک روایت میں ہے کہ ''وہ خائب و خاسر ہوا۔'' (5)

حدیث ۱۴: امام احمد و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، اگر نماز پوری کی ہے، تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا: ''دیکھو! میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کر دو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوہیں باقی اعمال کا۔'' (6)

حدیث ۱۵: ابو داود و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''(جو مسلمان جہنم میں جائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضائے سجود کے، اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔'' (7)

1...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة، الحديث: ٦٦٦، ص٣٣٦.

2...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث زيد بن خالد الجهني، الحديث: ٢١٧٤٩، ج٨، ص١٦٢.

3...... "الترغيب و الترهيب" للمنذري، كتاب الصلاة، الترهيب من البصاق في المسجد، الحديث: ١٢، ج١، ص١٢٦.

4...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الألف، الحديث: ١٨٥٩، ج١، ص٥٠٤.

5...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب العين، الحديث: ٣٧٨٢، ج٣، ص٣٢.

6...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث تميم الداري، الحديث: ١٦٩٤٦، ج٦، ص٣٥.

7...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ٤٣٢٦، ج٤، ص٥٣٢.

حدیث ۱۶: طَبرانی اَوسَط میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا مونھ خاک پر رگڑ رہا ہے۔(1)

حدیث ۱۷: طَبرانی اَوسَط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''کوئی صبح وشام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا؟ اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۸: صحیح مُسلِم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔'' (3)

حدیث ۱۹: ابوداود نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے' اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو علیّین میں لکھی ہوئی ہے(4) یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰ و ۲۱: امام احمد ونَسائی وابن ماجہ نے ابوایوب انصاری وعقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہوگیا۔'' (5)

حدیث ۲۲: امام احمد ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔'' (6)

حدیث ۲۳: کنز العمال میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ

---

1 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٦٠٧٥، ج٤، ص٣٠٨.

2 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الألف، الحديث: ٥٦٢، ج١، ص١٧١.

3 ...... لم نجد هذاالحديث في صحيح مسلم .

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٦٦٨، ج٥، ص١٠٣.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، الحديث: ٥٥٨، ج١، ص٢٣١.

5 ...... "سنن النسائي"، كتاب الطهارة، باب من توضأ كما أمر، الحديث: ١٤٤، ص٣١.

6 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاري، الحديث: ٢١٥٠٨، ج٨، ص١٠٤.

اللہ (عزوجل) اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔'' (1)

حدیث ۲۴: منیۃ المصلّی میں ہے، کہ ارشاد فرمایا: ''ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے، ایمان کی علامت نماز ہے۔'' (2)

حدیث ۲۵: منیۃ المصلّی میں ہے، فرمایا: ''نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔'' (3)

حدیث ۲۶: امام احمد و ابوداود عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔'' (4)

حدیث ۲۷: حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمۂ کرم پر عہد ہے، کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔'' (5)

حدیث ۲۸: دیلمی ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی، جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا، ان میں کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں۔'' (6)

حدیث ۲۹: ابوداود طیالسی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا

---

(1)...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٠١٥، ج٧، ص١٢٥.

(2)...... ''منية المصلي''، ثبوت فرضية الصلاة بالسنة، ص١٣.

(3)...... ''منية المصلي''، ثبوت فرضية الصلاة بالسنة، ص١٣.

(4)...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب المحافظة على الصلوات، الحديث: ٤٢٥، ج١، ص١٨٦.

(5)...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة،الحديث: ١٩٠٣٢، ج٧، ص١٢٧.

(6)...... ''الفردوس بمأثور الخطاب''، الحديث: ٦١٠، ج١، ص١٦٥.

ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ [1] اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ [2] اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ . [3]

اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے، کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے، یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں، ان میں بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۰: طَبَرانی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔'' [4] دوسری روایت میں ہے، ''تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالٰی اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔'' [5]

حدیث ۳۱: ابن ماجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو صبح نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا، ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔'' [6]

حدیث ۳۲: بیہقی نے شُعَبُ الِایمان میں عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موقوفاً روایت کی، کہ ''جو نماز صبح کے لیے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا، گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔'' [7]

حدیث ۳۳: خطیب نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی، اس کو اللہ تعالٰی دو برائتیں عطا فرمائے گا، ایک نار سے دوسری نفاق سے۔'' [8]

حدیث ۳۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے: ''کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا

---

1 ...... اے اللہ تو اس کو بخش دے۔

2 ...... اے اللہ تو اس پر رحم کر۔

3 ...... "مسند أبي داود الطيالسي"، الجزء العاشر، أبو صالح عن أبي هريرة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه، الحديث: ٢٤١٥، ص٣١٧.
و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٥٥٩، ج١، ص٢٣٢.
اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔

4 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١٣٢١٠، ج١٢، ص٢٤٠.

5 ......"مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة و حقنها للدم، الحديث: ١٦٤٠، ص٢٧.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب التجارات، باب الأسواق، ودخولها، الحديث: ٢٢٣٤، ج٣، ص٥٣.

7 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلاة فضل في الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٨٥٢، ج٣، ص٥٥.

8 ...... "تاريخ بغداد"، رقم: ٦٢٣١، ج١١، ص٣٧٤.

ہے۔'' عرض کرتے ہیں: ''تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔'' (1)

حدیث ۳۵: ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے، کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔'' (2)

حدیث ۳۶: طَبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے، اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔'' (3) یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷: بزّار نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔'' (4) نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۸: صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔'' (5)

حدیث ۳۹: ابو نعیم ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے قصداً نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔'' (6)

حدیث ۴۰: امام احمد اُمّ ایمن رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں۔'' (7)

حدیث ۴۱: شیخین نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

---

(1)...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٧٤٩٤، ج٣، ص٦٨.

(2)...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء و الفجر في جماعة، الحديث: ٧٩٨، ج١، ص٤٣٧، عن عمر ابن الخطاب رضى اللّٰه تعالیٰ عنه.

(3)...... ''المعجم الكبير''، الحديث: ١٠٠٨٢، ج١٠، ص٩٩.

(4)...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٤٩٧، ج٧، ص١٦٥، عن عائشة رضي اللّٰه تعالیٰ عنها.

(5)...... ''صحيح البخاري''، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الحديث: ٣٦٠٢، ج٢، ص٥٠١.

(6)...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٠٨٦، ج٧، ص١٣٢.

(7)...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث أم أيمن، الحديث: ٢٧٤٣٣، ج١٠، ص٣٨٦.

''جس دین میں نماز نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔'' (1)

حدیث ۴۲: بیہقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔'' (2)

حدیث ۴۳: بزّار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں، جس کے لیے نماز نہ ہو۔'' (3)

حدیث ۴۴: امام احمد و دارمی و بیہقی شُعَبُ الاِیمان میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی، قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان واُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (4)

حدیث ۴۵: بُخاری و مُسلِم و امام مالک نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ ''تمھارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے'' جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔'' (5)

حدیث ۴۶: ترمذی عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (6) بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمٰن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر آئمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے (7) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص ''کافر'' ہے۔

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عثمان بن أبي العاص، الحديث: ١٧٩٣٤، ج٦، ص ٢٧١.

2 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوٰت، الحديث: ٢٨٠٧، ج٣، ص٣٩.

3 ...... "كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٠٩٤، ج٧، ص١٣٣.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو، الحديث: ٦٥٨٧، ج٢، ص٥٧٤.

5 ...... "الموطا" للإمام مالك، كتاب وقوت الصلاة، الحديث: ٦، ج١، ص٣٥.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة، الحديث: ٢٦٣١، ج٤، ص٢٨٢.

7 ...... یعنی کافر نہیں کہتے۔

احکام فقھیّہ

مسئلہ ۱: ہر مکلّف یعنی عاقِل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسِق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمۂ ثلٰثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲: بچّہ کی جب سات برس کی عمر ہو، تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے، تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔[2] (ابوداود و ترمذی)

مسئلہ ۳: نماز خالص عبادتِ بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہوسکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہوسکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطورِ فدیہ ادا کردے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ادا کیا جائے[3] اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول وعفو ہے۔[4] (درمختار وردالمحتار ودیگر کتب)

مسئلہ ۴: فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الٰہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اوّل وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمّہ سے ساقط ہو جائے گا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی ہے تو یہی جز اخیر سبب ہے، تو اگر کوئی مجنون یا بے ہوش ہوش میں آیا یا حیض ونفاس والی پاک ہوئی یا صبی[5] بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہوگئی اور جنون و بے ہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق نہ ہوں تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض ہے، قضا پڑھے۔[6] (درمختار) حیض ونفاس والی میں تفصیل ہے، جو باب الحیض میں مذکور ہوئی۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار"معه"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٦.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء متى يؤمر الصبي بالصلاة، الحديث: ٤٠٧، ج١، ص٤١٦.

3 ...... نماز کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ **"بہارِ شریعت"** حصہ ۴ **"قضا نماز کا بیان"** میں اور امیر اہلسنت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **"نماز کے اَحکام"** صفحہ ۳۴۵ تا ۳۴۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الأفعال، ج٢، ص١٢.

5 ...... بچہ۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص١٣،١٥.

7 ...... اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش وقت میں ہونے سے نماز فرض ہوجائیگی اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک =

مسئلہ۵: نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اوراب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پرفرض ہے کہ اب پھر پڑھے یو ہیں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے، اگر چہ اوّل وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ۶: نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشا کی نماز بالاجماع فرض ہے۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ۷: کسی نے اوّل وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا، جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض ونفاس ہو گیا یا جنون یا بے ہوشی طاری ہوگئی تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی، اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے، مگر جنون و بے ہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال[3] پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں، ورنہ قضا لازم ہوگی۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۸: یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالٰی:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ ﴾[6]

= ہوئی یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کرکے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے غسل کر سکنے میں مقدمات غسل، پانی لانا، کپڑے اُتارنا، پردہ کرنا بھی داخل ہیں۔ (ردالمحتار) ۱۲ منہ۔

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۱۵.

2...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۱۵۹.

3...... لگا تار۔ "**بہارِشریعت**" حصہ۴، "**نمازِ مریض کا بیان**" میں ہے: اگر کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بیہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (عالمگیری، درمختار)

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، ج۱، ص۵۱.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الأفعال، ج۲، ص۱٤.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۳٦.

6...... پ۵، النسآء: ۱۰۳.

بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے، وقت باندھا ہوا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ ﴾ (1)

اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تمھیں شام ہو (نماز مغرب وعشا) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے، آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمھیں دن ڈھلے (نماز ظہر)۔

احادیث

حدیث ۱: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔'' (2)

حدیث ۲: نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی، تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی) اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی۔'' (3) یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا بچہ بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا، اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی، قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳: ترمذی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔'' (4)

حدیث ۴: دیلمی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ''اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔'' (5) اور دیلمی کی

---

1 ...... پ ۲۱، الروم: ۱۷ ۔ ۱۸.

2 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الصلاة، فال الفجر فجران، الحديث: ۷۱۳، ج ۱، ص ۴۳۳.

3 ...... "سنن النسائي"، كتاب المواقيت، باب من أدرك ركعتين من العصر، الحديث: ۵۱۴، ص ۹۲.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الإسفار بالفجر، الحديث: ۱۵۴، ج ۱، ص ۲۰۴.

5 ...... "كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ۱۹۲۷۹، ج ۷، ص ۱۴۸.

دوسری روایت انھیں سے ہے کہ ''جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔'' (1)

حدیث ۵: طَبرانی اَوسَط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دینِ حق پر رہے گی، جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔'' (2)

حدیث ۶: امام احمد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز کے لیے اوّل و آخر ہے، اوّل وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے، اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے۔'' (3) (یعنی وقت مباح بلا کراہت)۔

حدیث ۷: بُخاری و مُسلِم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔'' (4)

حدیث ۸: صحیح بُخاری شریف باب الاذان للمسافرین میں ہے، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، مؤذن نے اَذان کہنی چاہی، فرمایا: ''ٹھنڈا کر''، پھر قصد کیا، فرمایا: ''ٹھنڈا کر''، پھر ارادہ کیا، فرمایا: ''ٹھنڈا کر، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔'' (5)

حدیث ۹ و ۱۰: امام احمد و ابوداود، ابوایوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی، جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گُتھ جائیں۔'' (6)

حدیث ۱۱: ابوداود نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''دن کی نماز

---

(1)...... "الفردوس بمأ ثور الخطاب"، الحديث: ٥٦٢٤، ج٣، ص ٥٢٠.

(2)...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب السين، الحديث: ٣٦١٨، ج٢، ص ٣٩٠.

(3)...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في مواقيت الصلاة، الحديث: ١٥١، ج١، ص٢٠٢.

(4)...... "صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، الحديث: ٥٣٧۔ ٥٣٨، ج١، ص١٩٩.

(5)...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين... إلخ، الحديث: ٦٢٩، ج١، ص٢٢٨.

(6)...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلوٰة، باب في وقت المغرب، الحديث: ٤١٨، ج١، ص١٨٣.

(عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔'' (1)

حدیث ۱۲: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی، تو میں ان کو حکم فرما دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک وتعالیٰ آسمان پر خاص تجلّی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے: کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ قبول کروں۔'' (2)

حدیث ۱۳: طَبَرانی اَوسَط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔'' (3)

حدیث ۱۴: بُخاری و مُسلِم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بعد صبح نماز نہیں تاوقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔'' (4)

حدیث ۱۵: صحیحین میں عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے، تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے جُدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔'' (5)

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱: وقت فجر: طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (6) (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (7) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر

---

1 ...... "مراسيل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، كتاب الصلوٰة، ص ٥ .

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٥٩٧، ج٣، ص ٤٢٧ .

3 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الألف، الحديث: ٨١٦، ج١، ص٢٣٨ .

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب لا تتحرى الصلاة قبل ...الخ، الحديث: ٥٨٦، ج١، ص ٢١٣ .

5 ...... لم نجدهذا الحديث في الصحيحين .
"كنزالعمال"، كتاب الصلاة الأوقات المكروهة، الحديث: ١٩٥٨٥، ج٧، ص ١٧١ .

6 ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص ١٥٣ .

7 ...... مشرق۔

آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے سارا اُفق سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے، محض غلط ہے، صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ۲: مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔[1] (عالمگیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد[2] میں کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس (۳۵) منٹ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ، اکیس (۲۱) مارچ کو ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہوتا ہے، پھر بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے، یہاں تک کہ (۲۲) ستمبر کو ایک گھنٹا ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے، پھر بڑھتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹا ۲۴ منٹ ہوتا ہے، پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے، جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹا رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے، تو سحری ایک گھنٹا چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اَذان کہی جائے تاکہ سحری اور اَذان دونوں طرف احتیاط رہے، بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اَذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں، نہ یہ اَذان ہو نہ نماز، بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقتِ فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہِ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے، ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے، مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے، اسوقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے، خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو لہٰذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرۂ بالا[3] کے اندر اندر اَذان و نماز فجر ادا کی جائے۔ (از افاداتِ رضویہ)

---

[1]...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الأول، ج۱، ص۵۱.

[2]...... شہروں۔ [3]...... متذکرۂ بالا یعنی اوپر ذکر کیے گئے۔

وقت ظہر و جمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔[1] (متون)

فائدہ: ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے، کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، دن جتنا گھٹتا ہے، سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے، سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں[2] میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خطِ استوا کے قرب میں واقع ہیں، کم ہوتا ہے، بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس[3] پر ہوتا ہے، چنانچہ موسم سرما ماہِ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے، ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکۂ معظّمہ میں جو ۲۱ درجہ پر واقع ہے، ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے، اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں مکۂ معظّمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا، اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے، یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا، اب مکۂ معظّمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے، یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے اٹھارہ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے، نہ کبھی معدوم ہوتا بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا، اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا، جب کم ہونا موقوف ہو جائے، تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایۂ اصلی ہے، اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے، کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد متمیز نہیں ہوتا، اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو، اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہو گیا، جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا، ظہر کا وقت آ گیا۔

---

1 ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص ۱۵۳.

2 ...... سردیوں۔

3 ...... یعنی بالکل سر کے اوپر۔

وقتِ عصر: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔[1] (متون)

فائدہ: ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹا ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ٦ منٹ ہے، اس کی تفصیل یہ ہے، ۲۴ اکتوبر تحویل عقرب[2] سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۳٦ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹا ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے، ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا، پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹا ۳٦ منٹ، پھر مارچ کے ہفتۂ اوّل میں ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، ہفتۂ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتۂ سوم میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اپریل کے ہفتۂ اوّل میں ایک گھنٹا ۴۳ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ۲۰ و ۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر مئی کے ہفتۂ اول میں ایک گھنٹا ۵۳ منٹ، ہفتۂ دوم میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، ہفتۂ سوم میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، پھر ۲۲ و ۲۳ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ، پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ، ہفتۂ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ، ہفتۂ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ، پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ٦ منٹ، پھر ہفتۂ اوّل جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ، دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے ۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے دو منٹ، پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے، پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۱ منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ہفتۂ اول ستمبر میں ایک گھنٹا ۴٦ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۲ منٹ، پھر ۲۳، ۲۴ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ہفتۂ اوّل اکتوبر میں ایک گھنٹا ۳۹ منٹ، ہفتۂ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتۂ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

وقتِ مغرب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔[3] (متون)

---

1. ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص ١٥٤.
2. ...... ایک بُرج کا نام ہے۔ بارہ بُرج جو سات سیارہ ستاروں کی منزلیں ہیں۔ بُرج یہ ہیں:
(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (٦) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔ ("معالم التنزيل"، ج٣، ص٣١٨، ملخصاً)
3. ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص ١٥٤.

مسئلہ ۳: شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے، جو جانب مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔[1] (ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری، افاداتِ رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔[2] (فتاویٰ رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا تجربہ کیا۔

فائدہ: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشا و وتر: غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے، اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانب شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔[3]

مسئلہ ۴: اگرچہ عشا و وتر کا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہوگئے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سیکنڈوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ ''ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں۔''[5] (درمختار، ردالمحتار)

اوقات مستحبہ: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے، کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

1...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب المواقيت، ج ۱، ص ۴۰.

2...... الفتاوى الرضوية"، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج۵، ص۱۵۳.

3...... الفتاوى الرضوية"، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج۵، ص۱۵۳.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۱.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج ۲، ص ۲۳.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في فاقدوقت العشاء كأهل بلغار، ج ۲، ص ۲۴.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۰.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۱.

مسئلہ ۶: حاجیوں کے لیے مزدلفہ میں نہایت اوّل وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اوّل وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸: جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے، جو ظہر کے لیے ہے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۰: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے، کہ اس پر بے تکلّف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۱: بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اوّل میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے، جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقتِ کراہت ہے یوہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔[7] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳: تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔[8] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴: عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی، مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔[9] (بحر و عالمگیری و درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.
2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۳۰.
3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۳۵.
4 ...... "البحرالرائق"، کتاب الصلاة، ج۱، ص۴۲۹.
5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.
6 ...... "غنیة المتملي شرح منیة المصلي"، الشرط الخامس، ص۲۲۷.
7 ...... "الفتاوی الرضویة"، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج۵، ص۱۳۸. ملخصاً.
8 ...... "البحرالرائق"
9 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.

مسئلہ ۱۵: روزِ ابر[1] کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل[2] مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ گئے، تو مکروہِ تحریمی۔[3] (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶: عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیل جماعت ہے۔[4] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۷: نمازِ عشا سے پہلے سونا اور بعد نمازِ عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے، پھر اگر پچھلے کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔[6] (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: ابر کے دن عصر و عشا میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔[7] (متون)

مسئلہ ۲۰: سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہِ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔[8] (عالمگیری مع زیادۃ التفصیل)

1...... روزِ ابر یعنی جس دن بادل چھائے ہوں۔ 2...... جلدی پڑھنا۔

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٣٣.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٣٢، و "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، ج١، ص٤٣٠.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٥٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج٢، ص٣٣.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج٢، ص٣٤.

7...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب الأول في المواقيت، فصل ويستحب الإسفار بالفجر، ج١، ص٤١.

8...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.

مسئلہ ۲۱: عرفہ ومزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کہ عرفہ میں ظہر وعصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاوقت عشامیں۔ [1] (عالمگیری)

اوقاتِ مکروہہ: طلوع وغروب ونصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا وممانعت ہر نماز ہے۔ [2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲۲: عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: جنازہ اگر اوقاتِ منوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت، اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے طیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔ [4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقتِ غیر

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.

2 ...... المرجع السابق، الفصل الثالث، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۳۷.
و "الفتاوی الرضویة"، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج۵، ص۱۲۲.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۳۸.
مگر بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی، آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔ ۱۲ منہ

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: یشترط العلم بدخول الوقت، ج۲، ص۴۳.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲.

مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گناہگار ہو گا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی، دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں، بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی، مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔[3] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۲۸: جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی، اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: ان اوقات میں تلاوتِ قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: بارہ (۱۲) وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶ و ۱۲ میں فرائض و واجبات و نمازِ جنازہ و سجدۂ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔[6]

مسئلہ ۳۱: اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر[7] نماز نفل پڑھ رہا تھا، ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں، اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: نمازِ فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگرچہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو، جائز نہیں۔[9] (عالمگیری، ردالمحتار)

1...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۴۳.
2...... المرجع السابق.
3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۴۳.
4...... المرجع السابق، ص۴۵.
5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۴۴.
6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲.
7...... پہلے۔
8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲.
9...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۳.

مسئلہ ۳۳: فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اوراب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے، یہ بھی جائز نہیں۔[1] (عالمگیری)

(۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اِقامت ہوئی تو اِقامت سے ختم جماعت تک نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر نماز فجر قائم ہوچکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگر چہ قعدہ میں شرکت ہوگی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگر چہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

(۳) نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری، درمختار)

(۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔[4] (عالمگیری، درمختار) مگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استثنا فرمایا۔[5]

(۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی۔[6] (درمختار)

(۶) عین خطبہ کے وقت اگر چہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبۂ عیدین یا کسوف واستسقا وحج ونکاح کا ہو ہر نماز حتٰی کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبۂ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کر لے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٣.

2 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٣.

4 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٦.

5 ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب النوافل، ج١، ص٣٨٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٧.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٨.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٣.

(۷) نمازِعیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

(۸) نمازِعیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

(۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔[3]

(۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کیے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔[4] (عالمگیری، درمختار)

(۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔[5]

(۱۲) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔[6] (عالمگیری وغیرہ) یو ہیں کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: فجر اور ظہر کے پورے وقت اوّل سے آخر تک بلا کراہت ہیں۔[8] (بحرالرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں اصلاً مکروہ نہیں۔

اَذان کا بیان

قال اللہ تعالٰی:

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ o ﴾[9]

اس سے اچھی کس کی بات، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں۔

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۵۰.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۵۰.

4 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۳.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۵۰.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۳.

7 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۵۱.

8 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، ج۱، ص۴۳۲.

9 ...... پ۲۴، حمٓ السجدة: ۳۳.

امیر المومنین فاروقِ اعظم اور عبداللہ بن زید بن عبد ربّہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اَذان خواب میں تعلیم ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خواب حق ہے'' اور عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''جاؤ بلال کو تلقین کرو، وہ اَذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔'' (1) اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا: کہ ''اَذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کرلو، کہ اس کے سبب آواز زیادہ بلند ہوگی۔'' (2) اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

اَذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں، بعض فضائل ذکر کیے جاتے ہیں:

حدیث ۱: مُسلِم واحمد وابن ماجہ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔'' (3) علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں، یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمتِ الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے، اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے، اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے، اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ (4)

حدیث ۲: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر وخشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے۔'' (5) اور ایک روایت میں ہے کہ ''ہر تر وخشک جس نے آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔'' (6) دوسری روایت میں ہے، ''ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لیے گواہی دے گا۔'' (7)

حدیث ۳: بُخاری و مُسلِم و مالک وابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب اَذان کہی جاتی ہے، شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے، یہاں تک کہ اَذان کی آواز اسے نہ پہنچے، جب اَذان پوری ہو جاتی ہے، چلا

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان، الحديث: ٤٩٩، ج١، ص٢١٠.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان، باب السنة في الأذان، الحديث: ٧١٠، ج١، ص٣٩٥.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٣٨٧، ص٢٠٤.

4 ...... "التيسير" شرح "الجامع الصغير"، حرف الميم، تحت الحديث: ٩١٣٦، ج٦، ص٣١٣.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٧٦١٥، ج٣، ص٨٩.

6 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٥٤٦، ج٣، ص٤٢٠.

7 ...... "كنز العمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٨٧٨، ج٧، ص٢٧٧، الحديث: ٢٠٩١٣، ص٢٨٠.

آتا ہے، پھر جب اِقامت کہی جاتی ہے، بھاگ جاتا ہے، جب پوری ہو لیتی ہے، آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔'' (1)

حدیث ۴: صحیح مُسلِم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''شیطان جب اَذان سنتا ہے، اتنی دور بھاگتا ہے، جیسے روحا اور روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔'' (2)

حدیث ۵: طَبَرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اَذان دینے والا کہ طالبِ ثواب ہے، اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔'' (3)

حدیث ۶: امام بُخاری اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جب مؤذن اَذان کہتا ہے، رب عزوجل اپنا دستِ قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوہیں رہتا ہے، یہاں تک کہ اَذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے، رب عزوجل فرماتا ہے: ''میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی، لہٰذا تجھے بشارت ہو۔'' (4)

حدیث ۷: طَبَرانی صَغیر میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس بستی میں اَذان کہی جائے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔'' (5)

حدیث ۸: طَبَرانی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس قوم میں صبح کو اَذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اَذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔'' (6)

حدیث ۹: ابو یعلی مُسند میں اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میں جنت میں گیا، اس میں موتی کے گنبد دیکھے، اس کی خاک مشک کی ہے، فرمایا: ''اے جبریل! یہ کس کے لیے ہے؟ عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

1...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل التأذين، الحديث: ٦٠٨، ج١، ص٢٢٢.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث:٣٨٨، ص٢٠٤.

3...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١٣٥٥٤، ج١٢، ص٣٢٢.

4...... لم نجد الحديث في تاريخ البخاري.

"الجامع الصغير" للسيوطي، حرف الهمزة، الحديث: ٣٦٦، ص٢٨.

5...... "المعجم الصغير" للطبراني، باب الصاد، ج١، ص١٧٩.

6...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٤٩٨، ج٢٠، ص٢١٥.

کی اُمّت کے مؤذنوں اوراماموں کے لیے۔'' (1)

حدیث ۱۰: امام احمد ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اَذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، تواس پر باہم تلوار چلتی۔'' (2)

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے سات برس ثواب کے لیے اَذان کہی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت لکھ دے گا۔'' (3)

حدیث ۱۲: ابن ماجہ وحاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے بارہ برس اَذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اَذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اِقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' (4)

حدیث ۱۳: بیہقی کی روایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے سال بھر اَذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' (5)

حدیث ۱۴: بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے پانچ نمازوں کی اَذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (6)

حدیث ۱۵: ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو سال بھر اَذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے، قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت میں دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تُو چاہے شفاعت کر۔'' (7)

حدیث ۱۶: خطیب وابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مؤذنوں کا حشر

---

1 ...... "الجامع الصغير"، حرف الدال، الحديث: ٤١٧٩، ص٢٥٥.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٢٤١، ج٤، ص٥٩.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٧٢٧، ج١، ص٤٠٢.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٧٢٨، ج١، ص٤٠٢.

5 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلاة، فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٣٠٥٨، ج٣، ص١١٩.

6 ...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الترغيب في الأذان، الحديث: ٢٠٣٩، ج١، ص٦٣٦.

7 ...... "الجامع الصغير"، حرف الميم، الحديث: ٨٣٧٩، ص٥١١.

یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اَذان کہتے ہوئے آئیں گے، لوگ ان کی طرف نظر کریں گے، پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا، یہ اُمّت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں، ان کو غم نہیں۔'' (1)

حدیث ۱۷: ابوالشیخ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب اَذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے، جب اِقامت کا وقت ہوتا ہے، دُعا رد نہیں کی جاتی۔'' (2) ابوداود و ترمذی کی روایت انھیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اَذان واِقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی۔'' (3)

حدیث ۱۸: دارمی وابوداود نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دودُعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں، اَذان کے وقت اور جہاد کی شدّت کے وقت۔'' (4)

حدیث ۱۹: ابوالشیخ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اے ابن عباس! اَذان کو نماز سے تعلق ہے، تو تم میں کوئی شخص اَذان نہ کہے مگر حالتِ طہارت میں۔'' (5)

حدیث ۲۰: ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''**لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ**'' (6) ''کوئی شخص اَذان نہ دے مگر باوضو۔''

حدیث ۲۱: بُخاری وابوداود و ترمذی ونَسائی وابن ماجہ واحمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''جو اَذان سُن کر یہ دُعا پڑھے۔

'' **اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلاۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ** ط'' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' (7)

1. ...... ''تاریخ بغداد''، باب المیم، ذکر من اسمه موسی، رقم: ۶۹۹۵، ج۱۳، ص۳۹.
2. ...... ''کنزالعمال''، کتاب الأذان، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۰۹۱۰، ج۷، ص۲۷۹.
3. ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الصلاة، باب ماجاء، في الدعاء بین الأذان و الإقامة، الحدیث: ۵۲۱، ج۱، ص۲۲۰.
4. ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، الحدیث: ۲۵۴۰، ج۳، ص۲۹.
5. ...... ''کنزالعمال''، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۰۹۷۲، ج۷، ص۲۸٤.
6. ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء في کراهیة الأذان بغیر وضوء، الحدیث: ۲۰۰، ج۱، ص۲٤۳.
7. ...... ''صحیح البخاري''، کتاب التفسیر، ۱۱ـ باب، الحدیث: ٤۷۱۹، ج۳، ص۲۶۲.

حدیث ۲۲: امام احمد و مُسلم وابوداود و ترمذی و نَسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ''مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔'' (1)

حدیث ۲۳: طَبرانی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے " وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ "بھی ہے۔ (2)

حدیث ۲۴: طَبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب تُو اَذان سُنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔'' (3)

حدیث ۲۵: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب مؤذّن کو اَذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے، تم بھی کہو۔'' (4)

حدیث ۲۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مومن کو بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ موذّن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔'' (5)

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ظلم ہے، پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے، یہ کہ اللہ کے منادی کو اَذان کہتے سُنے اور حاضر نہ ہو۔'' (6) یہ دونوں حدیثیں طَبرانی نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیں اَذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۲۸: ابو الشیخ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ''اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (7)

حدیث ۲۹: ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہ زنان! جب تم بلال کو اَذان و اِقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے، تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کرے گا، عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دُونا۔'' (8)

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب استیجاب القول... إلخ، الحدیث: ٣٨٤، ص٢٠٣. عن عبداللّٰہ بن عمرو.

2 ...... "المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ١٢٥٥٤، ج١٢، ص٦٦ ـ ٦٧.

3 ...... "المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ٣٠٤، ج١٩، ص١٣٨.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب مایقال، إذا أذن المؤذن، الحدیث: ٧١٨، ج١، ص٣٩٧.

5 ...... "المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ٣٩٦، ج٢٠، ص١٨٣.

6 ...... "المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ٣٩٤، ج٢٠، ص١٨٣.

7 ...... "کنزالعمال"، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ٢١٠٠٤، ج٧، ص٢٨٧.

8 ...... "کنزالعمال"، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ٢١٠٠٥، ج٧، ص٢٨٧.

حدیث ۳۰: طَبرانی کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ: ''عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے۔'' فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یہ عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: ''مردوں کے لیے دُونا۔'' (1)

حدیث ۳۱: حاکم وابونعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دوسوبیس حسنہ زیادہ ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے اور اگر اِقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔'' (2)

حدیث ۳۲: صحیح مُسلِم میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب مؤذن اَذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہے، تو یہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے جنت میں داخل ہوگا۔'' (3)

حدیث ۳۳: ابوداود وترمذی وابن ماجہ نے روایت کی، زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ''نمازِ فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اَذان کہنے کا مجھے حکم دیا، میں نے اَذان کہی، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِقامت کہنی چاہی، فرمایا: ''صدائی نے اَذان کہی اور جو اَذان دے وہی اِقامت کہے۔'' (4)

مسائل فقہیہ: اَذان عرفِ شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے، جس کے لیے الفاظ مقرر ہیں، الفاظِ اَذان یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

1...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٢٨، ج٢٤، ص١٦.

2...... "كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ٢١٠٠٨، ج٧، ص٢٨٧.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب استيجاب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، الحديث: ٣٨٥، ص٢٠٣.

4...... "جامع الترمذي"، كتاب الصلاة، باب ماجاء أن من أذن فهو يقيم، الحديث: ١٩٩، ج١، ص٢٤٣.

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ .[1]

مسئلہ ۱: فرض پنج گانہ کہ انھیں میں جمعہ بھی ہے، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اَذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اَذان ترک کر دیں، تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔[2] (خانیہ و ہندیہ و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مسجد میں بلا اَذان و اِقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اَذان نہ کہے، اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اَذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اَذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اَذان و اِقامت ہوتی ہے، تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے، جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اَذان و اِقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر بیرون شہر و قریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اَذان کِفایت کرتی ہے، پھر بھی اَذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اَذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٥.

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٣.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ٢، ص ٦٠، و "الفتاوی الخانیة"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ١، ص ٣٤.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان،الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ٢، ص ٦٢.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤.

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤.

مسئلہ ۶: لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے، تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اَذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو، تو اِقامت کی بھی حاجت نہیں اور زیادہ وقفہ ہوا تو اِقامت کہے اور وقت جاتا رہا، تو غیر مسجد میں اَذان و اِقامت کے ساتھ پڑھیں۔ [1] (ردالمحتار، عالمگیری مع افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۷: جماعت بھر کی نماز قضا ہوگئی، تو اَذان و اِقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لیے اَذان و اِقامت کہہ سکتا ہے، جب کہ جنگل میں تنہا ہو، ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے، ولہٰذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اَذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے، ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی، جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہوگئے، تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اَذان کہیں۔ [2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار مع تنقیح از افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۸: اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں، تو پہلی کے لیے اَذان و اِقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے، خواہ دونوں کہیں یا صرف اِقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں، تو ہر مجلس میں پہلی کے لیے اَذان کہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: وقت ہونے کے بعد اَذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اَثنائے اَذان میں وقت آگیا، تو اعادہ کی جائے۔ [4] (متون، درمختار)

مسئلہ ۱۰: اَذان کا وقت مستحب وہی ہے، جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اوّل وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشا میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد، مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے اور اگر اوّل وقت اَذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی، تو بھی سنت اَذان ادا ہوگئی۔ [5] (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اَذان نہیں۔ [6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص٥٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج۲، ص۷۲.
2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص٥٥.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج۲، ص۷۲.
3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص٥٥.
4 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص٤٥.
5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج۲، ص٦۲.
6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص٥۳.

مسئلہ ۱۲: بچّے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدّت اور آتش زدگی [1] کے وقت اور بعد دفن میت [2] اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اَذان مستحب ہے۔[3] (ردالمحتار) وبا کے زمانے میں بھی مستحب ہے۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳: عورتوں کو اَذان و اِقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں گی گناہ گار ہوں گی اور اعادہ کی جائے۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا، اس میں اَذان و اِقامت مکروہ ہے، اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔[6] (درمختار) کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔[7] (متون)

مسئلہ ۱۵: خنثیٰ و فاسِق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچّے اور **جنب** کی اَذان مکروہ ہے، ان سب کی اَذان کا اعادہ کیا جائے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: سمجھ وال بچّہ اور غلام اور اندھے اور ولدالزنا اور بے وضو کی اَذان صحیح ہے۔[9] (درمختار) مگر بے وضو اَذان کہنا مکروہ ہے۔[10] (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۱۷: جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اَذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: اَذان کہنے کا اہل وہ ہے، جو اوقاتِ نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو، تو اس ثواب کا مستحق نہیں، جو

---

1 ...... آگ لگنے۔
2 ...... اور ابن حجر شافعی المذہب ہیں فقہ میں ان کا قول اور وہ بھی اپنی رائے اور وہ بھی خلافِ دلیل حجت نہیں۔ ۱۲ منہ
3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في المواضع التي يندب... إلخ، ج٢، ص٦٢.
4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٥، ص٣٧٠.
5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج١، ص٥٤.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٦٠.
6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٧٢.
7 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، فصل في الجماعة، ج١، ص١٧٦.
8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٧٥.
9 ...... المرجع السابق، ص٧٣.
10 ...... "مراقي الفلاح"، كتاب الصلوة، باب الأذان، ص٤٦.
11 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج٢، ص٧٣.

مؤذن کے لیے ہے۔[1] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹: مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم بالسنۃ ذی وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگراں اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر کرنے والا ہو، اذان پر مداومت[2] کرتا ہو اور ثواب کے لیے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن نابینا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے، تو اس کا اور آنکھ والے کا، اذان کہنا یکساں ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: اگر مؤذن ہی امام بھی ہو، تو بہتر ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اذان و امامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے، وہ نہ ہو، تو اس کی اولاد، اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہلِ محلّہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا، جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے، تو وہی بہتر ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر اثنائے اذان[7] میں مؤذن مر گیا یا اسکی زبان بند ہوگئی یا رُک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہوگیا، تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے، وہی کہے، خواہ دوسرا۔[8] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اذان کے بعد معاذ اللہ مُرتد ہوگیا، تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہتے میں مُرتد ہوگیا، تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کرلے تو بھی جائز ہے۔[9] (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کرلے، نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اس کی تکمیل کرے، کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان متجزی نہیں، تو فسادِ بعض، فسادِ کل ہے، جیسے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۳.
و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص۳۷۷.

2 ...... ہمیشگی۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۳.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۸۸.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۸۸.

6 ...... "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۸.

7 ...... یعنی اذان کے دوران۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۷۵، و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص۳۷۵.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵٤.

نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو، تو سب فاسد ہے۔(افادات رضویہ)

مسئلہ ۲۵: بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے، مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے، تو مکروہ نہیں اور اِقامت مسافر بھی اتر کر کہے، اگر نہ اترا اور سواری ہی پر کہہ لی، تو ہو جائے گی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: اَذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اُس کا اعادہ کیا جائے، مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اُس کا مونھ قبلہ کی طرف نہ ہو، تو حرج نہیں۔[2] (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اَذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھکارنا مکروہ ہے اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لیے کھکارا، تو حرج نہیں۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۲۸: مؤذن کو حالت اَذان میں چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اَذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔[4] (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: اَثنائے اَذان میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کلام کیا، تو پھر سے اَذان کہے۔[5] (صغیری)

مسئلہ ۳۰: کلمات اَذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا، یوہیں اکبر میں بے کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: یوہیں کلمات اَذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و ناجائز ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: سنت یہ ہے کہ اَذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔[8] (بحر)

مسئلہ ۳۳: طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا، مکروہ ہے۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج١، ص٥٤.

2 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أول من بنى من المنائر للأذان ج٢، ص٦٩.

3 ...... "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٧٦.

4 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في المؤذن... إلخ، ج٢، ص٧٥.

5 ...... "صغيرى شرح منية المصلي"، سنن الصلاة، فصل في السنن، ص١٩٦.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٦.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٦٣، وغيرهما.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في الكلام على حديث ((الأذان جزم))، ج٢، ص٦٥.

8 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلوة، باب الأذان، ج١، ص٤٤٣، ٤٤٤.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٥.

مسئلہ ۳۴: اَذان مِئذنہ[1] پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اَذان نہ کہے۔[2] (خلاصہ، عالمگیری) مسجد میں اَذان کہنا مکروہ ہے۔[3] (غایۃ البیان، فتح القدیر، نظم زندویستی، طحطاوی علی المراقی) یہ حکم ہر اَذان کے لیے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اَذان اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اَذانِ ثانی جمعہ بھی اسی میں داخل ہے۔ امام اتقانی وامام ابن الہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا، ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے محاذی ہو، یعنی سامنے باقی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر، جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے، اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں، حدیث وفقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۵: اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے، اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں، دونوں کے بعد سکتہ کرے[4] درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا، جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اَذان کا اعادہ مستحب ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر کلماتِ اَذان یا اِقامت میں کسی جگہ تقدیم وتاخیر ہوگئی، تو اتنے کو صحیح کرلے۔ سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی، تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ** داہنی طرف مونھ کرکے کہے اور **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** بائیں جانب اگرچہ اَذان کے لیے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیے کہی یہ پھیرنا فقط مونھ کا ہے، سارے بدن سے نہ پھرے۔[7] (متون، درمختار)

مسئلہ ۳۸: اگر منارہ پر اَذان کہے تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ** کہے اور بائیں جانب کے طاق سے **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ**۔[8] (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ...... مینارا۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٥.

3 ...... "حاشية الطحطاوي" على "مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص١٩٧.

4 ...... یعنی چُپ ہوجائے۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في الكلام على حديث ((الأذان جزم)) ج٢، ص٦٦، و "الفتاوی الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٦.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٦.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٦٦، و "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص١٥٣.

8 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج١، ص١٥٣.

9 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في أوّل من بنیٰ المنائر... إلخ، ج٢، ص٦٧.

یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے، بلکہ وہیں صرف موںھ پھیرنا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ ۳۹: صبح کی اَذان میں فلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا مستحب ہے۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۴۰: اَذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار) اور اوّل احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ معین۔ کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رضا)

مسئلہ ۴۱: اِقامت مثل اَذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لیے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں بعد فلاح کے **قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ** دوبار کہیں، اس میں بھی آواز بلند ہو، مگر نہ اَذان کی مثل، بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے، اس کے کلمات جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتہ نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے، نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اِقامت میں **اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ** نہیں اِقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں، اگر امام نے اِقامت کہی، تو **قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ** کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۲: اِقامت میں بھی **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** کے وقت دہنے بائیں موںھ پھیرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: اِقامت کی سنّیت، اَذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: جس نے اَذان کہی، اگر موجود نہیں، تو جو چاہے اِقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے، تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو، تو مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: جنب ومحدث کی اِقامت مکروہ ہے، مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف اَذان کہ جنب اَذان کہے تو

---

1 ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص١٥٨.

نماز سونے سے بہتر ہے۔ ۱۲ منہ

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان مطلب في أوّل من بنىٰ المنائر... إلخ، ج٢، ص٦٧.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أوّل من بنىٰ المنائر للأذان، ج٢، ص٦٧.

و "الفتاوى الهندية"، الباب الثاني في الآذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٦، و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٧٦.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٦٦.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٦٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل، ج١، ص٥٤.

دوبارہ کہی جائے، اس لیے کہ اَذان کی تکرار مشروع ہے اور اِقامت دوبار نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔[2] (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقتِ اِقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مُصلّے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۴۷: مسافر نے اَذان واِقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اگر صرف اِقامت پر اِکتفا کیا، تو کراہت نہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ اَذان بھی کہے، اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: بیرونِ شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اِقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اَذان نہ کہی، تو حرج نہیں، مگر خلافِ اَولیٰ ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۴۹: مسجد محلّہ یعنی جس کے لیے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اُولیٰ قائم کرتا ہو، اس میں جب جماعت اُولیٰ بطریق مسنون ہو چکی، تو دوبارہ اَذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اَذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے، تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو، بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلّہ نہ ہو جیسے سڑک، بازار، اسٹیشن، سرائے کی مسجدیں جن میں چند شخص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں، پھر کچھ اور آئے اور پڑھی، وعلیٰ ہذا تو اس مسجد میں تکرارِ اَذان مکروہ نہیں، بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے، جدید اَذان واِقامت کے ساتھ جماعت کرے، ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔[5] (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ قاضی خان، بزازیہ) محراب سے مراد وسط مسجد ہے، یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو، جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد صیفی یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے، اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانۂ رسالت و زمانۂ خلفائے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۷۵.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أوّل من بنى المنائر للأذان، ج۲، ص۶۷،۷۸.

4 ...... الفتاوى الخانية، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۳۸.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۴.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۷۸.

راشدین میں نہ تھی، ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی۔[1] (فتاوی رضویہ) بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلّی پر نہ کھڑا ہو، لہٰذا مصلے ہٹا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں، جو امام اوّل کے قیام کی جگہ ہے، یہ جہالت ہے، اس جگہ سے دہنے بائیں ہٹنا چاہیے، مصلّی اگر چہ وہی ہو۔ (رضا)

مسئلہ ۵۰: مسجد محلّہ میں بعض اہل محلّہ نے اپنی جماعت پڑھ لی، ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے، تو جماعت اُولیٰ انھیں کی ہے، پہلوں کے لیے کراہت۔ یوہیں اگر غیر محلّہ والے پڑھ گئے، ان کے بعد محلّہ کے لوگ آئے، تو جماعت اُولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: اگر اذان آہستہ ہوئی، تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اُولیٰ نہیں۔[3] (قاضی خان)

مسئلہ ۵۲: اَثنائے اِقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے، جس طرح اذان میں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: اَثنائے اذان و اِقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جب اذان سُنے، تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کلمہ کہے، اس کے بعد سُننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، بلکہ اتنا لفظ اور ملالے مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۷، ص۳۴۵.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۴.

3 ...... الفتاوی الخانیة، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۳۸.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۵.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۵.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في کراهة تکرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۱.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.
جو اللہ (عزوجل) نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔۱۲

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في کراهة تکرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۳.
تو سچا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا۔۱۲

مسئلہ ۵۶: جنب بھی اَذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نمازِ جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو، ان پر جواب نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جب اَذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اَذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کر دے اور اَذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ یو ہیں اِقامت میں۔[2] (درمختار، عالمگیری)

جو اَذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۸: راستہ چل رہا تھا کہ اَذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سُنے اور جواب دے۔[4] (عالمگیری، بزازیہ)

مسئلہ ۵۹: اِقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃ** کے جواب میں **اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ** کہے۔[5] (عالمگیری) یا **اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْیَاءً وَ اَمْوَاتًا**۔[6] (رضا)

مسئلہ ۶۰: اگر چند اَذانیں سُنے، تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر بوقتِ اَذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: خطبہ کی اَذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۸۱.

2 ...... المرجع السابق، ص۸٦، و "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

3 ......جامع الرموز، ص۱۲٤.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.
اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔۱۲

6 ...... ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔۱۲

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في کراهة تکرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۲.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۸۳.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۸۷.
مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''مقتدیوں کو خطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے یہی احوط ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زبان سے تلفُّظ اصلاً نہ ہو تو حرج کوئی نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعا کرے، بلا شبہ جائز ہے۔
("الفتاوی الرضوية"، ج۸، ص۳۰۰-۳۰۱)

مسئلہ ۶۳: جب اَذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔[1] (ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۶۴: جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، تو سُننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: اَذان نماز کے علاوہ اور اَذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا، جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اَذان۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: اگر اَذان غلط کہی گئی، مثلاً لحن کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اَذان سُنے بھی نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اَذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یَا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: مغرب کی اَذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی۔[6] (عنایہ) اور دوبار کہہ لیں تو حرج نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: اَذان و اِقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اَذان کہتے ہی اِقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اَذان و اِقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸٤.
و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص۳۸۰.
اے اللہ اس دعائے تام اور نماز برپا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے (اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما) بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔۱۲

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸٤.
یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر۔ ۱۲

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۲.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۲.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص٦٩. وغيره

6 ...... "العناية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۳۱٤ (هامش "فتح القدير").

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۷۰.

پابند جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے، ان میں اَولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اَذان، سنن ونوافل پڑھے، ورنہ بیٹھا رہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: رئیس محلّہ کا اس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے، ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے، تو انتظار کر سکتے ہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷۲: متقدمین نے اَذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اَذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطورِ خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اُجرت نہیں۔[4] (غنیہ) جب کہ **المعهود كالمشروط** کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائے گی یا جائز ہے، اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے، یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت وممانعت وگناہ صحیح وجائز ہوگی، اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی وترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں، اس کو باب مکروہات میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے[5] اُن کے ہوگی ہی نہیں۔ صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) طہارت۔

(۲) سترعورت۔

(۳) استقبال قبلہ۔

(۴) وقت۔

---

1 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٧.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٨٨.

4 ...... "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٨١.

5 ...... بغیر۔

(۵) نیت۔

(۶) تحریمہ۔[1] (متون)

طہارت: یعنی مصلّی[2] کے بدن کا حدث اکبر واصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔[3] (متون)

حدث اکبر یعنی موجبات غسل[4] اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو[5] اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرطِ نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ ۱: کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا، نماز نہ ہوئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲: مصلّی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے، اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں، مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے، اگر رکوع وسجود وقیام وقعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے، نماز نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ یوہیں اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رُک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع نماز ناپاک ہے، تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اُٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رُکا ہوا ہے، اس کے روکنے کا محتاج نہیں، تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اُٹھائے ہوئے نہیں، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں، اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔[7] (درمختار، عالمگیری، رضا)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۸۹.

2 ...... نمازی۔

3 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ج۱، ص۱۵۶.

4 ...... یعنی وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔

5 ...... یعنی وضو توڑنے والی چیزیں۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۴۷.

7 ...... المرجع السابق، ص۹۱، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۶۰.

مسئلہ۳: اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۴: چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور مصلّی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں، جب بھی نماز نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار) یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے۔(رضا)

مسئلہ۵: اگر اس کا کپڑا یا بدن، اَثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہوگیا، اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کرلی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جُدا کیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ۶: مصلّی کا بدن، **جنب** یا حیض ونفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا، یا انھوں نے اس کی گود میں سر رکھا، تو نماز ہو جائے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ۷: مصلّی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا، نماز ہو جائے گی۔[5] (بحر)

مسئلہ۸: جس جگہ نماز پڑھے، اس کے طاہر[6] ہونے سے مراد موضع سجود وقدم کا پاک ہونا[7] ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ۹: مصلّی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو، نماز نہ ہوگی۔[9] یوہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا، ناپاک ہے، اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگئی، ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(درمختار)

مسئلہ۱۰: پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ، تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا

1...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص٥٨، و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٧١.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩١.

3...... "ردالمحتار"،

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩١، موضحاً.

5...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج١، ص٤٦٤.

6...... پاک۔ 7...... یعنی سجدہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔

8...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩٢.

9...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩٢.

ضرورت یہ بھی مکروہ۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار) اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا، تو بالاجماع نماز نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا، نماز نہ ہوگی۔[4] (ردالمحتار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو، یعنی آستین فاصل نہ سمجھی جائے گی، اگرچہ دبیز[5] ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے، بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا بُو محسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلّی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مصلّی کا تابع نہیں، یوہیں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو، نہ پیشانی، تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو کہ اب اس نجاست کو بدن مصلّی سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ ۱۳: اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں، تو مضر نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے، اگرچہ نمایاں ہو، نماز ہوگئی۔[7] (ردالمحتار)

دوسری شرط ستر عورت: یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ ﴾[8]

ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔

1- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹۲.

2- ...... المرجع السابق.

3- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹۲.

4- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹۲.

5- ...... یعنی موٹی۔

6- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج۲، ص۹۲.

7- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج۲، ص۹۲.
و باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ص٤٦٧.

8- ...... پ۸، الاعراف: ۳۱.

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (1)

عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر وہ کہ ظاہر ہیں۔

(کہ ان کے کھلے رہنے پر بروجہ جائز عادت جاری ہے)۔

حدیث ۱: حدیث میں ہے جس کو، ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب نماز پڑھو، تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔'' (2) اور

حدیث ۲: ابو داود و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔'' (3)

حدیث ۳: ابو داود نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کیا بغیر ازار پہنے، کُرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جب کُرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے۔'' (4) اور

حدیث ۴: دار قطنی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے۔'' (5) اور

حدیث ۵: ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔'' (6)

مسئلہ ۱۵: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالا جماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالا جماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور

---

1 ...... پ١٨، النور: ٣١.

2 ...... "الكامل في ضعفاء الرجال"، رقم الترجمة، نصر بن حماد ١٩٧٤، ج٨، ص٢٨٧.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغير خمار، الحديث: ٦٤١، ج١، ص٢٥٨.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في كم تصلي المرأة، الحديث: ٦٤٠، ج١، ص٢٥٨.

5 ...... "سنن الدارقطني"، كتاب الصلاة، باب الأمر بتعليم الصلوٰت، الحديث: ٨٧٦، ج١، ص٣١٦.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الرضاع، ١٨-باب، الحديث: ١١٧٦، ج٢، ص٣٩٢.

محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگر چہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونھ کھولنا بھی منع ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری) یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ (رضا) بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷: دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔[3] (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجۂ اَولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ ۱۸: نماز میں ستر کے لیے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے، یعنی اتنا نجس نہ ہو، جس سے نماز نہ ہو سکے، تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی، نماز نہ ہوئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا، نماز نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: غیر نماز میں نجس کپڑا پہنا تو حرج نہیں، اگر چہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں، تو اُسی کو پہننا واجب ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے، ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج٢، ص٩٣، ٩٧.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج١، ص٥٨.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٣.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج١، ص٥٨.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٤٧.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص٩٣،١٠٧.

مسئلہ ۲۱: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ [1] (درمختار، ردالمحتار) اس زمانہ میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں، کہ پیڑو [1] کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ ۲۲: آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل [3] کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا مونھ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: اتنا باریک دوپٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے، جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثیٰ مشکل رقیق [6] ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی، اَثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا، نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں، ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی، جس سے سر چھپائے، تو ہوگئی۔ [8] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج۲، ص۹۳.

2 ...... ناف کے نیچے۔

3 ...... جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷، نکاح کا بیان)

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ج۲، ص۹۵.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۸. موضحاً.

6 ...... یعنی غلام۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹٤.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹٤.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۹.

اور فوراً چھپالیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہایا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپالیا، نماز جاتی رہی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عورتِ غلیظہ یعنی قُبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورتِ خفیفہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت وخفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے، تو نرمی کیساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے، تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے، تو سختی سے منع کرے اور باز نہ آیا، تو مارے نہیں اور اگر عورتِ غلیظہ کھولے ہوئے ہے، تو جو مارنے پر قادر ہو، مثلاً باپ یا حاکم، وہ مارے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے، تو اگر کسی نے صرف لنبا کُرتا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے، تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی، اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا، مکروہ تحریمی ہے۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اِدھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں، تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا، تو نماز نہ گئی۔[6] (عالمگیری)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٠.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج١ ص٥٨.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٠.

3...... المرجع السابق، ص١٠٢.

4...... المرجع السابق، ص١٠١.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٠٢.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٥٨.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٥٨.

مسئلہ ۳۲: مرد میں اعضائے عورت نو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی وغیرہم نے گنے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزا، حشفہ وقصبہ وقلفہ کے، (۲) انثیین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں، (۳) دبر یعنی پاخانہ کا مقام، (۵،۴) ہرایک سرین جدا عورت ہے، (۷،۶) ہر ران جدا عورت ہے۔ چڑھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے، (۸) ناف کے نیچے سے، عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت مجدد ماءَ تہ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹) دبر و انثیین کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور انکے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت بمرد نہ عضو است — از تہِ ناف تاتہ زانو

ہر چہ ربعش بقدرر کن کشود — یا کشودی دمے نماز مجو

ذکر و انثیین و حلقہ پس — دوسرین ہر فخذ بہ زانوئے او

ظاہرا فصل انثیین و دبر — باقی زیر ناف از ہر سو [2]

مسئلہ ۳۳: آزاد عورتوں کے لیے، باستثنا پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں۔ (۲) بال جو لٹکتے ہوں۔ (۴،۳) دونوں کان۔ (۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے۔ (۷،۶) دونوں شانے۔ (۹،۸) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۱،۱۰) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔ (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک۔ (۱۴،۱۳) دونوں ہاتھوں کی پشت۔ (۱۶،۱۵) دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف اُبھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کی تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠١.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٦، ص٣٩.

درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔ (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارۂ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔ (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اوراس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔ (۲۰، ۲۱) دونوں سرین۔ (۲۲) فرج۔ (۲۳) دبر۔ (۲۴، ۲۵) دونوں رانیں، گھٹنے بھی انھیں میں شامل ہیں۔ (۲۶) ناف کے نیچے پیڑو اوراس کے متصل جو جگہ ہے اور انکے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (۲۷، ۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔ (۲۹، ۳۰) دونوں تلوے اور بعض علماء نے پشتِ دست اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔ [1]

مسئلہ ۳۴: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونھ کھولنا منع ہے۔ [2] یوہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے، البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے، کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے، نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے، ہو جائے گی۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج٦، ص٣٩ـ٤٠.

2 ...... ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الحظر والاباحۃ میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگے۔۱۲ منہ

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩٧.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٣.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٤.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٥.

مسئلہ ۳۸: ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا، کسی نے عاریۃً اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا[1] نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا، تو آخر وقت تک انتظار کرے، جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی، تو برہنہ ہی پڑھ لے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: اگر کپڑا مول[5] ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں، تو اگر اتنے دام مانگتا ہو، جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں، تو خریدنا واجب۔[6] (ردالمحتار) یوہیں اگر اُدھار دینے پر راضی ہو، جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۲: اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: چند شخص برہنہ ہیں، تو تنہا تنہا، دُور دُور، نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی، تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے، تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے۔ یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور

---

1 ...... یعنی کسی کے پاس کپڑا تھا اس نے کہا تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔
2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۶.
3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۶.
4 ...... المرجع السابق.
5 ...... یعنی قیمت سے۔
6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۷.
7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۰۷.
8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث، في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۵۹.
9 ...... المرجع السابق.

اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قُبل و دُبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہوگئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا، بندوں کی جانب سے ہو، تو نماز پڑھے، پھر اعادہ کرے۔[3] (درمختار)

تیسری شرط استقبال قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف مونھ کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ﴾[4]

بے وقوف لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر مسلمان لوگ تھے، انھیں کس چیز نے اس سے پھیر دیا، تم فرما دو اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے، جسے چاہتا ہے، سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی **كما هو مروی فی صحیح البخاری وغیره من الصحاح** اور فرماتا ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾[5]

جس قبلہ پر تم پہلے تھے، ہم نے پھر وہی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کے اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں، جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ شاق ہے، مگر ان پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کرے گا،

1- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۰۸.
2- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۰.
3- ...... المرجع السابق، ص۱۱۰.
4- ...... پ۲، البقرة: ۱۴۲.
5- ...... پ۲، البقرة: ۱۴۳ ـ ۱۴۴.

بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے محبوب! آسمان کی طرف تمہارا بار بار مونھ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں، تو ضرور ہم تمھیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جسے تم پسند کرتے ہو، تو اپنا مونھ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو، اسی کی طرف (نماز میں) مونھ کرو اور بے شک جنھیں کتاب دی گئی، وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے، ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کوتکوں سے غافل نہیں۔

مسئلہ ۴۸: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔[1] (درمختار وافاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۴۹: استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ کعبۂ معظّمہ کی طرف مونھ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو مونھ ہو جیسے اوروں کے لیے۔[2] (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکۂ معظّمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو عین کعبہ کی طرف مونھ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکۂ معظّمہ میں ہو، اس کے لیے جہت کعبہ کو مونھ کرنا کافی ہے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۰: کعبۂ معظّمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رُخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔[3] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۱: اگر صرف حطیم کی طرف مونھ کیا کہ کعبۂ معظّمہ محاذات میں نہ آیا، نماز نہ ہوئی۔[4] (غنیہ)

ح ح ر
ب ہ ا

مسئلہ ۵۲: جہت کعبہ کو مونھ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مونھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر مونھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی، مثلاً ا، ب، ایک خط ہے اس پر ہ، ح، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبۂ معظّمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قائمے ا، ہ، ح اور ح، ہ ب کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ہ، ر، ہ، ح خطوط کھینچے، تو یہ زاویہ ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے، اگر نقطۂ ح کی طرف مونھ کرے، تو

---

1. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، بحث النية، ج٢، ص١٣٤.
2. ...... المرجع السابق.
3. ...... "غنية المتملي"، فصل مسائل شتى، ص٦١٦، وغيرها.
4. ...... "غنية المتملي"، فروع في شرح الطحاوي، ص٢٢٥.

اگر عین کعبہ کو مونھ ہے اور اگر دہنے بائیں د یا ح کی طرف جھکے تو جب تک د ح یا ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب د سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔ [1] (درمختار وافاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۳: قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف مونھ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبۂ معظّمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی، یوہیں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف مونھ کیا، نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رُخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے، توان سب صورتوں میں جس رُخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو مونھ کرے، ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں، یوہیں روانی میں پڑھے۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: چلتی کشتی میں نماز پڑھے، تو بوقت تحریمہ قبلہ کو مونھ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو مونھ پھیرتا رہے، اگرچہ نفل نماز ہو۔ [4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۶: مصلّی کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا تو چوری ہو جائے گی، ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے، اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے۔ [5] (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجتِ اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجتِ اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے، تو اجیر کرنا ضرور نہیں، یوہیں پڑھے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۷: کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے، نماز پڑھ لے، پھر

---

1. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۱۳۵.
2. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج۲، ص۱٤۱.
3. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج۲، ص۱٤۲.
4. ...... "غنية المتملي"، فروع في شرح الطحطاوي، ص۲۲۵.
5. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج۲، ص۱٤۲.

جب موقعہ ملے وقت میں یا بعد، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی مونھ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۵۹: تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔[3] (تنویرالابصار وغیرہ)

مسئلہ ۶۰: ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف مونھ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف مونھ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف مونھ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہوگئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا، مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے مونھ کیا، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا، جدھر مونھ کیا، اگرچہ بعد کو یقین کیساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف مونھ تھا، ہوگئی، ورنہ نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا، اس نے تحری کر کے نماز پڑھ لی، اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۶۴: اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہولیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کرلے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتة، ج۲، ص۱۴۳.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری في القبلة، ج۲، ص۱۴۳.

3 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۱۴۳، وغیره.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری في القبلة، ج۲، ص۱۴۷.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج۲، ص۱۴۷.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری... إلخ، ج۲، ص۱۴۳.

7 ...... "منیة المصلي"، مسائل تحری القبلة... إلخ، ص۱۹۲.

ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدۂ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں، جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا، کوئی بینا آیا، اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی، تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا، جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کر سکتا تھا، مگر نہ پوچھا، دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا، تو نابینا کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔[4] (خانیہ، ہندیہ، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا، بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی اور قبلہ کی طرف پھر گیا، تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو، اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی، تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے، تو اگرچہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو، اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷۰: اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق[7] و لاحق[8] کی رائے بدل گئی، تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔[9] (درمختار)

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری في القبلۃ، ج۲، ص۱۴۳.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری في القبلۃ، ج۲، ص۱۴۳.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری في القبلۃ، ج۲، ص۱۴۴.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری في القبلۃ، ج۲، ص۱۴۴.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۴۴.

7 ...... وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

8 ...... وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا، مگر اقتدا کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے یا بلا عذر۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۴۴.

مسئلہ ۷۱: اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی، پھر دوسری طرف کو رائے پلٹی، پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی، جو پہلے مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷۲: تحری کر کے ایک رکعت پڑھی، دوسری میں رائے بدل گئی، اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا، تو سرے سے نماز پڑھے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷۳: اندھیری رات ہے، چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی، مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے، نہ مقتدی امام سے آگے ہے، نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اسکی جہت تھی، کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو، تو نماز نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلّی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہوگیا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا، تو ہوگئی۔[4] (منیہ، بحر)

مسئلہ ۷۵: اگر صرف مونھ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرلے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلا عذر مکروہ ہے۔[5] (منیہ، بحر)

چوتھی شرط وقت ہے: اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ﴾[6]

انھیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

1. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٤٦.
2. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٤٦.
3. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: اذا ذكر في مسألة ثلاثة اقوال... إلخ، ج٢، ص١٤٧.
4. ...... "منية المصلي"، مسائل التحرى القبلة... إلخ، ص١٩٣.
و "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج١، ص٤٩٧.
5. ...... المرجع السابق.
6. ...... پ٣٠، البينة: ٥.

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَانَوٰی)) [1]

''اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے، جو اس نے نیت کی۔''

اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم اور دیگر محدثین نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۷۶: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں، تاوقت یہ کہ ارادہ نہ ہو۔ [2] (تنویر الابصار)

مسئلہ ۷۷: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہوگئی۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلا تأمل بتادے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۷۹: زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہوسکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو، مثلاً نَوَیْتُ یا نیت کی میں نے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۸۰: احوط یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ [6] (منیہ)

مسئلہ ۸۱: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہوجائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۸۲: وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہوجائے گی۔ یوہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لیے چلنا پایا گیا، نماز ہوجائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ [8] (غنیہ)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، الحديث: ١، ج١، ص٥.

2 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١١.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ج٢، ص١١٢.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٣.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٣.

6 ...... "منية المصلي"، استحباب ان ينوى بقبله ويتكلم باللسان، ص٢٣٢.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٤.

8 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٥.

مسئلہ ۸۳: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اصح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت[2] کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔[3] (منیہ)

مسئلہ ۸۵: نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸۶: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو، مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں، نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے، مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے، وہی میں بھی پڑھتا ہوں، تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیّز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں، اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے، تو اِمامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں، تو اب فرض نماز میں اِمامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ کہ نیتِ فرض کسی میں نہ کی، تو نمازِ فرض ادا نہ ہوئی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷: فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرضِ وقت کی نیت وقت میں کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔[6] (تنویر الابصار)

مسئلہ ۸۸: اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی، تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہنا اسکے علم میں ہو یا نہیں۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٦.

2 ...... یعنی پیروی۔

3 ...... "منية المصلي"، الشرط السادس النية، ص٢٢٥.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٦.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٧.

6 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٧، ١٢٣.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١٢٣.

مسئلہ ۸۹: نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں، جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰: اَولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہوگیا ہو، نماز ہو جائے گی، خصوصاً اس کے لیے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۱: اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا، مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی، بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا، نماز ہو جائے گی۔[3] (غنیہ) یعنی جبکہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بے کار ہے اور اس میں غلطی مضر نہیں، ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا، مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں، تو نماز نہ ہوگی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۹۲: نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۴: اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔[7] (درمختار)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١٢٣.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢٣.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٦.

3...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٣.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١٢٠.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٩.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٩.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٩.

مسئلہ ۹۶: کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی، مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی، ادا نہ ہوئی۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۹۷: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کرسکتا ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹۹: ایک صورت میں امام کو نیت اِمامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوجائے اور وہ نماز، نمازِ جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے اِمامت زناں[4] کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔[5] (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے، بعد کو اگر نیت کر بھی لے، صحت اقتدائے زن کے لیے کافی نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۰: جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو، اِمامت زناں کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جمعہ و عیدین میں بھی حاجت نہیں، باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی، تو عورت کی نماز ہوجائے گی، اگرچہ امام نے

1- ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٤.

2- ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: يصح القضاء بنية الأداء و عكسه، ج٢، ص١٢٥.

3- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢١،
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٦.

4- ...... یعنی عورتوں کی امامت۔

5- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢٨.

6- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج٢، ص١٢٩.

اِمامت زناں کی نیت نہ کی ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۱: مقتدی نے اگرصرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲: مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۳: مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے، جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴: مقتدی نے نیت اقتدا کی، مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی، تو فرض ادا نہ ہوا۔[5] (غنیہ) یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰۵: جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی، نماز ہوگئی، خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا، نہ ظہر۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶: مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدۂ اُولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدۂ اُولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں، تو اگرچہ قعدۂ اُولیٰ ہوا اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر بایں نیت اقتدا کی کہ قعدۂ اُولیٰ ہے، تو میں نے فرض میں اقتدا کی، ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ قعدۂ اُولیٰ ہو۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو اقتدا کی، تراویح ہے تو نہیں، تو عشا ہو، خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی۔[8] (عالمگیری)

---

1. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۲۹.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦.
3. ...... المرجع السابق، ص٦٧.
4. ...... المرجع السابق، ص٦٦.
5. ...... غنية المتملي، الشرط السادس النية، ص۲٥۱.
6. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦.
7. ...... المرجع السابق، ص٦٧.
8. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٧.

اس کو یہ چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو جائیں گے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۸: امام جس وقت جائے اِمامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی، اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو، اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۱۰۹: نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔[3] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۱۰: جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے، یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز اللہ کے لیے اور دُعا اس میت کے لیے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: مقتدی کو شبہہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳: اگر مرد کی نیت کی، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، جائز نہ ہوئی، بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو، یوہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار) یوہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، تو نماز ہو جائے گی، جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۴: چند جنازے ایک ساتھ پڑھے، تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٥٣.

2 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٢.

3 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٧.

5 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢٦.

6 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢٧.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج٢، ص١٢٧.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج٢، ص١٢٧.

اس سے زائد تھے، تو کسی جنازے کی نہ ہوئی۔ [1] (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو، صرف اتنا ہو کہ دس (۱۰) میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ (۱۱) تو کسی پر نہ ہوئی اور اگر نیت میں اشارہ تھا، مثلاً ان دس (۱۰) میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس (۲۰) تو سب کی ہوگئی، یہ احکام امام نمازِ جنازہ کے ہیں اور مقتدی کے بھی، اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے، ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس (۱۰) سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۵: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عید الفطر، عید اضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یو ہیں سجدۂ تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدۂ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدۂ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں، مگر ''نہر الفائق'' میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر تر ہے۔ [3] (ردالمحتار) اور نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدمِ وجوب ہے تو کافی نہیں۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶: یہ نیت کہ مونھ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷: نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۸: ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی، ورنہ وہی پہلی ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ [7] (عالمگیری، غنیہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات وهو يصلي... إلخ، ج٢، ص١٢٧.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب و الخشوع، ج٢، ص١١٩.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١٢٠.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج٢، ص١٢٩.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٦.

7 ...... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٤٩.

یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔[1] (ہندیہ)

مسئلہ ۱۱۹: ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی، تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی، لہٰذا اگر قعدۂ اخیرہ کیا، تو ہوگئی ورنہ نہیں، ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔[2] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۲۰: اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔[3] (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱: دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جنازہ، تو فرض کی نیت ہوئی، (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا، تو وقتی ہوئی، (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی، (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں قضا ہوں، تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب ترتیب نہیں، تو دونوں باطل اور ایک (۷) فرض، دوسری نفل، تو فرض ہوئے، (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں، (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جنازہ، تو نفل کی نیت رہی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۲: نماز خالصاً للہ شروع کی، پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۳: پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو، مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔[6] (درمختار، عالمگیری) اور ریا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦.

2 ...... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص۲٥۰.

3 ...... "الدرالمختار"،

4 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص۲٥۰،
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع في النية، ج۲، ص۱٥۳.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱٥۱.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٧.

6 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲۴: نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کر لے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ ﴾[2]

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَللّٰهُ اَكْبَرُ سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ ۱۲۵: نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۶: غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر[4] پھینک دے، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یوہیں بر وقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف[5] تھا، یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا، یا قبلہ کو مونھ کر لیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یوہیں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی، مگر ختم سے پہلے اعضا دھل گئے، نماز منعقد ہوگئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۷: فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا، اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں، تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی، لہٰذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع في النية، ج٢، ص١٥١.

2 ...... پ ٣٠، الاعلیٰ: ١٥.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٥٨.

4 ...... پہلے۔　5 ...... یعنی پھرا ہوا۔

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٢.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: قد يطلق الفرض... إلخ، ج٢، ص١٥٩.

مسئلہ ۱۲۸: ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کرسکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہوسکتی۔[1] (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱: بُخاری و مُسلِم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہوکر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجھے تعلیم فرمائیے، ارشاد فرمایا: ''جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف مونھ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمھیں اطمینان ہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔''[2]

حدیث ۲: صحیح مُسلِم شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔[3]

حدیث ۳: صحیح بُخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔[4]

حدیث ۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۵۹.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب وجوب قرائة الفاتحة... إلخ، الحديث: ۴۵-(۳۹۷)،۴۶-(۳۹۸)، ص۲۱۰.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة... إلخ، الحديث: ۴۹۸، ص۲۵۵.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب وضع اليمنى على اليسرىٰ في الصلاة، الحديث: ۷۴۰، ج۱، ص۲۶۲.

صف میں ایک شخص تھا، جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! ''تو اللہ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہوگے کہ جو تم کرتے ہو، اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم! ''میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔'' (1)

حدیث ۵ و ۶: ابوداود نے روایت کی کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دومقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سکتہ فرمانا یاد کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے۔ دوسرا جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھ کر فارغ ہوتے، اُبی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (2) ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷: امام بُخاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے، تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (3)

حدیث ۸: صحیح مُسلم میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو، پھر تم میں سے جو کوئی اِمامت کرے، وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے، تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دُعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں آجائے، تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ اس کا بدلہ ہوگیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمہاری سُنے گا۔'' (4)

حدیث ۹ و ۱۰: ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اسی صحیح مُسلم میں ہے، جب امام قراءت کرے تو تم چُپ رہو۔ (5) اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۹۸۰۳، ج۳، ص ۴۶۰.
اس حدیث شریف سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کہ کوئی شے ادراک کے لیے حجاب نہیں۔ ۱۲ منہ

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب السكتة عندالافتتاح، الحديث: ۷۷۹، ج۱، ص ۳۰۱.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، الحديث: ۷۸۲، ج۱، ص ۲۷۵.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ۴۰۴، ص ۲۱۴.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ۶۳-(۴۰۴)، ص ۲۱۵.

آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَاالضَّآلِّیۡنَ کہے، تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے، وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں، فَقَالَ اٰمِیۡن وَخَفَضَ بِھَا صَوۡتَہٗ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی، [1] نیز ابو ہریرہ وقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کریں، بلکہ چُپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ

﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o ﴾[2]

جب قرآن پڑھا جائے تو سُنو اور چُپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

حدیث ۱۱: ابو داود ونسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چُپ رہو۔'' [3]

حدیث ۱۲: ابو داود و ترمذی علقمہ سے راوی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''کیا تمھیں وہ نماز نہ پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تھی؟، پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے، مگر پہلی بار [4] یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں۔ [5] ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳: دارقطنی و ابن عدی کی روایت انھیں سے ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے، مگر نماز شروع کرتے وقت۔ [6]

حدیث ۱۴: مُسلِم و احمد جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''یہ کیا بات ہے؟ کہ تمھیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔'' [7]

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في التأمين، الحديث: ٢٤٨، ج١، ص٢٨٥.

2 ...... پ٩، الاعراف: ٢٠٤.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب إذا قرأالامام فانصتوا، الحديث: ٨٤٦، ج١، ص ٤٦١.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ٧٤٨، ج١، ص٢٩٢.
"جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء ان النبى صلّى اللّٰه عليه وسلم لم يرفع الا في أوّل مرّة، الحديث: ٢٥٧، ج١، ص٢٩٢.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ٧٥٢، ج١، ص٢٩٢.

6 ...... "سنن الدارقطني"، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير و رفع اليدين، الحديث: ١١٢٠، ج١، ص٣٩٩.

7 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ٤٣٠، ص٢٢٩.

حدیث ۱۵: ابوداود و امام احمد نے علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ''سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔'' (1)

ان اُمور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، تبرکاً چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعالِ نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ آئمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرمادیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں، وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چُھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا(2) کلائی کے اغل بغل اور ثنا پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰـہَ غَیْرُکَ . (3)

پھر تعوذ یعنی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پڑھے، پھر تسمیہ یعنی

بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف، ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الصلاۃ، باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی في الصلاۃ، الحدیث: ۷۵٦، ج۱، ص۲۹۳.

2 ...... چھوٹی انگلی۔

3 ...... پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔۱۲

دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی چُھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر سر اوٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔[1]

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمۂ لَا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمۂ اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضرور نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. پڑھے[2] پھر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

---

1 ...... تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ (عزوجل) کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی! اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں ۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل) درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے درود بھیجی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوۃ والسلام) پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے، اے اللہ (عزوجل) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اور انکی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوۃ والسلام) پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے ۔۱۲

اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ (1)

یااورکوئی دُعائے ماثور پڑھے۔ مثلاً

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ . (2)

یا یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. (3)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ فِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ . (4)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5)

اوراس کوبغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے، پھر دہنے شانے کی طرف مونھ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے، پھر بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً امام کے

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مؤمنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کو، بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے، تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے ۔۱۲

3 ...... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے ہر قسم کے خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا ۔۱۲

4 ...... اے اللہ (عزوجل) تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجّال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دَین کے غلبہ اور مَردوں کے قہر سے ۔۱۲

5 ...... اے اللہ (عزوجل) اے ہمارے پروردگار، تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا ۔۱۲

پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض اُمور میں مستثنیٰ ہے، مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حالت اور قعدہ کی صورت میں فرق ہے۔[1] جس کو ہم بیان کرینگے، ان مذکورات میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک[2] قصداً[3] گناہ اور نماز واجب الاعادہ[4] اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجدہ

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خروج بصنعه۔[5]

(۱) تکبیر تحریمہ:

حقیقۃً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ ۱: نماز کے شرائط یعنی طہارت واستقبال وستر عورت ووقت۔ تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے، نماز نہ ہوگی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

1 ...... "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص۲۹۸۔۳۳۶، وغيرها.

2 ...... چھوڑنا۔ 3 ...... یعنی جان بوجھ کر۔

4 ...... یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۵۸۔۱۷۰.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج۲، ص۱۷۵.

مسئلہ ۲: جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہوگیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: نفل کے لیے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی، نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا، تو ہو جاتی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶: امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی، نماز شروع ہوگئی اور یہ نیت لغو ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷: امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی، اگر اقتدا کی نیت ہے، نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہوگئی، مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی، بلکہ اپنی الگ۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہوگئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔[8] (درمختار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٨.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج٢، ص١٧٦.
بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر پڑھیں۔ ۱۲ منہ حفظہ

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج٢، ص٢١٩.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة فصل، ج٢، ص٢١٨.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢١٩.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢١٩.

8...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٢٠.

مسئلہ ۱۰: اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی، نماز نہ ہوئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً

اَللّٰهُ اَجَلُّ یا اَللّٰهُ اَعْظَمُ یا اَللّٰهُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰهُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰهُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰهُ اِلٰهٌ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ یا تَبَارَکَ اللّٰهُ وغیرہا [2] الفاظ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظ دُعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی۔ یوہیں اگر صرف اکبر یا اجلّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰهُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی۔

یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ یا اِنَّا لِلّٰهِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یا مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اَللّٰهُ کہا یا یَا اَللّٰهُ یا اَللّٰهُمَّ کہا ہو جائے گی۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: لفظ اَللّٰهُ کو آللّٰهُ یا اَکْبَرُ کو آکْبَرُ یا اَکْبَارُ کہا، نماز نہ ہوگی بلکہ اگر اُن کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے، تو کافر ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔[5] (عالمگیری)

(۲) قیام:

قیام کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۱۹.

2 ...... یعنی اور اس کے علاوہ۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۶۸.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۱۸.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۶۹.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج۲، ص۱۶۳.

مسئلہ۱۴: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدرِ قراءت فرض، قیام فرض اور بقدرِ واجب، واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔[1] (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا وتعوذ وتسمیہ بھی۔ (رضا)

مسئلہ۱۵: قیام وقراءت کا واجب وسنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب وسنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶: فرض و وتر وعیدین وسنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۷: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۱۸: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کرسکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہوکر بھی پڑھ سکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ۱۹: جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہوکر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ۲۰: جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کرسکے۔ یوہیں کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کرسکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہوکر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہوکر پڑھے، باقی بیٹھ کر۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۱: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ١٦٣.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٣.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٣.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٦٤.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٦٤.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة و مبحث في الركن الاصلي... إلخ، ج٢، ص١٦٤.

کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے، ورنہ تنہا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۲: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔[2] (غنیہ)

مسئلہ۲۳: اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ۲۴: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔[4] (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالٰی توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ۲۵: کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے، تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔[5] (غنیہ) یعنی جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اُتر نہ سکتا ہو۔

(۳) قراءت:

قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة و مبحث في الركن الاصلي... إلخ، ج٢، ص١٦٥.

2 ...... "غنية المتملي"، فرائض الصلاة، الثاني، ص٢٦١ ـ ٢٦٧.

3 ...... المرجع السابق، ص٢٦١.

4 ...... المرجع السابق، ص٢٦٢.

5 ...... المرجع السابق، ص٢٧٤.

ثقل سماعت[1] بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی[2]۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲۸: فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی، نماز فاسد ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے[6]۔ (عالمگیری، ردالمحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ ج اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔[7]

مسئلہ ۳۰: سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا، یوہیں بجائے قراءت آیت کی ہجے کی، نماز نہ ہوگی۔[9] (درمختار)

---

1 ...... یعنی اونچا سننے کا مرض۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، واركانها، ص٥١.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

6 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه انه لم يقراء... إلخ، ج٢، ص٣١٣.

7 ...... امام اسبیجابی نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام طحاوی اور امام علاء الدین نے تحفۃ الفقہاء اور امام ملک العلما نے بدائع میں اس سے جواز پر جزم فرمایا اور خلاف کا اصلا نام نہ لیا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیریہ و سراج وہاج و فتح القدیر و شرح المجمع لابن ملک و درمختار میں عدم جواز کو اصح کہا محقق صاحب فتح و دیگر شراح ہدایہ نے جو اسکی دلیل ذکر کی محقق صاحب نے اس پر اعتراض کیا بہرحال احتیاط اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ مرجحین نے اسے تصریحاً صحیح بتایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٣٦.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٢٦.

(۴) رکوع:

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔[1] (درمختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ ۳۲: کُوزہ پشت[2] کہ اس کا کُب حدِ رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔[3] (عالمگیری)

(۵) سجود:

حدیث میں ہے: ''سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہٰذا دُعا زیادہ کرو۔'' [4] اس حدیث کو مُسلِم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔[5] تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔[6] (درمختار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۳: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٦٥.

2 ...... کبڑا۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، الحديث: ٤٨٢، ص٢٥٠.

5 ...... مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''حالتِ سجدہ میں قدم کی دس انگلیوں میں سے ایک کے باطن پر اعتماد مذہب معتمد اور مفتیٰ بہ میں فرض ہے اور دونوں پاؤں کی تمام یا اکثر انگلیوں پر اعتماد بعید نہیں کہ واجب ہو، اس بنا پر جو ''حلیہ'' میں ہے اور قبلہ کی طرف متوجہ کرنا بغیر کسی انحراف کے سنت ہے۔'' (ت)

("الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٣٧٦.)

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٦٧، ٢٤٩-٢٥١.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٣٦٣-٣٧٦.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

مسئلہ ۳۶: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔[1] (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال[2] بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کمانی دار[3] گدّے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ ہوگی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدّے ہوتے ہیں اس گدّے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۷: دو پہیا گاڑی یکّہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جُوا[4] یا بَم[5] بیل اور گھوڑے پر ہے، سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے، تو ہوگیا۔[6] (عالمگیری) بہلی کا کھٹولا[7] اگر بانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے، ورنہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۸: جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے، سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں، تو ہو جائے گا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی عذر مثلاً اژدہام[9] کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے۔ اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہوسکتا۔[10] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: اژدہام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے، تو جائز ہے ورنہ ناجائز، خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو، یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔[11] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

2 ...... یعنی چاول کا بھس۔

3 ...... یعنی اسپرنگ والے۔

4 ...... یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا ہل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔

5 ...... یعنی گھوڑا گاڑی کا بانس جس میں گھوڑا جوتا جاتا ہے۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

7 ...... یعنی بیلوں کی چھوٹی گاڑی کی چھوٹی سی چار پائی۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

9 ...... یعنی بھیڑ۔ مجمع۔

10 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

11 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠، وغيره .

مسئلہ ۴۱: ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کرلیا، تو ہوگیا۔[1] (منیہ، درمختار)

مسئلہ ۴۲: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہوگیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگل سے زیادہ اونچی ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہوگیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا، اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہوگیا، ورنہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

(۶) قعدۂ اخیرہ:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔[5]

مسئلہ ۴۵: چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کرکے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہوگیا، پھر یاد کرکے کہ چار ہوچکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا، اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہوگیا فرض ادا ہوگیا، ورنہ نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یوہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدۂ سہو بھی کرے، لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں، خصوصاً گرمیوں میں۔[7] (منیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی، تو نماز فاسد ہوگئی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے

---

1 ...... "منية المصلي"، مسائل الفريضة الخامسة اى السجود، ص٢٦٣.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٣.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٢.

3 ...... المرجع السابق، ص٢٥٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢ ص١٧٠.

7 ...... "منية المصلي"، الفريضة السادسة و تحقيق التراويح، ص٢٦٧.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج٢، ص١٨٠.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٨١.

اور پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۴۹: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کرلیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔[2] (منیہ)

مسئلہ ۵۰: سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا، مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہوگیا، مگر گناہ گار رہوا۔ اعادہ[3] واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

(۷) خروج بصنعه:

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمّم والا پانی پر قادر ہوا، یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا، یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لاکر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو، یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کرسکے یا یہ بھی نہیں، مگر اس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع وسجود پر قادر ہوگیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو حدث ہوا اور اُمّی کو خلیفہ کیا اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہوگیا یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہوکر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہوسکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہوگئی اور فوراً سر نہ ڈھانکا، ان سب صورتوں میں نماز باطل ہوگئی۔[5] (عامۂ کتب)

---

1 ...... "غنية المتملي"، السادس القعدة الاخيرة، ص ۲۹۰.

2 ...... "منية المصلي"، الفريضة السادسة وهى القعدة الاخيرة، ص ۲۶۷.

3 ...... یعنی لوٹانا۔ دہرانا۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: كل شفع من النفل صلاة، ج ۲، ص ۱۹۳.

5 ......

مسئلہ ۵۱: مقتدی اُمّی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہوگئی، تو نماز باطل نہ ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: قیام ورکوع وسجود وقعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کرلیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہوجائیگی ورنہ نہیں۔ یوہیں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کرلیا ہوجائے گی، ورنہ نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳: جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرلیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کرلیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے، تو اس کی نہ ہوئی۔ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔[4] (درمختار)

واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔

(۲ تا ۸) الحمد پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔

(۹) سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَکۡبَرَ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔

(۱۰ و ۱۱) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

(۱۲ و ۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(۱۴) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا۔

(۱۵) ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، المسائل الاثنا عشرية، ج۲، ص۴۳۵.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ج۲، ص۱۷۲.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ج۲، ص۱۷۳.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۷۳.

(۱۶) الحمد و سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا، آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔

(۱۷) قراءت کے بعد متصلاً رکوع کرنا۔

(۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔

(۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یوہیں

(۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۲) قعدۂ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور

(۲۳) فرض و وتر و سنن رواتب[1] میں قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

(۲۴ و ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا اور

(۲۶ و ۲۷) لفظ اَلسَّلَامُ دو بار اور لفظ عَلَیْکُمْ واجب نہیں اور

(۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور

(۲۹) تکبیر قنوت اور

(۳۰ تا ۳۵) عیدین کی چھوؤں تکبیریں اور

(۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور

(۳۷) اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور

(۳۸) ہر جہری نماز میں امام کو جہر[2] سے قراءت کرنا اور

(۳۹) غیر جہری[3] میں آہستہ۔

(۴۰) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

---

1 ...... سنن رواتب یعنی سنت مؤکدہ۔

2 ...... یعنی بلند آواز۔

3 ...... مثلاً ظہر و عصر۔

(۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

(۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا۔

(۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور

(۴۴) چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

(۴۶) سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔

(۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر[1] وقفہ نہ ہونا۔

(۴۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

(۴۹) سِوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔[2]

مسئلہ ۵۵: کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۶: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدۂ سہو کرے۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۷: سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد وسورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپکا رہا، سجدۂ سہو واجب ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۸: الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۹: جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت ہے، بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے، مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ

---

1 ...... یعنی تین بار "سبحان اللّٰه" کہنے کی مقدار۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: واجبات صلاة، ج۲، ص۱۸۴۔۲۰۳، وغیرهما.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۹۶.

4 ...... "غنیة المتملي"، واجبات الصلاة، ص۲۹۶.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۸۷.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: کل صلاة أدیت... إلخ، ج۲، ص۱۸۴.

امام نے سراُوٹھالیا تو یہ بھی اُٹھالے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کرلے، اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو اور سجدۂ سہو کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: الفاظ تشہد[4] سے ان کے معانی کا قصد اور انشاء ضروری ہے، گویا اللہ عزوجل کے لیے تحیت کرتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعۂ معراج کی حکایت مدنظر ہو۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۳: فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ**، یا **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی سَیِّدِنَا** تو اگر سہواً ہو سجدۂ سہو کرے، عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: مقتدی قعدۂ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، دُرود و دُعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدۂ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے۔[7] (درمختار)

سنن نماز

(۱) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور

(۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔

(۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: مهم في تحقيق متابعة الامام، ج۲، ص۲۰۲.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۹۲.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۰۱.

4 ...... جب کلمات تشہد انشائے تحیت و سلام ہوئے، نہ محض حکایتِ واقعۂ شبِ معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ بدعت و شرک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ ۱۲ منہ

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲٦۹.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۷۲.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲٦۹.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۷۰.

(۴) بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا

(۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یوہیں

(۶) تکبیر قنوت و

(۷) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اوران کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔[1]

مسئلہ ۶۵: اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔[4] (عالمگیری)

(۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(۱۰) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور

(۱۱) سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔[5]

مسئلہ ۶۸: امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی، تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔[7] (ردالمحتار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساء ة دون الكراهة، ج٢، ص٢٠٨.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٢.
و "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٠٠.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٣.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٢٢.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٣.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساء ة دون الكراهة، ج٢، ص٢٠٨.

6...... المرجع السابق.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ج٢، ص٢٠٩.

مسئلہ ۷۰: تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو، تو نماز ہی نہ ہوگی۔ یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان، یوہیں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو، نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: مکبّر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے، پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے، یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا، نیز یہ کہ اگر مکبّر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں، بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا، اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا، نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ ۷۲: مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں، صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔[2] (درمختار، بحر)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔[3] (غنیہ وغیرہا) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔

مسئلہ ۷۳: بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے، جب بھی یوہیں ہاتھ باندھے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دُعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔[5] (ردالمحتار)

(۱۳) ثنا و

(۱۴) تعوذ و

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ج٢، ص٢٠٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٠٩.

3 ...... "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٠٠، وغيرها.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،فصل، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج٢، ص٢٢٩.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج٢، ص٢٣٠.

(۱۵) تسمیہ و

(۱۶) آمین کہنا اور

(۱۷) ان سب کا آہستہ ہونا

(۱۸) پہلے ثنا پڑھے

(۱۹) پھر تعوذ [1]

(۲۰) پھر تسمیہ [2]

(۲۱) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے، (۲۲) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

مسئلہ ۷۵: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔[3] (عالمگیری، غنیہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا، تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: نماز میں اعوذ و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لیے مسنون نہیں، ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے، اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷۸: تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اوّل

---

1. ...... یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم.
2. ...... یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.
3. ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع ج۱، ص۹۰.
و "غنیة المتملي"، صفة الصلاة، ص۳۰٤.
4. ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۲.
5. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۲.
6. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳٤.

سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہرحال آہستہ پڑھی جائے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: اگر ثنا وتعوذ وتسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا، یوہیں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۰: مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے، اس وقت پڑھ لے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۸۱: فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنِّـیْ وَجَّهْتُ... الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں **وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْن** کی جگہ **وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْن** کہے۔[4] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۸۲: (۲۳) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۳: آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں، مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرح مائل کریں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸۴: اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی[7] یا یا کو گرا دیا[8] تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی اور یا کو حذف کر دیا[9] یا قصر کے ساتھ تشدید[10] یا حذفِ یا ہو[11] تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔[12] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج٢، ص٢٣٢.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج٢، ص٢٣٣.

3 ...... "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٠٤.

4 ...... "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٠٣، وغيرها.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٣٤، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٣٧.

7 ...... آمِّیْن۔

8 ...... آمِنْ۔

9 ...... آمِّنْ۔

10 ...... اَمِّیْنْ۔

11 ...... اَمِنْ۔۱۲

12 ...... "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج٢، ص٢٣٧.

سن لی، اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے، غرض یہ کہ امام کا وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا، امام کی آواز سُنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸۶: سرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی، تو یہ بھی کہے۔[2] (درمختار) اور

(۲۴) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا اور

(۲۵) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور

(۲۷) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور

(۲۸) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

(۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

(۳۰) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۸۷: اگر ''ظ'' ادا نہ کر سکے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم کہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔[4] (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

مسئلہ ۸۹: (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ''ر'' کو جزم پڑھے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۰: آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرَنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَر (ث) کو کسرہ پڑھے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کے

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۳۹.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۳۹.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج۲، ص۲٤۲.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٤.

5...... المرجع السابق.

ساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے، جیسے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں، تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔[1] (ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۹۱: کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے، مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲: مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اُٹھالیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے، نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا، گناہ گار رہوگا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: (۳۲) رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔[4] (فتح القدیر)

مسئلہ ۹۴: رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔[5] (ہدایہ) حدیث میں ہے: "اس شخص کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔"[6] یہ حدیث ابوداود و ترمذی و نَسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: "رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔"[7] اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۵: (۳۳) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج٢، ص٢٤٠.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٦، ص٣٣٥.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائی، ج٢، ص٢٤٢.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائی، ج٢، ص٢٤٣.

4 ...... "فتح القدير"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٢٥٩.

5 ...... "الهداية"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٥٠.

6 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ٨٥٥، ج١، ص٣٢٥.

7 ...... "صحيح البخاري"، کتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاة، الحديث: ٧٤٢، ج١، ص٢٦٣.

طرح خوب سیدھے نہ کردے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۹۶: تین بار تسبیح ادنیٰ[2] درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد[3] پر ہو، ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔[4] (فتح القدیر) حلیہ میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ سے ہے کہ ''امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔'' [5] حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب کوئی رکوع کرے اور تین بار **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کہے تو اس کا رکوع تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے تو سجدہ پورا ہوگیا اور یہ ادنی درجہ ہے۔'' [6] اس کو ابوداود اور ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ۹۷: (۳۴) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ۹۸: (۳۵) **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔[8] (عالمگیری)

(۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہنا اور

(۳۷) مقتدی کے لیے **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد** کہنا اور

(۳۸) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ۹۹: **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد** سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو ہونا بہتر ہے اور **اَللّٰھُمَّ** ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔[9] (درمختار) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب امام **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ**

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٤.

2 ...... یعنی کم از کم۔

3 ...... مثلاً پانچ، سات، نو۔

4 ...... "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۱، ص۲۵۹.

5 ...... "حلیة"،

6 ......"جامع الترمذي"، ابواب الصلاة، باب ماجاء في التسبیح في الرکوع و السجود، الحدیث: ۲٦۱، ج۱، ص۲۹٦.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۳.

8 ...... المرجع السابق، ص۷۵.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲٤٦. **یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد** . ۱۲

حَمِدَہ کہے، تو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی۔" [1] اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ۱۰۰: منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہوکر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے۔[2] (درمختار)

(۳۹) سجدہ کے لیے اور

(۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور

(۴۱) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور

(۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا

مسئلہ۱۰۱: (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(۴۴) ہاتھ پھر

(۴۵) ناک پھر

(۴۶) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی

(۴۷) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(۴۸) ناک پھر

(۴۹) ہاتھ پھر

(۵۰) گھٹنے۔[3] (عالمگیری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے، تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔[4] اصحاب سُنن اربعہ اور دارمی نے اس حدیث کو وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ۱۰۲: (۵۱) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں، (۵۲) اور پیٹ رانوں سے

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل اللّٰهم ربنا لك الحمد، الحديث: ٧٩٦، ج١، ص٢٧٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٤٧.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٥.

4 ...... "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، الحديث: ٨٣٨، ج١، ص٣٢٠.

(۵۳) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔[1] (ہدایہ، عالمگیری، درمختار)

(۵۴) حدیث میں ہے جس کو بُخاری و مُسلِم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''سجدہ میں اعتدال کرے اور کُتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔''[2] اور صحیح مُسلِم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب تو سجدہ کرے، تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں اٹھالے۔''[3] ابوداود نے اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ جب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دُور رکھتے، یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔''[4] اور مُسلِم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بُخاری و مُسلِم کی عبداللہ بن مالک ابن بحلینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی۔[5]

مسئلہ۱۰۳: (۵۵) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے، (۵۶) اور پیٹ ران سے، (۵۷) اور ران پنڈلیوں سے، (۵۸) اور پنڈلیاں زمین سے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۱۰۴: (۵۹) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۰۵: اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا، تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور وہاں دھول ہو اور عمامہ کو گرد سے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لیے کیا، تو مکروہ ہے۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٥١.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٧.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ٤٩٣، ص٢٥٤.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ٤٩٤، ص٢٥٤.

4 ...... "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب صفة السجود، الحديث: ٨٩٨، ج١، ص٣٤٠.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ٤٩٥، ص٢٥٥.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٥، وغيره.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج٢، ص٢٤٧.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٥.

مسئلہ ۱۰۶: اچکن [1] وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، تو اس کا اوپر کا حصّہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۷: سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ وممنوع ہے۔[3] (درمختار) (۶۰) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا، (۶۱) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، (۶۲) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا، (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ ۱۰۸: (۶۴) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنت۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۰۹: (۶۵) جب دونوں سجدے کرلے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل، (۶۶) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے، یہ سُنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھا جب بھی حرج نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثنا وتعوذ نہ پڑھے۔ (۶۷) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے، (۷۱) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، (۷۲) اور بائیں سرین پر بیٹھے، (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا، (۷۴) اور بایاں بائیں پر، (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے، (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کرلے، انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی کا حلقہ باندھے اور لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب اُنگلیاں سیدھی کرلے۔ حدیث میں ہے جس کو ابو داود ونسائی نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے (تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔[6] نیز ترمذی ونسائی وبیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص

---

[1]...... یعنی ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

[2]...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۵۵.

[3]...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي،، ج۲، ص۲۵۸.

[4]...... انظر: "الفتاوی الرضوية"، ج۷، ص۳۷۶.

[5]...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲۶۲.

[6]...... "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب الاشارة في التشهد، الحديث: ۹۸۹، ج۱، ص۳۷۱.

کودوانگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا،فرمایا:''توحید کر۔توحید کر'' [1](ایک انگلی سے اشارہ کر)۔

مسئلہ۱۱۰: (۷۸) قعدۂ اُولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔[2](غنیہ)

مسئلہ۱۱۱: نمازفرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۂ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا، تو بھی نماز ہوجائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔[3](درمختار)

مسئلہ۱۱۲: دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے۔[4](درمختار) بعد (۷۹) تشہد دوسرے قعدہ میں دُرودشریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ۱۱۳: دُرودشریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیّدنا کہنا بہتر ہے۔[5](درمختار، ردالمحتار)

دُرود شریف کے فضائل و مسائل

دُرودشریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں، تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث۱: صحیح مُسلِم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود نازل فرمائے گا۔'' [6]

حدیث۲: نسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں:''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس دُرودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔'' [7]

حدیث۳: امام احمد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں:''جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود

---

1 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، ١٠٤ـ باب، الحديث: ٣٥٦٨، ج٥، ص٣٢٦.

2 ...... "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٣١.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٧٠.

4 ...... المرجع السابق، ص٢٧٢.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في جواز الترحم على النبي ابتداء، ج٢، ص٢٧٤.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلّى الله عليه وسلم بعد التشهد، الحديث: ٤٠٨، ص٢١٦.

7 ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبى صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢٩٤، ص٢٢٢.

بھیجے، اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار دُرود بھیجتے ہیں۔'' (1)

حدیث۴: درمختار میں بروایت اصبہانی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے، تو اللہ تعالٰی اس کے اَسّی (۸۰) برس کے گناہ محوفرمادے گا۔'' (2)

حدیث۵: ترمذی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجا ہے۔'' (3)

حدیث٦: نَسائی و دارمی انھیں سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ میری اُمّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۷: ترمذی میں اُنھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔'' (5)(یعنی ان کی خدمت واطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث۸: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''پورا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔'' (6)

حدیث۹: نَسائی ودارمی نے روایت کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تشریف لائے اور بشاشت چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی، فرمایا: ''میرے پاس جبریل آئے اور کہا! ''آپ کا ربّ فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے، میں اس پر دس بار دُرود بھیجوں گا اور آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔'' (7)

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰه بن عمرو، الحديث: ٦٧٦٦، ج٢، ص٦١٤.

2 ...... "الدرالمختار" كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٨٤.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبى صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ٤٨٤، ج٢، ص٢٧.

4 ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب التسليم على النبى صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ١٢٧٩، ص٢١٩.

5 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحديث: ٣٥٥٦، ج٥، ص٣٢٠،عن ابي هريرة رضي اللّٰه تعالىٰ عنه .

6 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحديث: ٣٥٥٧، ج٥، ص٣٢١.

7 ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبى صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ١٢٩٦، ص٢١٧١.

حدیث۱۰: ترمذی شریف میں ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم): میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں، تو اس میں سے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر دُرود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: ''جو تم چاہو۔'' عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی، نصف؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمھارے لیے بھلائی ہے۔'' میں نے عرض کی، دوتہائی؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی، تو کُل دُرود ہی کے لیے مقرر کروں؟ فرمایا: ''ایسا ہے تو اللہ تمھارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔'' [1]

حدیث۱۱: امام احمد رویفع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو دُرود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ [2] اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' [3]

حدیث۱۲: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلّق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے۔'' [4]

مسئلہ۱۱۴: عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ [5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۱۵: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر دُرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۱۶: جہاں تک بھی ممکن ہو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (۱) روز جمعہ، (۲) شبِ جمعہ، (۳،۴) صبح وشام، (۵) مسجد میں جاتے، (۶) مسجد سے نکلتے وقت، (۷) بوقت زیارت روضۂ اطہر،

1...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة، ٢٣ـ باب، الحديث: ٢٤٦٥، ج٤، ص٢٠٧.

2...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث رو يفع بن ثابت الأنصاري، الحديث: ١٦٩٨٨، ج٦، ص٤٦.

3...... اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اوتار، جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔۱۲

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاءَ في فضل الصلاة على النبي صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ٤٨٦، ج٢، ص٢٨.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٧٦ ـ ٢٨١، وغيره.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل نفع الصلاة، عائد للمصلي... إلخ، ج٢، ص٢٨١.

(۸) صفا و مروہ پر، (۹) خطبہ میں، (۱۰) جواب اذان کے بعد، (۱۱) بوقت اقامت، (۱۲) دُعا کے اول آخر بیچ میں، (۱۳) دُعائے قنوت کے بعد، (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، (۱۵) اجتماع وفراق کے وقت، (۱۶) وضو کرتے وقت، (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (۱۸) وعظ کہنے اور (۱۹) پڑھنے اور (۲۰) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، (۲۱) سوال و (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت، (۲۳) تصنیف کے وقت، (۲۴) نکاح، (۲۵) اور منگنی، (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو دُرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷: اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؑ لکھتے ہیں، یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ ؓ، رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ ؒ، لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر ؐ ؑ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔[2] (طحطاوی وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۸: قعدۂ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں دُرود شریف پڑھنا نہیں، (۸۰) اور نوافل کے قعدۂ اُولیٰ میں بھی مسنون ہے۔[3] (درمختار) (۸۱) دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

مسئلہ ۱۱۹ (۸۲) دُعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۰: اپنے اور اپنے والدین واساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین ومومنات کے لیے دُعا مانگے، خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔[5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۱: ماں باپ اور اساتذہ کے لیے مغفرت کی دُعا حرام ہے، جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دُعائے مغفرت کو فقہاء نے کُفر تک لکھا ہے، ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیے ہدایت وتوفیق کی دُعا کرے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: نصّ العلماء على استحباب الصلاة... إلخ، ج۲، ص۲۸۱.

2 ...... "حاشية الطحطاوي" على "الدرالمختار"، خطبة الكتاب، ج۱، ص٦.
و "الفتاوى الرضوية"، ج۲۳، ص۳۸۷، وغيرهما.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،فصل، ج۲، ص۲۸۲.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۸۵.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،مطلب في الدعاء بغيرالعربية، ۲۸٦.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ج۲، ص۲۸۸.

مسئلہ۱۲۲: محالات عادیہ ومحالات شرعیہ کی دُعا حرام ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ۱۲۳: وہ دُعائیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ان کے ساتھ دُعا کرے، مگر ادعیۂ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۲۴: نماز میں ایسی دُعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے، مثلاً **اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ .**[3] (عالمگیری)

مسئلہ۱۲۵: مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دُعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو، بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۲۶: مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دُعا پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ .[5] (عالمگیری)

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا

(۸۴،۸۵) **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ** دوبار کہنا

(۸۶) پہلے داہنی طرف پھر

(۸۷) بائیں طرف۔

مسئلہ ۱۲۷: داہنی طرف سلام میں مونھ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۸۸.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج۲، ص۲۸۹.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٦.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج۲، ص۲۹۰.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٦.
اے میرے پروردگار! تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب! تو میری دُعا قبول فرما، اے رب! تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔۱۲

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٦.

مسئلہ ۱۲۸: عَلَیْکُمُ السَّلام کہنا مکروہ ہے۔ یوہیں آخر میں وَ بَرَکَاتُہٗ ملانا بھی نہ چاہیے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹: (۸۸) سُنّت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ (۸۹) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۰: اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو، دوسرا داہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف، سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف مونھ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف مونھ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا، تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو، کہہ لے۔[3] (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۱: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۲: امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر قہقہہ لگایا، وضو جاتا رہے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳: مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں، مگر بضرورت مثلاً خوفِ حدث[6] ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۴: پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا، اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریکِ جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۵: امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے، اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۹۳.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۹٤.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعید... إلخ، ج۲، ص۲۹۱.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۷.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲٤٤.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۹۲.

6 ...... یعنی وضو کے ٹوٹ جانے کا خوف۔

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعید... إلخ، ج۲، ص۲۹۳.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعید... إلخ، ج۲، ص۲۹۲.

کرے، جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۶: مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور اُن ملائکہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۷: (۹۰) سلام کے بعد سُنّت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کرکے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔[3] (حلیہ، ذخیرہ)

مسئلہ ۱۳۸: منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دُعا مانگے، تو جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳۹: ظہر و مغرب و عشا کے بعد مختصر دُعاؤں پر اِکتفا کرکے سُنّت پڑھے، زیادہ طویل دُعاؤں میں مشغول نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴۰: فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے، مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دُعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دُعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔[6] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۱: سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴۲: جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔[8] (غنیہ، ردالمحتار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في وقت إدراك فضيلة... إلخ، ج٢، ص٢٩٤.

2...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٩٩.

3...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، باب صفة الصلاة، ج٦، ص١٩٠، ٢٠٤.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٧.

5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوى الرضوية"

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٧.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٣٠٢.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل يفارقه الملكان؟، ج٢، ص٣٠٠.
و "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٤٣.

مسئلہ ۱۴۳: افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔[1] (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں موضع سجدہ[2] کی طرف نظر کرنا۔

(۲) رکوع میں پُشت قدم کی طرف۔

(۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔

(۴) قعدہ میں گود کی طرف۔

(۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔

(۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔

(۷) جماہی آئے تو مونھ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پُشت سے مونھ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پُشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونھ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔

(۸) مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

(۹) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔

(۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔

(۱۱) جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔

(۱۲) جب مکبّر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔[3]

(۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان، قیام میں چار اُنگل کا فاصلہ ہونا۔

(۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔

(۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٧.

2 ...... سجدہ کی جگہ۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢١٤-٢١٦.

نماز کے بعد کے ذکر و دُعا

نماز کے بعد جواذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر ومغرب وعشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سُنّت مختصر دُعا پرقناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہوجائے گا۔[1] (ردالمحتار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دُعا کی نسبت جوتعداد وارد ہےاس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جوفضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل[2] کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کردیں تواس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہوتو زیادہ کرسکتا ہےاور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔[3] (ردالمحتار) ہرنماز کے بعد تین بار استغفار کرےاور آیۃ الکرسی، تینوں قُل ایک ایک بار پڑھےاور **سُبْحَانَ اللّٰه** ۳۳بار، **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** ۳۳بار، **اَللّٰهُ اَکْبَر** ۳۴باراور **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ** ایک بار، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اورعصر وفجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ .[4]

دس دس بار پڑھے بعد ہرنماز، پیشانی یعنی سر کے اگلے حصّہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ .[5]

اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث۱: ابوداود انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔''[6]

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل یفارقه الملکان؟، ج۲، ص۳۰۰.

2 ...... تالا۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فیما لو زاد علی العدد... إلخ، ج۲، ص۳۰۲.

4 ...... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اوس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک وحمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہےاور موت دیتا ہےاور وہ ہرشے پر قادر ہے۔۱۲

5 ...... اللہ (عزوجل) کے نام کی برکت سے کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمٰن ورحیم ہے، اے اللہ! تو مجھ سے غم ورنج کو دور کردے۔۱۲

6 ...... "سنن أبي داود"، کتاب العلم، باب في القصص، الحدیث: ۳۶۶۷، ج۳، ص۴۵۲.

حدیث۲: ترمذی انہیں سے راوی، ارشاد ہوا کہ ''فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے، پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، تو ایسا ہے جیسے حج وعمرہ کیا پورا پورا پورا۔'' (1)

حدیث۳: بخاری ومسلم وغیرہما مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دُعا پڑھتے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ . (2)

حدیث۴: صحیح مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سلام پھیر کر، بلند آواز سے یہ دُعا پڑھتے۔''

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ . (3)

حدیث۵: صحیح بخاری ومسلم میں مروی، کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی! ''مال داروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی''، ارشاد فرمایا: کیا سبب؟ لوگوں نے عرض کی، ''جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں

---

(1) ...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماذكر ممّا يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث: ٥٨٦، ج٢، ص١٠٠.

(2) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلوٰة، الحديث: ٨٤٤، ج١، ص٢٩٤. دون قوله (وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ).

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ (عزوجل)! جسے تو عطا کرے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دیتا۔۱۲

(3) ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٤، ص٢٩٩.

و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، الحديث: ٩٦٣، ج١، ص٢٨٧.

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے) گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت وفضل ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر بُرا مانیں۔۱۲

کر سکتے، ارشادفرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھادوں؟ جس سے ان لوگوں کو پالو جوتم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو، مگر وہ جوتمہاری طرح کرے، لوگوں نے عرض کی، ہاں یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ارشادفرمایا کہ: ''ہرنماز کے بعدتینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، کہہ لیا کرو، ابوصالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی، ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مال داروں نے سُنا، توانہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشادفرمایا: ''یہ اللہ کافضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔'' (1) ابوصالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ٦: صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ارشادفرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں، جن کا کہنے والا نامرادنہیں رہتا۔ ہرفرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴بار۔'' (2)

حدیث ٧: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو ہرنماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۳۳بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے کہ یہ کُل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کرسو پورے کرلے، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط، تواس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی، اگرچہ دریا کے جھاگ کی مثل ہوں۔'' (3)

حدیث ٨: بیہقی شُعَب الایمان میں راوی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا، جو ہرنماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے، اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔'' (4)

حدیث ٩: امام احمد عبدالرحمٰن بن غنم سے اور ترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے، دس بار جو یہ پڑھ لے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط .

1...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٥، ص٣٠٠.
2...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٦، ص٣٠١.
3...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٧، ص٣٠١.
4...... "شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، الحديث: ٢٣٩٥، ج٢، ص٤٥٨.

اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دُعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے، سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے، مگر وہ جو اس سے افضل کہے، تو یہ بڑھ جائے گا۔'' [1] دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے۔ [2] اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰: امام احمد و ابو داود و نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں''۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں بھی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو محبوب رکھتا ہوں، فرمایا: ''تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا، چھوڑ نا نہیں۔''

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ . [3]

حدیث ۱۱: ترمذی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا، اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ''کیا وہ قوم نہ بتادوں، جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے، پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے، وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔'' [4]

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط ﴾ [5]

قرآن سے جو میسّر آئے پڑھو۔

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبدالرحمٰن بن غنم الأشعري، الحديث: ۱۸۰۱۲، ج۶، ص۲۸۹.

2 ...... "الترغيب و الترهيب"، الترغيب في أذكار... إلخ، ج۱، ص۱۸۰.

3 ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، الحديث: ۱۳۰۰، ص۲۲۳.
اے پروردگار! تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔۱۲

4 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، ۱۰۸۔باب، الحديث: ۳۵۷۲، ج۵، ص۳۲۸.

5 ...... پ۲۹، المزمل: ۲۰.

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ [1]

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سُنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

حدیث ۱ تا ۳: امام بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔'' [2] یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ((فَھِیَ خِدَاجٌ)) [3] وہ نماز ناقص ہے، یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں، بلکہ امام کی قراءت اس کی قراءت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔'' [4] اس حدیث کو امام محمد اور ترمذی و حاکم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی امام حلبی نے فرمایا: کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۴ تا ۶: امام ابو جعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا: ''امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔'' [5]

حدیث ۷: امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مؤطا میں روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا: ''خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قراءت تجھے کافی ہے۔'' [6]

حدیث ۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرے، اس کے مونھ میں انگارا ہو۔'' [7]

حدیث ۹: امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے مونھ میں پتھر ہو۔'' [8]

---

1 ...... پ۹، الاعراف: ۲۰٤.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة... إلخ، الحديث: ۷۵٦، ج۱، ص۲٦۷.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب وجوب القراءة الفاتحة... إلخ، الحديث: ۳۹۵، ص۲۰۸.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ۱٤٦٤۹، ج۵، ص۱۰۰.

5 ...... "شرح معاني الآثار"، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۱۲۷۸، ج۱، ص۲۸٤.

6 ...... "الموطا"، باب القراءة في الصلاة خلف الإمام، الحديث: ۱۱۹، ص٦۲.

7 ...... "المصنف" لابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ۷، ج۱، ص٤۱۲.

8 ...... "المصنف" لعبد الرزاق، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۲۸۰۹، ج۲، ص۹۰.

حدیث ۱۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، کہ فرمایا: ''جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت سے خطا کی۔'' [1]

احکام فقھیّہ

یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقل سماعت شوروغل نہ ہو تو خود سُن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو، تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں نطق کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے، مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، عتاق، استثنا، آیت سجدہ پڑھنے پر سجدۂ تلاوت واجب ہونا۔

مسئلہ۱: فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲: جہر کے یہ معنیٰ ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ۳: اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ۴: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ۵: آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہوگیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ۶: ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں

---

1 ...... ''المصنف'' لابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ٦، ج١، ص٤١٢.

2 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٥، وغيره.

3 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الجهر و المخافتة، ج٢، ص٣٠٨.

4 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٨.

5 ...... ''ردالمحتار''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٤.

6 ...... ''ردالمحتار''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٤.

بعض، تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا، بقدر تین آیت کے ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹: جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سرّی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے، ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یوہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٦.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص٣٠٧، و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص٧٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب في الكلام على الجهر و المخافتة، ج٢، ص٣١٠.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: تحقيق مهم فيما لو تذكر... إلخ، ج٢، ص٣١١.

7 ...... المرجع السابق.

فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: بقدرِ ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: سفر میں اگر امن وقرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر وعشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصّل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے، خواہ سفر میں ہو یا حضر[4] میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کرسکتا تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے، تو یہی کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۷: سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے، ثنا وتعوذ کو ترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اِکتفا کرے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر وعشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام ومنفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

فائدہ: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصّے ہیں، سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ ۱۹: عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے، جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۲، ص۳۱۵.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج۲، ص۳۱۵.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۷.

4 ...... یعنی حالتِ اقامت۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، فصل في القراءة، كتاب الصلاة، مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج۲، ص۳۱۷.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين و سنة كفاية، ج۲، ص۳۱۷.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۲، ص۳۱۷، وغيره.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۷.

مسئلہ ۲۰: وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ o تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ط پڑھی ہے، لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔[1] (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ کی جگہ اِنَّا اَنْزَلْنَا۔

مسئلہ ۲۱: قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳: ساتوں قرأتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے ناآشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایتِ حفص رائج ہے، لہٰذا یہی پڑھے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضایقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص۷۸.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة... إلخ، ج۲، ص ۳۲۰.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص۷۸.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج۲، ص ۳۲۲.

جمعہ وعیدین کا بھی ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: سنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔[2] (منیہ)

مسئلہ ۲۸: دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن [3] فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف وکلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات وحروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھی اور دوسری میں لم یکن تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں هَلْ اَتٰکَ پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے، یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) وترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی وامام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دُعا نہ کریں، نوافل با جماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دُعا کر سکتا ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٧٨.

2 ...... "منية المصلي"، مقدار القراءة في الصلاة، ص ٣٠٠.

3 ...... یعنی واضح۔ صاف۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ٢، ص ٣٢٢.

5 ...... المرجع السابق، ص ٣٢٤.

6 ...... المرجع السابق، ص ٣٢٥.

7 ...... المرجع السابق، ص ٣٢٧.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ٢، ص ٣٢٩.

مسئلہ ۳۳: نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کومکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۳۴: ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کرلیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الٓمّ سے شروع کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت، مثلاً پہلی میں اَفَحَسِبْتُمْ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ، تو حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا نہ چاہیے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹: قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ۔[7] (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔''[8]

---

1 ...... "غنية المتملي"، فيما يكره من القران فى العسلاة وما لا يكره... إلخ، ص٤٩٤. موضحاً.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٧٩.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج٢، ص٣٢٩.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٧٨.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج٢، ص٣٣٠.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٣٠، وغيره.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٣٠.

8 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٦، ص٢٣٩.

اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سجدۂ سہو۔

مسئلہ ۴۰: بچوں کی آسانی کے لیے پارۂ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہوگیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں **قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ** پڑھی اور دوسری میں **اَلَمْ تَرَ كَیْفَ** یا **تَبَّتْ** شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر **اِذَا جَآءَ** پڑھنے کی اجازت نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۲: بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جز وسورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: رکوع کے لیے تکبیر کہی، مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جُھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے، کچھ حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسائل قراء ت بیرون نماز

مسئلہ ۴۴: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور سب عبادت ہیں۔[5]

مسئلہ ۴۵: مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے[6] اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت، ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے **هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** تو اس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج٢، ص٣٣٠.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٣٠، وغيره.

3 ...... المرجع السابق، ص٣٣١.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٧٩.

5 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٥.

6 ...... فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فتاویٰ فیض الرسول"، جلد 1 صفحہ 351 پر فرماتے ہیں: کہ "تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اور بے شک بہارِ شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے، حالانکہ غنیہ مطبوعہ رحیمیہ ص ۴۶۳ میں ہے **التعوذ يستحب مرة واحدة ما لم يفصل بعمل دنيوى.** (یعنی ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیاوی کام حائل نہ ہو)۔ تو معلوم ہوا کہ بہارِ شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔" اسی وجہ سے ہم نے "مستحب" کر دیا ہے۔

مؤکد ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمۂ طیّبہ وغیرہ اذکار پڑھے، اَعُوْذُ بِاللّٰہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔[1] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۶: سورۂ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔[2] (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداً بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴۷: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو، کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک استغفار کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلافِ اَولیٰ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔'' [4] اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۹: جب ختم ہو تو تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔[5] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۰: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونھ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۵۱: غسل خانہ اور مواضعِ نجاست[7] میں قرآن مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔[8] (غنیہ)

---

1 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٥، وغيرها.
2 ...... المرجع السابق.
3 ...... المرجع السابق، ص٤٩٦.
4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب شهر رمضان، باب تحزيب القرآن، الحديث: ١٣٩٤، ج٢، ص٧٩.
5 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٦، وغيرها.
6 ...... المرجع السابق.
7 ...... یعنی نجاست کی جگہوں۔
8 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٦.

مسئلہ ۵۲: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔[1] (غنیہ، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۳: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۴: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۵۵: جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۶: قرآن مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔[5] (غنیہ)

مسئلہ ۵۷: تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۵۸: عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلاضرورت سُنانے کی اجازت نہیں۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۵۹: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو اس سے بڑھ

---

1 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧، و "الفتاوى الرضوية"، ج٢٣، ص٣٥٢.

2 ...... "الدرالمختار"

3 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔'' [1] اس حدیث کو ابو داود و ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، ''جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔'' [2] اس حدیث کو ابو داود و دارمی و نسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ: ''اندھا ہو کر اُٹھے گا۔'' [3]

مسئلہ ٦٠: جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ [4] (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مُصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ٦١: قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے۔ [5] (غنیہ) بلکہ حمائل [6] بھی نہ چاہیے۔

مسئلہ ٦٢: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ [7] (غنیہ)

مسئلہ ٦٣: دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مُصحف شریف کو مطلا [8] کرنے میں حرج نہیں۔ [9] (غنیہ) بلکہ بہ نیّت تعظیم مستحب ہے۔

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن،١٩ـباب، الحديث: ٢٩٢٥، ج٤، ص٤٢٠.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، الحديث: ١٤٧٤، ج٢، ص١٠٧.

3 ...... قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ الآية ﴾ پ ١٦، طٰهٰ: ١٢٤.
''جو میرے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرے گا سو اس کے لئے تنگ عیش ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے، کہے گا، اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو انکھیارا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یونہیں آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں سو تُو نے انھیں بُھلا دیا اور ایسے ہی آج تُو بُھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا۔''
مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''وہ قرآن مجید بھول جائے اور ان وعیدوں کا مستحق ہو، جو اس باب میں وارد ہوئیں، پھر آپ نے مذکورہ آیہ و ترجمہ لکھا۔ ("الفتاوی الرضوية"، ج٢٣، ص٦٤٦).

4 ...... "غنية المتملي"، القراء ة خارج الصلاة، ص٤٩٨.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... یعنی چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

7 ...... "غنية المتملي"، القراء ة خارج الصلاة، ص٤٩٧.

8 ...... یعنی سونے سے آراستہ۔

9 ...... "غنية المتملي"، القراء ة خارج الصلاة، ص٤٩٨.

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگی، ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً **لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتِكُمْ، نَعْبُدُ** اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً ﴿ **عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ** ﴾[1] میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور ﴿ **اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا** ﴾[2] میں جلالت کو رفع اور العلما کو زبر پڑھا اور ﴿ **فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ** ﴾[3] میں ذال کو زیر پڑھا، ﴿ **اِیَّاكَ نَعْبُدُ** ﴾[4] میں کاف کو زیر پڑھا، ﴿ **اَلْمُصَوِّرُ** ﴾[5] کے واو کو زبر پڑھا۔[6] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے ﴿ **اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ** ﴾[7] میں ی پر تشدید نہ پڑھی، ﴿ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** ﴾[8] میں ب پر تشدید نہ پڑھی، ﴿ **قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا** ﴾[9] میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہوگئی۔[10] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مخفف کو مشدد پڑھا جیسے ﴿ **فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ** ﴾[11] میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے ﴿ **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ** ﴾[12] میں لام ظاہر کیا، نماز ہوجائے گی۔[13] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1. ...... پ١٦، طٰهٰ: ١٢١.
2. ...... پ٢٢، فاطر: ٢٨.
3. ...... پ١٩، النمل: ٥٨.
4. ...... پ١، الفاتحة: ٤.
5. ...... پ٢٨، الحشر: ٢٤.
6. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج١، ص٨١.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج٢، ص٤٧٣.
7. ...... پ١، الفاتحة: ٤.
8. ...... پ١، الفاتحة: ١.
9. ...... پ٢٢، الاحزاب: ٦١.
10. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج١، ص٨١.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها مطلب: مسائل زلة القارئ، ج٢، ص٤٧٤.
11. ...... پ٢٤، الزمر: ٣٢.
12. ...... پ١، الفاتحة: ٥.
13. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج١، ص٨١.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة... إلخ، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج٢، ص٤٧٥.

مسئلہ۴: حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے ﴿ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ ﴾ [1] میں ر کے بعد ی زیادہ کی، ﴿ هُمُ الَّذِيْنَ ﴾ [2] میں میم کو جزم کرکے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہوجائیں، جیسے ﴿ زَرَابِيُّ ﴾ [3] کو زَرَابِيْب، ﴿ مَثَانِيَ ﴾ [4] کو مثانین پڑھا، تو نماز فاسد ہوجائیگی۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ۵: کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ یوہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں، یوہیں وقف و ابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ [6] پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴾ [7] یا ﴿ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴾ [8] پر وقف نہ کیا اور ﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ﴾ [9] پڑھ دیا اور ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ ﴾ [10] پر وقف کرکے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہوجائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔ [11] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۶: کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد ہوجائیں گے، نماز جاتی رہے گی، جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَجَمَالًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا اور فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ۔ [12] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۷: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے ﴿ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ﴾ [13] میں دوسرے سَيِّئَةٌ

---

1 ...... پ۲۱، لقمان: ۱۷.

2 ...... پ۲۸، المنافقون: ۷.

3 ...... پ۳۰، الغاشية: ۱٦.

4 ...... پ۲۳، الزمر: ۲۳.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۷۹.

6 ...... پ۳۰، البروج: ۱۱.

7 ...... پ۳۰، البينة: ۷.

8 ...... پ۲۸، الحشر: ۲۰.

9 ...... پ۲٤، المؤمن: ۷.

10 ...... پ۳، آل عمران: ۱۸.

11 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۷۹، ۸۲، وغيره.

12 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰، وغيره.

13 ...... پ۲۵، الشورى: ٤۰.

کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے ﴿ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾ [1] میں لَا نہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلاخ کے اور جَعَلْنَا بغیرج کے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بروجہ ترخیم شرائط کے ساتھ حذف کیا جیسے یَا مَالِکُ میں یَا مَالُ پڑھا تو فاسد نہ ہوگی، یوہیں تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تعالَ پڑھا، ہوجائے گی۔ [3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہوجائے گی جیسے عَلِيْمٌ کی جگہ حَكِيْمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ﴿ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴾ [4] میں فَاعِلِيْنَ کی جگہ غَافِلِيْنَ پڑھا، اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے، نماز فاسد ہوگئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ غَيْلَانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے ورنہ نہیں، جیسے ﴿ قَسْوَرَةٍ ﴾ [6] کو قَوْسَرَةٍ پڑھا، عَصْفٍ کی جگہ عَفْصٍ پڑھا، فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں، یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے، جیسے ﴿لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴾ [7] میں شَهِيْقٌ کو زَفِيْرٌ پر مقدم کیا، فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ پڑھا، فاسد ہوگئی۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے ﴿ وَالْعَصْرِ ۙ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ ﴾ [9] پر وقف کر کے ﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ۝ ﴾ [10] پڑھا، یا ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ پر

---

1 ...... پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰.
2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج۲، ص۴۷۶.
3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج۲، ص۴۷۶.
4 ...... پ۱۷، الانبياء: ۱۰۴.
5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰.
6 ...... پ۲۹، المدثر: ۵۱.
7 ...... پ۱۲، هود: ۱۰۶.
8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰.
9 ...... پ ۳۰، العصر: ۱-۲.
10 ...... پ ۳۰، المطففين: ۲۲.

وقف کیا، پھر پڑھا ﴿ اُولٰٓئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ۘ ۝﴾[1] نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ ﴾[2] کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی پڑھا، نماز ہوگئی۔[3](عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی کلمہ کو مکرّر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مٰلِکِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب، مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرّر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرّر ہوگیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔[4](ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامۃ میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ ۱۴: ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش، ز ج، ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ ۱۵: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۶: لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سُننا بھی حرام، مگر مدولین[6] میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[7] (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔[8]

---

1 ...... پ ۳۰، البينة: ۶.
2 ...... پ۱۶، الكهف: ۱۰۷.
3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰.
4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلوة، ومايكره فيها، مطلب: إذا قرأ قوله... إلخ، ج۲، ص۴۷۸.
5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱.
6 ...... واو، ی، الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مدولین کہتے ہیں۔ یعنی واو کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر الف کے پہلے زبر۔۱۲
7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۲.
8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۲.

اِمامت کا بیان

حدیث ۱: ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور ''قُرّا'' اِمامت کریں۔'' (1) (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا)۔

حدیث ۲: صحیح مسلم کی روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ اِمامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے (2) یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔

حدیث ۳: ابوالشیخ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ فرمایا: ''امام و مؤذن کو ان سب کی برابر ثواب ہے، جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔'' (3)

حدیث ۴: ابوداود و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ: ''مالک بن حویرث رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت آ گیا، ہم نے کہا: آگے بڑھیے، نماز پڑھائیے، فرمایا: اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتادوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے، تو اُن کی اِمامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی اِمامت کرے۔'' (4)

حدیث ۵: ترمذی ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی اِمامت سے کراہیت کرتے ہوں۔'' (5) (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے یوں ہے، کہ ''تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ شخص کہ قوم کی اِمامت کرے اور وہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔'' (6)

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب من أحق با لإمامة، الحديث: ٥٩٠، ج١، ص٢٤٢.

2 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب المساجد... إلخ، باب من أحق بالإمامة الحديث: ٦٧٢، ص٣٣٧.

3 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٣٧٠، ج٧، ص٢٣٩.

4 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب امامة الزائر، الحديث: ٥٩٦، ج١، ص٢٤٤.
و ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن زار قوما فلا يصل بهم، الحديث: ٣٥٦، ج١، ص٣٧٢.

5 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن أمّ قوما وهم له كارهون، الحديث: ٣٦٠، ج١، ص٣٧٥.

6 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب من أمّ قوما وهم له كارهون، الحديث: ٩٧١، ج١، ص٥١٦.

حدیث ۷: ابوداود وابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔'' (1)

حدیث ۸: امام احمد وابن ماجہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے، کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھاوے۔'' (2) (یعنی کسی میں اِمامت کی صلاحیت نہ ہوگی)۔

حدیث ۹: بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کسی کے گھر یا اسکی سلطنت میں امامت نہ کی جائے، نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔'' (3)

حدیث ۱۰: بخاری ومسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔'' (4)

حدیث ۱۱: امام بخاری ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچّہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں، لہٰذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں، اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔'' (5)

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: کہ ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے، ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع وسجود وقیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔'' (6)

حدیث ۱۳: امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے، کہ فرمایا: کہ ''جو امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا اور جھکاتا

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة... إلخ، باب من أمّ... إلخ، الحديث: ٩٧٠، ج١، ص٥١٥، عن عبدالله بن عمرو.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في كراهية التدافع عن الإمامة، الحديث: ٥٨١، ج١، ص٢٣٩.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ٢٩١-(٦٧٣)، ص٣٣٨.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه... إلخ، الحديث: ٧٠٣، ج١، ص٢٥٢، وغيره.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة... إلخ، الحديث: ٧٠٧، ج١، ص٢٥٣.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع... إلخ، الحديث: ٤٢٦، ص٢٢٨.

ہے،اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔'' (1)

حدیث ۱۴: بخاری ومسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کیا جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالٰی اس کا سر گدھے کا سر کردے؟'' (2) بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالٰی حدیث لینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اوران کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا،مگران کا مونھ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اورانہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا مونھ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا، ''صاحب زادے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (3) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی، تو میرا مونھ ایسا ہوگیا جو تم دیکھ رہے ہو۔'' (4)

حدیث ۱۵: ابو داود ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''تین باتیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی اِمامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، اُنہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہولے یعنی فارغ ہولے۔'' (5)

احکام فقهیّه

اِمامت کبریٰ کا بیان حصّہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامتِ صغریٰ یعنی اِمامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے، اِمامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

(شرائط اِمامت)

مسئلہ ۱: مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں:

1...... "الموطا" لإمام مالك، كتاب الصلاة، باب ما يفعل من رفع رأسه قبل الإمام، الحديث: ٢١٢، ج١، ص١٠٢، عن أبي هريرة رضي الله عنه .

2...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع... إلخ، الحديث: ٤٢٧، ص٢٢٨.

3...... یعنی بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دوراز قیاس۔

4...... "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلاة، تحت الحديث: ١١٤١، ج٣، ص٢٢١. لكن لم يذكر النووي.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجال وهو حاقن، الحديث: ٩٠، ج١، ص٦٦.

(۱) اسلام۔

(۲) بلوغ۔

(۳) عاقِل ہونا۔

(۴) مرد ہونا۔

(۵) قراءت۔

(۶) معذور نہ ہونا۔[1]

مسئلہ۲: عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہوسکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ۳: نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی اِمامت کرسکتا ہے، اگر سمجھ وال ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ۴: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی اِمامت کرسکتا ہے، کم عذر والے کی اِمامت نہیں کرسکتا اور اگر امام ومقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کرسکتا۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۵: طاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جبکہ حالت وضو میں حدث پایا گیا، یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا، اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا، نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی، اس میں تندرست اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ۶: معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کرسکتا ہے اور ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کرسکتا، نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کرسکتا ہے، جب کہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔[6] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "نور الإيضاح" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص٧٣.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٧، ٣٦٥.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٧.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج٢، ص٣٨٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة،الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٤.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٨٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٨٩، وغيره.

مسئلہ ۷: معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی اِمامت کی، صحیح کی نہ ہوگی اوروں کی ہو جائے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸: وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی شانِ اقدس میں تبرّا کہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔[2] (عالمگیری، غنیہ) اس سے سخت تر حکم وہابیۂ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ ۹: جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی ہے۔[3] (عالمگیری)

(شرائط اقتدا)

اقتدا کی تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں:

(۱) نیت اقتدا۔

(۲) اور اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔

(۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔

(۵) امام کی نماز مذہبِ مقتدی پر صحیح ہونا۔ اور

(۶) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) عورت کا محاذی[4] نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۸۹.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٤.
و "غنية المتملي"، الأولىٰ بالإمامة، ص۵۱٤.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٤.

4 ...... یعنی برابر۔

(۸) مقتدی کا امام سے مقدم[1] نہ ہونا۔

(۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم[2] ہو۔

(۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔

(۱۳) یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔[3]

مسئلہ ۱۰: سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر ہیں، ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں، تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کرسکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جاسکے، تو اقتدا نہیں ہوسکتی۔ یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا[5] چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: بیچ میں حوض دَہ در دَہ ہے تو اقتدا نہیں ہوسکتی، مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے، تو اقتدا صحیح ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: بیچ میں چوڑا راستہ ہے، مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی، مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہوگئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کرسکتے ہیں، بشرطیکہ ہر دو صف اور صفِ اوّل و امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جاسکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہوسکتی ہیں تو اتنی ہولیں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جاسکے، یوہیں اگر راستہ لنبا

---

1 ...... یعنی آگے۔

2 ...... یہ حقیقۃً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے ولہٰذا بعد نماز اگر حال معلوم ہوجائے نماز صحیح ہوگئی۔ ۱۲ منہ

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: شروط الإمامة الکبریٰ، ج۲، ص۳۳۸۔۳۳۹.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،،باب الإمامة، مطلب: الواجب کفایة هل یسقط... إلخ، ج۲، ص۳۹۵.

5 ...... یعنی ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۴۰۰.

7 ...... "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۰.

ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب پچھم[1] ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: نہر پر پُل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے، اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵: میدان میں جماعت قائم ہوئی، اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں، بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چالیس ہاتھ ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: مسجدِ عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: میدان میں جماعت قائم ہوئی، پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھ لیا، اقتدا صحیح ہوگئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوض دَہ در دَہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا، تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے، ورنہ نہیں اور دَہ در دَہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے، دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رُکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں، ورنہ ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار) یعنی جب امام اُترنے پر قادر نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اُتر کر خشکی میں

---

1 ...... مشرق و مغرب۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۱.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۰۰.

4 ...... "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۱.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۸۷.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۱.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۲.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، مطلب في الصلاۃ في السفینۃ، ج۲، ص۶۹۱.

پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں، ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۱: جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو، مقتدی منتہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں، مثلاً اس کی یا مکبّر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو، مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے، مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: امام و مقتدی کے درمیان ممبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں، جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو، تو نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: مسجد کے متصل کوئی دالان ہے، اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے، مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ صفیں متصل ہوں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی، مثلاً مسحِ موزہ کی مدّت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی، تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی، مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کیے اِمامت کی، حنفی اس کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٨.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٠٢.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص٤٠٣.

4 ...... المرجع السابق، ص٤٠٤.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٨.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٩.

اقتدا نہیں کرسکتا، اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے، جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضوِ تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر اِمامت کی، حنفی اس کی اقتدا کرسکتا ہے، اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۲۹: شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کرسکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔[2] (عالمگیری، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ۳۰: عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۳۱: ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں، ان سب کی نماز نہ ہوگی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۳۲: مسجد میں بالا خانہ ہے، اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالا خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالا خانہ پر، تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے، ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٩.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٤.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الاقتداء بشافعي... إلخ، ج٢، ص٣٦١.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج١، ص٨٩.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٨.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج٢، ص٣٨٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٧.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص٣٩٩.

مسئلہ ۳۳: ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے، دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے، باقیوں کی ہوجائے گی۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں، اس کی اُنگلیاں اس کی اُنگلیوں سے آگے ہیں، مگر ایڑیاں برابر ہوں، تو نماز ہوجائے گی۔ [2] (ردالمحتار)

(اِمامت کا زیادہ حقدار کون ہے)

مسئلہ ۳۵: سب سے زیادہ مستحق اِمامت وہ شخص ہے جو نماز وطہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ [3] نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش [4] سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا، اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہوجاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت، پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں، غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ اِمامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔ [5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: امام معین ہی اِمامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔ [6] (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ اِمامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٨٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: اذا صلى الشافعي قبل الحنفي... إلخ، ج ٢، ص ٣٦٨.

3 ...... یعنی مہارت۔

4 ...... یعنی بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مروّت کے خلاف ہیں۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٥٠ ـ ٣٥٤، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٥٤.

مسئلہ ۳۷: کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط اِمامت پائے جائیں تو وہی اِمامت کے لیے اولیٰ ہے، اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو، ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: کرایہ کا مکان ہے، اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق[2] ہے، وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی، یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت[3] رہتا ہو کہ یہی احق ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: سلطان وامیر وقاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے، پھر امیر، پھر قاضی، پھر صاحب خانہ۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کسی شخص کی اِمامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صالح اِمامت ہے اور اپنے محلّہ کی اِمامت نہیں کرتا اور وہ ماہِ رمضان میں دوسرے محلّہ والوں کی اِمامت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے، وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قراءت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سودخوار،

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني، ج١، ص٨٣.

2...... یعنی زیادہ حقدار۔

3...... یعنی دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني، ج١، ص٨٣.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٣٥٤.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٥٤.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.

8...... المرجع السابق، ص٨٧.

چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔[1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴۴: غلام، دہقانی[2]، اندھے، ولدالزنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (یعنی بے وقوف کہ تصرّفات مثلاً بیع وشرا[3] میں دھوکے کھاتا ہو) کی اِمامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی اِمامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔[4] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۴۵: جس کو کم سوجھتا ہے، وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔[6] (غنیہ، ردالمحتار، فتح القدیر)

مسئلہ ۴۷: عورت، خنثیٰ، نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہوسکتا ہے، مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامتِ عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامتِ عورت کی نیت نہ کی، اقتدا کرسکتی ہے اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہوسکتے ہیں، مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی اِمامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثیٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں، خنثیٰ خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہوسکتا۔[7] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی، تو اس جماعت میں کراہت

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة اقسام، ج۲، ص۳۵٦۔۳٦۰، وغیرهما.

2 ...... دیہاتی، اس سے مراد دیہات کا رہنے والا نہیں بلکہ جاہل مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو۔

3 ...... یعنی خرید وفروخت۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج۲، ص۳۵۵ ـ ۳٦۰.
و "غنية المتملي شرح منية المصلي"، ص۵۱٤.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج۲، ص۳۵۵.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب في تکرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۳۵۵.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب في الکلام علی الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۷.

نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی اِمامت کرے گی، جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۹: مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہوسکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہوسکتا ہے۔ یوہیں جس کو نشہ ہے اس کی اِمامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہوسکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمّی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کرسکتا اور اُمّی اُمّی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمّی کے مثل ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: اُمّی گونگے کی اقتدا نہیں کرسکتا، گونگا اُمّی کی کرسکتا ہے اور اگر اُمّی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اقتدا کرسکتا ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: اُمّی نے اُمّی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) اِمامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو، یوہیں اگر قاری نے اُمّی کو خلیفہ بنایا ہو، اگرچہ تشہد میں۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵۳: اُمّی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے، ورنہ عنداللہ تعالیٰ معذور نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کرسکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی اِمامت بھی کرسکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص٣٦٥.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٥.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية، ج٢، ص٣٨٩.

3 ...... المرجع السابق، ص٣٩١.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: المواضع التي تفسد... إلخ، ج٢، ص٤١٢، وغيره.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.

بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں اِمامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرّر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہوجائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر [1] کی اِمامت بھی کرسکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: قاری نماز پڑھ رہا تھا، اُمّی آیا اور شریک نہ ہوا، اپنی الگ پڑھی، تو اس کی نماز نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اُمّی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: اُمّی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں، تو اُمّی کی نماز ہوجائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: جس کا ستر کُھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہوسکتا، ستر کُھلے ہوؤں کا امام ہوسکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کُھلے ہوؤں کی ہوجائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں اُن کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دُور دُور پڑھیں، جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو۔[6] (درمختار، عالمگیری) ستر کُھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چُھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چُھپایا تو نہ اس کی ہو نہ اس کے پیچھے کسی اور کی، جیسا کہ شروط الصلاۃ میں بیان ہوا۔

مسئلہ ۵۹: جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کرسکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہوجائے گی۔[7] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

---

1 ...... یعنی جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو۔ ۱۲

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الالثغ، ج۲، ص۳۹۵.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۵.

4 ...... المرجع السابق، ص۸۶.

5 ...... المرجع السابق، ص۸۵.

6 ...... المرجع السابق، ص۸۵، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة،بحث النية، ج۲، ص۱۰۳، ۳۹۱.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب کفاية... إلخ، ج۲، ص۳۹۱.

مسئلہ ۶۰: فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہوگیا، اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کرسکتا ہے، البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کرسکتا، مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کرلی ہو تو کرسکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے اِمامت کی نیت کی نماز ہوگئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی، تو دونوں کی نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: جس نے کسی نماز کی منت مانی، اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، نہ نفل والے کے، نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے، ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں، جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی، منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کردی، تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کردیں، تو اقتدا نہیں ہوسکتی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کرسکتا ہے نہ لاحق کی، یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی، نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کرسکتا ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج٢، ص٣٩١.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٢.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٢.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية هل يسقط... إلخ، ج٢، ص٣٩٣.

6...... المرجع السابق، ص٣٩٤.

مسئلہ ۶۶: جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا، خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا، البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا، تو اقتدا صحیح ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۷: محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔[2] (خانیہ، بحر)

مسئلہ ۶۸: جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو، تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے، مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: جس نے وضو کیا ہے تیمّم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی، اقتدا کر سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کا کُب حد رکوع کو پہنچا ہو، جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی اِمامت کر سکتا ہے، مگر دوسرا شخص اَولیٰ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: متنفل[7] نے مفترض[8] کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کر دی، پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٤.

2 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب المسافر، ج٢، ص ٢٣٨.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٤.

5 ...... المرجع السابق، ص٨٥.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... یعنی نفل پڑھنے والے۔

8 ...... یعنی فرض پڑھنے والے۔

نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کرسکتا ہے، مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷۴: جنّ نے اِمامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی اِمامت صحیح نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷۶: امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں اُن کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہوگیا۔[5] (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ ۷۷: پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمّم کیا تھا اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا، امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔[6] (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی، بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تر یہ تقیید واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نَسائی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔''[7]

حدیث ۲: مسلم و ابوداود و نَسائی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''ہم نے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۵.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۴۰۸.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۳۴۵.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۴۱۰.

5 ...... المرجع السابق، ص۴۱۱.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۴۳۴.

7 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحديث: ۶۴۵، ج۱، ص۲۳۲.

اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا، مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے، اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ سے ہے''، [1] اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ ''جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے، جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کی سُنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سُنت چھوڑو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' [2] اور ابوداود کی روایت میں ہے، ''کافر ہو جاؤ گے'' [3] اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ [4]

حدیث ۳: نسائی و ابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' [5]

حدیث ۴: طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟، تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔'' [6]

حدیث ۵ و ۶: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اللہ کے لیے چالیس دن با جماعت پڑھے اور تکبیرۂ اُولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار سے، دوسری نفاق سے۔'' [7] ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیرۂ اُولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔'' [8]

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدىٰ، الحديث: ٦٥٤، ص٣٢٨.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدىٰ، الحديث: ٢٥٧ـ(٦٥٤)، ص٣٢٨.

3 ...... "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد يدفي ترك الجماعة، الحديث: ٥٥٠، ج١، ص٢٢٩.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدىٰ، الحديث: ٢٥٧ـ(٦٥٤)، ص٣٢٨.

5 ...... "صحيح ابن خزيمه"، كتاب الصلاة، باب فضل المشي إلى الجماعة فتوضيا... إلخ، الحديث: ١٤٨٩، ج٢، ص٣٧٣.

6 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٧٨٨٦، ج٨، ص٢٢٤.

7 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التكبيرة الأولىٰ، الحديث: ٢٤١، ج١، ص٢٧٤.

8 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء و الفجر في جماعة، الحديث: ٧٩٨، ج١، ص٤٣٧.

حدیث ۷: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے، میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلّی فرمائے ہوئے دیکھا، اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، اس نے فرمایا: تمھیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی، ''نہیں جانتا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی، تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا'' اور ایک روایت میں ہے، ''جو کچھ مشرق ومغرب کے درمیان ہے جان لیا''، فرمایا: ''اے محمد! جانتے ہو ملاء اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی، ''ہاں، درجات وکفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا، جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا'' اس نے فرمایا: ''اے محمد!'' میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، فرمایا: ''جب نماز پڑھو، تو یہ کہہ لو۔''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ط .[1]

فرمایا: ''اور درجات یہ ہیں۔ سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔'' [2]

حدیث ۸و۹: امام احمد وترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی، یہاں تک قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے، اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی، سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا: ''سب اپنی اپنی جگہ پر رہو، میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟، میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی، پھر میں نماز میں اونگھا (اس کے بعد اُسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دستِ قدرت رکھنے سے ان کی خنکی [3] میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی'' اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی،

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے، تو مجھے اس سے قبل اُٹھالے۔۱۲

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، الحديث: ٣٢٤٥، ٣٢٤٦، ص١٥٩۔١٦٠.

3 ...... یعنی ٹھنڈک۔

جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا''، اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔'' [1] ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل دارمی و ترمذی نے عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰: ابوداود و نسائی و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔'' [2] حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۱: امام احمد و ابوداود و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: ''فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: ''یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں، اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔'' [3] یحییٰ بن معین اور ذہلی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی، گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا پوری رات قیام کیا۔'' [4] اسی کے مثل ابوداود و ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''منافقین پر سب سے

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ٢٢١٧٠، ج٨، ص٢٥٨.
و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، الحديث: ٧٤٨، ج١، ص٢٣٥.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة... إلخ، الحديث: ٥٦٤، ج١، ص٢٣٤.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٥٥٤، ج١، ص٢٣٠.
و "الترغيب و الترهيب"، كتاب الصلاة، الترغيب في كثرة الجماعة، الحديث: ١، ج١، ص١٦١.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة العشاء... إلخ، الحديث: ٦٥٦، ص٣٢٩.

زیادہ گراں نمازِ عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلادوں۔'' (1) امام احمد نے انہیں سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ''اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو نمازِ عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے، آگ سے جلادیں۔'' (2)

حدیث ۱۴: امام مالک نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ ''امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا! رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی، فرمایا: کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔'' (3)

حدیث ۱۵: ابوداود و ابن ماجہ و ابن حبان ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے اذان سُنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں، اس کی وہ نماز مقبول نہیں''، لوگوں نے عرض کی، عذر کیا ہے؟ فرمایا: ''خوف یا مرض۔'' (4) اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے، ''جو اذان سُنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو، اس کی نماز ہی نہیں۔'' (5) حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶: احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلّط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو، کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو ریوڑ سے دور ہو۔'' (6)

حدیث ۱۷ تا ۲۰: ابوداود و نسائی نے روایت کی، کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں، تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لُوں؟ فرمایا:

1. ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٥٢ ـ (٦٥١)، ص٣٢٧.
2. ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٨٨٠٤، ج٣، ص٢٩٦.
3. ...... "الموطا" للإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة باب ماجاء في العتمة والصبح، الحديث: ٣٠٠، ج١، ص١٣٤.
4. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ٥٥١، ج١، ص٢٢٩.
5. ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصلاة، باب فرض الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٠٦١، ج٣، ص٢٥٣.
6. ...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ٨٤٤، ص١٤٧.

''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سُنتے ہو''، عرض کی، ہاں، فرمایا: ''تو حاضر ہو۔'' (1) اسی کے مثل مسلم نے ابوہریرہ سے اور طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ سے اور احمد وابویعلی اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

حدیث ۲۱: ابوداود وترمذی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، فرمایا: ''ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔'' (2)

حدیث ۲۲: ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔ (3)

حدیث ۲۳: بُخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔'' (4)

حدیث ۲۴: امام احمد وطبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں''، لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر، فرمایا: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں''، لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر، فرمایا: ''اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمھارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔'' (5)

حدیث ۲۵: بُخاری کے علاوہ دیگر صحاح ستّہ میں مروی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا، فرمایا: ''اے اللہ (عزوجل) کے بندو! صفیں برابر

---

1 ...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات، الحديث: ٨٤٨، ص١٤٨.
نابینا کہ اٹکل نہ رکھتا ہو نہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اُسے ضرور رخصت ہے مگر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انھیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔۱۲ منہ

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٢٠، ج١، ص٢٥٩.
و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في الجمع في المسجد مرتين، الحديث: ٥٧٤، ج١، ص٢٣٧.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب الاثنان جماعة، الحديث: ٩٧٢، ج١، ص٥١٧.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان، الحديث: ٦١٥، ج١، ص٢٢٤.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ٢٢٣٢٦، ج٨، ص٢٩٥.

کرو یا تمھارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔'' [1] بخاری نے بھی اس حدیث کے جزاخیر کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶: بخاری و مسلم و ابن ماجہ وغیرہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا، تمام نماز سے ہے۔'' [2]

حدیث ۲۷: امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کر دے گا۔'' [3] حاکم نے کہا بر شرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸: مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے ربّ کے حضور باندھتے ہیں''، عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس طرح ملائکہ اپنے ربّ کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: ''اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مِل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' [4]

حدیث ۲۹: امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔'' [5] حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مُسلِم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰: ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو کشادگی کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔'' [6] اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ ''اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔'' [7]

حدیث ۳۱: سنن ابو داود و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ١٢٨ـ(٤٣٦)، ص ٢٣١.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ٤٣٣، ص ٢٣٠.

3...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب من وصل صفاً، الحديث: ٨١٦، ص١٤٣.

4...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الأمر، بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ٤٣٠، ص٢٢٩.

5...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الإمامة... إلخ، باب من وصل صفاً وصله الله، الحديث: ٨٠٦، ج١، ص ٤٧٠.

6...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلاة... إلخ، باب اقامة الصفوف، الحديث: ٩٩٥، ج١، ص٥٢٧.

7...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٧٩٧، ج٤، ص٢٢٥.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمھارے دل مختلف ہو جائیں گے۔'' (1)

حدیث ۳۲ تا ۳۴: طبرانی ابن عمر سے اور ابو داود براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں، جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔'' (2) اور بزار باسناد حسن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''جو صف کی کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (3)

حدیث ۳۵: ابو داود و ابن ماجہ باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صف کے دہنے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۳۶: طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ اُدھر لوگ کم ہیں، اسے دُونا ثواب ہے۔'' (5)

حدیث ۳۷: مسلم و ابو داود و ترمذی و نَسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کم تر پہلی۔'' (6)

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابو داود و ابن خزیمہ و ابن حبان ام المؤمنین صدیقہ سے اور مسلم و ابو داود و نَسائی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ہمیشہ صف اوّل سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کرکے، نار میں ڈال دے گا۔'' (7)

حدیث ۴۰: ابو داود انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو، اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔'' (8)

---

1 ...... "صحيح ابن خزيمة"، باب ذكر صلوات الرب وملائكته... إلخ، الحديث: ١٥٥٦، ج٣، ص٢٦.

2 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٢٤٠، ج٤، ص٦٩.

3 ...... "مسند البزار"، مسند أبي جحيفة، الحديث: ٤٢٣٢، ج١٠، ص١٥٩.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف... إلخ، الحديث: ٦٧٦، ج١، ص٢٦٨.

5 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١١٤٥٩، ج١١، ص١٥٢.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ٤٤٠، ص٢٣٢.

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صف النساء، الحديث: ٦٧٩، ج١، ص٢٦٩.

8 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، الحديث: ٦٧١، ج١، ص٢٦٧.

حدیث ۴۱: ابوداود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''عورت کا دالان میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔'' (1)

حدیث ۴۲: ترمذی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے، تو ایسی اور ایسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔'' (2) ابوداود ونسائی میں بھی اسی کے مثل ہے۔

حدیث ۴۳: صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔'' (3)

(جماعت کے مسائل)

احکام فقہیہ: عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پروسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (4) (درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۱: جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنت کفایہ کہ محلّہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ۔ (5) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد في ذالك، الحديث: ٥٧٠، ج١، ص٢٣٥.

2 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة معطرة، الحديث: ٢٧٩٥، ج٤، ص٣٦١.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ١٢٣ـ(٤٣٢)، ص٢٣٠.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرىٰ، ج٢، ص٣٤٠.
و "غنية المتملي"، فصل في الإمامة و فيها مباحث، ص٥٠٨.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في شروط الإمامة الكبرىٰ، ج٢، ص٣٤١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في الصلاة الكسوف، ج١، ص١٥٢.

مسئلہ۲: جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیرۂ اُولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مِل جائے گی، مگر تکبیرۂ اُولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔[1] (صغیری)

مسئلہ۳: مسجدِ محلّہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلّہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اُولی پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگر چہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن وسرائے کی مسجدیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ۴: جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے، ہاں مستحب ہے، البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی، اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔[3] (درمختار)

مسئلہ۵: (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقّت ہو۔

(۲) اپاہج۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(۴) جس پر فالج گرا ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔

(۶) اندھا اگر چہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

---

1 ...... "صغیری"، فصل في مسائل شتی، ص۳۰۶.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۳۴۲۔۳۴۴، وغیرھما.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۴۷۔۳۴۹.

(۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔

(۹) سخت سردی۔

(۱۰) سخت تاریکی۔

(۱۱) آندھی۔

(۱۲) مال یا کھانے کے تلف[1] ہونے کا اندیشہ۔

(۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔

(۱۴) ظالم کا خوف۔

(۱۵) پاخانہ۔

(۱۶) پیشاب۔

(۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے۔

(۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔

(۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک جماعت کے لیے عذر ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں، یوہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷: جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی اِمامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸: اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو

---

1 ...... یعنی ضائع۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳٤۷ ۔ ۳٤۹.

3 ...... المرجع السابق، ص۳٦۷.

4 ...... المرجع السابق، ص۳٦۸.

مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹: دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں، اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو، زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے، دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور عورت پیچھے، دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔[2] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے، تو مکروہ ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹا اُس کے گِٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کی برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا گِٹا گِٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یو ہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ اُنگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ گِٹا آگے نہ ہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگر چہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو، خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے، بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی، بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے، تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے، تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں، جو

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص ۳۷۰.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۸.
و "البحرالرائق"، كتاب الصلوة،باب الإمامة، ج۱، ص۶۱۸.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص ۳۷۰.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: إذا صلى الشافعي... إلخ، ج۲، ص۳۶۸.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: إذا صلى الشافعي... إلخ، ج۲، ص۳۶۹.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: إذا صلى الشافعي... إلخ، ج۲، ص ۳۷۰.

ہوسکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ حرج نہیں۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مرد اور بچے اور خنثیٰ[2] اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہوا، تو خلافِ سنت کیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس۔[6] (عالمگیری) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: صف مقدم کا افضل ہونا، غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا: کہ ''جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کردے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' [10] (عالمگیری) اور یہ

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل الاساءۃ... إلخ، ج۲، ص۳۷۰، وغیرہ.

2 ...... ہیجڑا۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۷.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۷۱.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۲۔۳۸۴.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل اساءۃ دون الکراھۃ او افحش منھا؟، ج۲، ص۳۷۱.

10 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹.
و "مجمع الزوائد"، کتاب الصلاۃ، باب صلۃ الصفوف سدّ الفرج، الحدیث: ۲۵۰۳، ج۲، ص۲۵۱.

وہاں ہے، جہاں فتنہ وفساد کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ۲۲: صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے، یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ۲۳: عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اُس کا جُثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتہاۃ ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) کوئی چیز اُنگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی نہ ہو، (۳) رکوع سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی، (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی، (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے، (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا مونھ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظّمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی، (۷) عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی، (۸) امام نے اِمامت زناں[2] کی نیّت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر اِمامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں، (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے، (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں، (۱۱) مرد عاقِل بالغ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہا)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٧٤.

2 ...... یعنی عورتوں کی امامت۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج١، ص٨٩.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج٢، ص٣٧٨ ـ ٣٨٦.

مسئلہ ۲۴: مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آ کر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے اِمامت عورت کی نیت بھی کر لی ہے، مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں، یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: امرد خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: مقتدی کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مدرک۔

(۲) لاحق۔

(۳) مسبوق۔

(۴) لاحق مسبوق۔

مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدث ہوگیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا۔ [4]

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج۱، ص۹۰.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۸٦.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في احكام المسبوق... إلخ، ج۲، ص٤١٤.

مسئلہ ۲۸: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدۂ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیتِ اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کرکے آیا، تو امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہولیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گنہگار رہوا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے، ورنہ اُسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گنہگار رہوا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدۂ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۲: مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی، تو نماز فاسد ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۳: مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔[6] (عالمگیری) رکوع و سجود میں پائے، جب بھی یوہیں کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤١٦.
2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤١٦.
3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤١٦.
4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص٤١٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩١.
5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤١٧.
6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩١.

اور حدرکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۴: مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اوّل قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہٰذا ایک رکعت فاتحہ وسورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دو ملی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوئی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔

(۱) اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی، مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا، اس کے لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔

(۲) بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا۔

(۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہی، تو نماز قطع ہو جائے گی، بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔

(۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدۂ سہو کرنا ہے، اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اُسے حکم ہے کہ لوٹ آئے، اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدۂ سہو کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے، مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اس کا شمار نہیں، مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہو گیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۴۱۸، وغیرہ.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق، ص۴۱۹.

جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہوگیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو، یا فجر و جمعہ وعیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی، تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۹: اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا، تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے، اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوگی، اگرچہ امام کی متابعت کرے اگر امام کو سجدۂ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اگر متابعت کرے گا، فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۰: مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی، نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا، تو اب فاسد ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اُٹھا، اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے، نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے گا، فاسد نہ ہوگی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: امام نے سجدۂ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدۂ سہو نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٢٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢ ص٤٢١.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤٢٢.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩١.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٢٢.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۴: دومسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی، پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں، دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی، اس نے بھی پڑھی، اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۵: لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قعدۂ اُولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے، وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے، اگرچہ رکعت فوت ہوجائے۔[4] (عالمگیری) رکوع یا سجدہ سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اوٹھا لیا، تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع، دو سجدے نہیں ہوں گے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: امام نے طویل سجدہ کیا، مقتدی نے سر اوٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا، تو اگر سجدۂ اُولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اُولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اوٹھا لیا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے، اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہوجائے گی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤١٩.

2 ...... المرجع السابق، ص٤١٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج٢، ص٩٠.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۹: مقتدی نے سجدہ میں طُول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اُٹھا کر دوسرے میں گیا، اب مقتدی نے سر اوٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا، اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

(۱) تکبیرات عیدین۔

(۲) قعدۂ اُولیٰ۔

(۳) سجدۂ تلاوت۔

(۴) سجدۂ سہو۔

(۵) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔[2] (عالمگیری، صغیری) مگر قعدۂ اُولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آ گیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ ۵۱: چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔

(۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔

(۳) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(۴) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔[3] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج۲، ص۹۰.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۵۲: نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بجالائے۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھانا۔

(۲) ثنا پڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔

(۳) رکوع۔

(۴) سجود کی تکبیرات و

(۵) تسبیحات۔

(۶) تسمیع۔

(۷) تشہد پڑھنا۔

(۸) سلام پھیرنا۔

(۹) تکبیرات تشریق۔[1] (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۵۳: مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا، تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا، مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو، اعادہ نہ کرے، ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام و قوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں، ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔[4] (عالمگیری)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج۲، ص۹۰.

2...... المرجع السابق. 3...... المرجع السابق.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج۱، ص۹۳.

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداود اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے، تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔'' (1)

ابن ماجہ و دارقطنی کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''جس کو قے آئے یا نکسیر ٹوٹے یا مذی نکلے، تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے، بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔'' (2)

اور بہت سے صحابۂ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروقِ اعظم و مولیٰ علی و عبداللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و مکحول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (3) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱: جس رکن میں حدث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم (5) ہو، بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث مُوجبِ وُضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نادر نہ ہو۔

(۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب۔

(۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب استئذان المحدث للإمام، الحديث: ١١١٤، ج١، ص٤١٢.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء في البناء على الصلاة، الحديث: ١٢٢١، ج٢، ص٦٩.

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج١، ص ٦٤٢ ـ ٦٥٣.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣.

5 ...... یعنی نہ پائی گئی۔

(۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔

(۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو۔

(۷) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱) حدث کے بعد صاحبِ ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری)

ان شرائط کی تفریعات

مسئلہ ۳: نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہوسکتی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: اگر وہ حدث نادر الوجود ہو، جیسے قہقہہ و بے ہوشی وجنون، تو بنا نہیں کرسکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہ حدث سماوی نہ ہو، خواہ اس مُصلّی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر مونھ قے کردی یا نکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبا دی کہ اس سے مواد بہا یا گھٹنے میں پُھڑیا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ بہی) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے، تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے، بنا نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چُبھا یا سجدہ میں پیشانی میں چُبھا اور خون بہا یا بھڑ نے کاٹا اور خون بہا، تو بنا نہیں ہوسکتی۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣، وغيره.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣، ٩٤.

4 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٤.

مسئلہ ۶: بلا اختیار بھر مونھ قے ہوئی تو بنا کرسکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کرسکتا، نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کرسکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا، نماز فاسد ہوگئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہوگئی یا قطرہ آگیا، تو بنا نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس ہوگیا، تو اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کرسکتا اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کرسکتا ہے اور اگر خارج وحدث دونوں سے ہے، تو بنا نہیں ہوسکتی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کپڑا ناپاک ہوگیا، دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے، تو اگر فوراً بدل لیا ہوگئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا، نماز فاسد ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اُٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھا، یا وضو کے لیے جانے یا واپسی میں قراءت کی، نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کرسکتا، سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا، تو بنا میں حرج نہیں۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا، تو اب بنا نہیں ہوسکتی۔[5] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دور جگہ گیا بنا نہیں کرسکتا یوہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پیا، تو بنا نہیں ہوسکتی۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہوسکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا، مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی، مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں، تو نماز گئی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣ ـ ٩٤، وغيره.

2 ...... المرجع السابق، ص٩٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص٩٤.

5 ...... المرجع السابق، ص٩٣. و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٣.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٤.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: کوآں نزدیک ہے، مگر پانی بھرنا پڑے گا اور رکھا ہوا پانی دُور ہے، تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے، مگر حوض پر وضو کے لیے گیا اور اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے، تو بنا کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا، دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا، اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کردے، ورنہ کھلا چھوڑ دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: وضو کرنے میں سُنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے، البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے، بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی، تو فاسد نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھا لیا تو سرے سے پڑھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسجد میں پانی ہے، اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھا لایا تو بنا کرسکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔ یو ہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کرسکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: موزہ پر مسح کیا تھا، نماز میں حدث ہوا، وضو کے لیے گیا، اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمّم

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٤.
2 ...... المرجع السابق، ص٩٤-٩٥.
3 ...... المرجع السابق، ص٩٥.
4 ...... المرجع السابق، ص٩٤.
5 ...... المرجع السابق، ص٩٥.
6 ...... المرجع السابق.
7 ...... المرجع السابق.

سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا، حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی، تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا، اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو مابقی[2] پڑھ لے۔[3] (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا، تو مُصلّے سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحبِ ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمّم کیا تھا اور سراب[5] پر نظر پڑی اور اُسے پانی گمان کیا، یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا، ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے، تو نماز فاسد ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا، اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا، نماز باطل ہوگئی، اس پر بنا نہیں کرسکتا۔[7] (درمختار)

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱: نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز نمازِ جنازہ ہو۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲: جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں استخلاف بھی صحیح نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو شخص اس محدث کا امام ہوسکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہوسکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہوسکتا۔[10] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٥.

2 ...... یعنی جو بقیہ نماز رہ گئی ہو۔

3 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج١، ص٦٠.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٧.

5 ...... یعنی ریتلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٧.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٤٣.

8 ...... المرجع السابق، ص٤٢٥.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٥.

10 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴: جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کرکے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے، خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میدان میں نماز ہورہی ہے، تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا، خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہو، استخلاف ہوسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں، امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا، بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ استخلاف صحیح نہ ہوا قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا، تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سُترہ یا موضع سجود سے متجاوز نہ ہوا ہو۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہیں، بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم میں ہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنادیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کرکے کھڑا ہوگیا تو یہ خلیفہ امام ہوگیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لیے جو حد مقرر کی گئی ہے، اس سے ابھی متجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی خلیفہ بنا، نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے، یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص کرلے، تو ہوسکتی ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کرکے مسجد سے باہر ہوگیا، اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کرلی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں، سب کی نمازیں فاسد ہوگئیں، اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اوّل کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٥.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٥.

3 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٥.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٦.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

پہلے امام باہر ہوگیا تو سب کی نمازیں فاسد ہوگئیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام کے لیے اَولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے، بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کرلیا، تو ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے، مسبوق وہیں سے شروع کرے، رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے، لہٰذا امام اسے اشارے سے بتا دے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک اُنگلی سے اشارہ کرے دو ہوں، تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لیے پیشانی پر، قراءت کے لیے مونھ پر، سجدۂ تلاوت کے لیے پیشانی و زبان پر، سجدۂ سہو کے لیے سینہ پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو، تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ کیا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے، تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مسبوق کو خلیفہ کیا، تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدرک کو مقدم کردے، کہ وہ سلام پھیرے۔[5] (عالمگیری، وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا، جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں، تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں، ایک امام کا قعدۂ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی، چار رکعت والی نماز میں، چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۶: مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا، یا قصداً حدث کیا، یا کلام کیا، یا مسجد سے باہر ہوگیا، تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہوگئی۔ رہا امام اوّل، وہ اگر ارکانِ نماز سے فارغ ہوگیا ہے، تو اس کی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.

3 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٥.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ج٢، ص٤٤١.

بھی ہوگئی، ورنہ گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں، یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے، اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی، تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا، تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تنہا نماز پڑھ رہا تھا، حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی، تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا، اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا، مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلاقراءت پڑھیں، اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے، تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا، یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی، تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی، سرے سے پڑھے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر شدّت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا، تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، استخلاف جائز نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے، تو استخلاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ١، ص ٩٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص ٩٦-٩٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ج ٢، ص ٤٤١.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ٢، ص ٤٢٩.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ٢، ص ٤٣٠.

ناجائز۔[1] (درمختار)

مسئلہ۲۴: امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے، یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے، تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے۔ یوہیں منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔[2] (درمختار)

مسئلہ۲۵: نماز میں امام کا انتقال ہو گیا، اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔[3] (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث۱: صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءت قرآن۔''[4]

حدیث۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز میں ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو سلام کیا کرتے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) جواب دیتے، جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا، عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سلام کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ ملا؟) فرمایا: ''نماز میں مشغولی ہے۔''[5]

اور ابوداود کی روایت میں ہے فرمایا: کہ ''اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے، ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے، اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو، اس کے بعد سلام کا جواب دیا'' اور فرمایا: ''نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے، تو جب تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔''[6]

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٣٣.

3 ...... "ردالمحتار"

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب تحريم الكلام في الصلاة... إلخ، الحديث: ٥٣٧، ص٢٧٢.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب مناقب الأنصار، باب هجرة الحبشة، الحديث: ٣٨٧٥، ج٢، ص٥٨١.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ردالسلام في الصلاة، الحديث: ٩٢٤، ج١، ص٣٤٨.

حدیث ۳: امام احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''دو سیاہ چیزیں، سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔'' [1]

احکام فقہیّہ

احکام فقہیہ: کلام مفسد نماز ہے، عمداً ہو یا خطاءً یا سہواً، سوتے میں ہو، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا، یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا، غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱: کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہیں، مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا، نماز جاتی رہی۔ [3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہوگئی، البتہ مکروہ تحریمی ہوئی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۳: کلام وہی مفسد ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا، تو نماز جاتی رہی۔ [6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: کسی شخص کو سلام کیا، عمداً ہو یا سہواً، نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ بھول کر السّلام کہا تھا کہ یاد آیا سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ [7] (عالمگیری)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب العمل في الصلاة، الحديث: ٩٢١، ج١، ص٣٤٨.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاةوما يكره فيها، ج٢، ص٤٤٥ـ٤٤٧.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٤٦.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٨.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٤٩. وغيره

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٨.

مسئلہ ۶: مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا، نماز فاسد ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تصوّر کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، نماز فاسد ہوگئی، اس پر بنا بھی جائز نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کر لے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مُصلّی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے **یَرْحَمُکَ اللّٰہ** کہا، نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے **یَرْحَمُکَ اللّٰہ** کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلّی نے **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** کہا، نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا، تو جاتی رہی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے **یَرْحَمُکَ اللّٰہ** کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین، نماز فاسد ہوگئی۔[7]

مسئلہ ۱۳: نماز میں چھینک آئے، تو سکوت کرے اور الحمدللہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمدللہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی، یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب **سُبْحَانَ اللّٰہ** یا **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ**

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸.

4 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۵۰.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق.

یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہا، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے، زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر، یا سبحان اللہ پڑھا، نماز فاسد نہ ہوئی۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۱۶: بُری خبر سُن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا، یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ، یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا ﴿ اَلْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ ﴾[3] یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا ﴿ وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِیْدٍ ﴾[4] یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام یحییٰ ہے، اس سے کہا ﴿ یٰـیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ﴾[5] موسیٰ نام ہے، اس سے کہا ﴿ وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی ﴾[6] نماز فاسد ہوگئی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کا نام مبارک سُن کر جل جلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سُن کر درود پڑھا، یا امام کی قراءت سُن کر صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُـہ کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر اذان کا جواب دیا، نماز فاسد ہوجائے گی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: شیطان کا ذکر سُن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع وسوسہ کے لیے لَا حَـوْلَ پڑھی، اگر امور دنیا کے لیے ہے، نماز فاسد ہوجائے گی اور امور آخرت کے لیے، تو نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: چاند دیکھ کر رَبِّـی وَرَبُّکَ اللّٰـہ کہا، یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی بیمار نے اُٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں بترتیب پائی جاتی ہے، بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہوگئی، جیسے ﴿ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ ﴾[11] اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو اگر چہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

2 ...... "غنية المتملي"، کتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص٤٤٩.

3 ...... پ١٤، النحل: ٨. 4 ...... پ١٧، الحج: ٤٥. 5 ...... پ١٦، مريم: ١٢.

6 ...... پ١٦، طٰه: ١٧. 7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٥٨.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦٠.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦٠.

10 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

11 ...... پ٢٩، المرسلت: ٢ ـ ١.

نماز فاسد نہ ہوئی، مگر گنہگار رہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: نماز میں زبان پر نعم یا ارے یا ہاں جاری ہوگیا، اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے، فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مصلّی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کولقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کولقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: اگرلقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا، بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: اپنے امام کولقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں، ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔ یوہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کولقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔[8]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٠.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٦٢، وغيره.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦١، وغيره.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦١.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب... إلخ، ج٢، ص٤٦٢.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

(عالمگیری، ردالمحتار) مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو گئی۔

مسئلہ ۲۸: لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ ۲۹: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے، مثلاً **اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ** اور جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے، مفسد نماز ہے، مثلاً **اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ یا اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ** .[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: آہ، اوہ، اُف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز وحروف نہیں نکلے، تو حرج نہیں۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یوہیں چھینک کھانسی جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: جنت ودوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۳: امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے مفسد نہیں، مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں، جیسے اف، تف، تو مفسد ہے۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۳۵: کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے اح مفسد نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لیے

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٠.

3...... المرجع السابق، ص١٠١، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: المواضع التى لا يجب فيها ردالسلام، ج٢، ص٤٥٥.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٥٦.

5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق.

7...... "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص٤٥١.

کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔[3] (عالمگیری، درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ ۳۸: صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔[4] (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ لیا اور کچھ آیات توریت وانجیل کی، جن میں ذکر الٰہی ہے پڑھیں، تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۹: عملِ کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عملِ قلیل مفسد نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہہ وشک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۰: کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا، نماز جاتی رہی۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۴۱: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔[7] (درمختار) یوہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے، نماز فاسد ہوگئی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا، مفسد نماز

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٥٥، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦٣.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠١.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٩.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠١.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٦٤، وغيره.

6 ...... "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص٤٥٢.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٦٦.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، و مطلب في التشبه باهل الكتاب، ج٢، ص٤٦٦.

ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہوگیا، نماز جاتی رہی۔[1] (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے، اگرچہ معاً[2] ڈھانک لے، اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۳: دو کپڑے ملا کر سیے ہوں ان میں استر[3] ناپاک ہے اور ابرا[4] پاک، تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہوسکتی، جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سِلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے، جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: نجس زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا، اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بُو آتی ہے، تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو۔[6] (منیہ)

مسئلہ ۴۵: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے مونھ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔[8] (درمختار، عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، ج۲، ص۴٦٧. وغيره

2 ...... فوراً۔

3 ...... نیچے کی تہ۔ 4 ...... اوپر کی تہ۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، و مطلب في التشبه باهل الكتاب، ج۲، ص۴٦٧.

6 ...... "منية المصلي"، حكم ما اذا كان تحت قدمى المصلي نجس، ص۱۷۰.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب المواضع التى لا يجب... إلخ، ج۲، ص۴٦٢.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۲.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴٦٢.
''کافی'' اور ''فتح القدیر'' کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہوگئی اور یہی حکم روزہ کا ہے اور یہ قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور احتیاط ضروری ہے۔۱۲ منہ

مسئلہ ۴۷: نماز سے پیشتر [1] کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نگل لیے تھے، صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اُس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ موںھ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے، نماز فاسد ہوگئی۔ گوند موںھ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے، نماز جاتی رہی۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس (۴۵) درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث کا گمان ہوا اور موںھ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہوگی۔ [3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۹: قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا، پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگر چہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صُفوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یوہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا، نماز فاسد ہوگئی۔ [4] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا، تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ ہٹا تو فاسد ہوگئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا، پہلی نماز فاسد ہوگئی، مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحبِ ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی، بلکہ دونوں

---

1 ...... پہلے۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۲.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴٦۸.
و "الفتاوی الرضویة (الجدیدة)"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٦، ص۷۵، وغیرھما.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، مطلب في التشبه باھل الکتاب، ج۲، ص۴٦۸.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، مطلب في التشبه باھل الکتاب، ج۲، ص۴٦۹.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۷۰.

صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یوہیں اگر تنہا نماز پڑھتا تھا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یوہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[4] (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۶: کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا دو ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگئی، لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے، تو فاسد نہ ہوئی۔[5] (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۷: گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی، نماز فاسد ہوگئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا، نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا، فاسد نہ ہوئی۔[6] (منیہ، قاضی خاں)

مسئلہ ۵۸: تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔[7] (غنیہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۶۲.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۷۰.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، مطلب في المشي في الصلاۃ، ج۲، ص۴۷۰.

4 ...... "منیۃ المصلي"، بیان مفسدات الصلاۃ، ص۴۱۴، و "غنیۃ المتملي"، مفسدات الصلاۃ، ص۴۴۲.

5 ...... "منیۃ المصلي"، بیان مفسدات الصلاۃ، ص۴۱۵، و "غنیۃ المتملي"، مفسدات الصلاۃ، ص۴۴۳.

6 ...... "منیۃ المصلي"، المرجع السابق، و "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الصلاۃ، فصل فیما یفسد الصلاۃ، ج۱، ص۶۴.

7 ...... "غنیۃ المتملي"، مفسدات الصلاۃ، ص۴۴۴.

مسئلہ ۵۹: نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا، اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا، نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا، نماز جاتی رہی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: موت وجنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے، ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا، جبکہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کرلیا ہو، یا بلاعذر شرط کو ترک کیا، یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کرلیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا، یہاں تک کہ امام کیساتھ سلام پھیر دیا، یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدۂ سہو میں متابعت کی، یا قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا، یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۲: سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔[4] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۳: سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۵: موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشى في الصلاة، ج٢، ص٤٧٢.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٢. وغيره

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

6 ...... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٨.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

مسئلہ ۶۶: گھوڑے کے مونھ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اتار دی نماز جاتی رہی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔[2] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۸: تکبیرات انتقال میں اللّٰہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا آللّٰہ یا آکبر کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہوجائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔[3] (درمختار وغیرہ) قراءت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہوجائیں، نماز فاسد کردیتی ہے، اس کے متعلق مفصّل بیان گزر چکا۔

مسئلہ ۶۹: نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود[4] سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، کُتّا ہو یا گدھا۔[5] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۷۰: مصلّی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔

حدیث میں فرمایا: کہ ''اس میں جو کچھ گناہ ہے، اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا''، راوی کہتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔'' [6] یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی اور بزار کی روایت میں چالیس برس[7] کی تصریح ہے۔ اور

ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے؟ تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔'' [8]

امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں: ''نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔'' [9]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج۱، ص۱۰۳.

2 ...... المرجع السابق، ص۱۰٤، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٨.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ويكره فيها، ج۲، ص٤٧٣، وغيره.

4 ...... موضع سجود سے کیا مراد ہے یہ آگے مذکور ہوگا۔۱۲ منہ

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص٤٨٠.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب منع المارين يدى المصلي، الحديث: ٥٠٧، ص٢٦٠.

7 ...... "مسند البزار"، مسند زيد بن خالد الجهني رضى الله تعالىٰ عنه، الحديث: ٣٧٨٢، ج٩، ص٢٣٩.

8 ...... "سنن ابن ماجه"، ابواب اقامة الصلوات و السنة فيها، باب المرور بين يدي المصلي، الحديث: ٩٤٦، ج۱، ص٥٠٦.

9 ...... "الموطا"، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب التشديد في ان يمر احد بين يدي المصلي، الحديث: ٣٧١، ج۱، ص١٥٤.

امام مالک سے روایت صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکّہ میں دیکھا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابطح میں چمڑے کے ایک سُرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا اسے مونھ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مونھ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپاؤں کو نیزے کے اُس طرف سے گزرتے دیکھا۔[1]

مسئلہ ۷۱: میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے، مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۲: کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں، جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو، تو حرج نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۳: مصلّی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا، اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلّی کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلّی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔[5] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۷۵: سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا[6] ہو۔[7] (درمختار ردالمحتار)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي و الندب إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٢٥٠ـ(٥٠٣)، ص٢٥٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٩.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص ٤٨٠.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.

6 ...... یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے: سنت یہ ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٤.

مسئلہ ۷۶: امام ومنفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں اور سُترہ نزدیک ہونا چاہیے، سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۷: اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۸: اگر سُترہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے، تو اسی کو سامنے رکھ لے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے، اس کو جدید سُترہ کی حاجت نہیں، تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے، جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔[5] (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصلّی کی طرف ہو کہ مصلّی کی طرف مونھ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۱: سوار اگر مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے، تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلّی کے آگے کرلے اور اس طرف سے گزر جائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲: دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے، تو مصلّی سے جو قریب ہے وہ گناہ گار ہوا اور دوسرے کے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٤. وغيره

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٥.
ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائیگا بلکہ اس لیے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے۔۱۲

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٥.
اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ بٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنا، جائز نہ ہوگا، ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے جو سترہ کے لیے درکار ہے، تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔۱۲ منہ

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٧، وغيره.

5 ...... "غنية المتملي"، فصل كراهية الصلاة، ص٣٦٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.

لیے یہی سُترہ ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سُترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھا لے، اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سُترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کرسکتا، تو اسے کھڑا کرکے مصلّی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ ۸۵: اگلی صف میں جگہ تھی، اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا ہے، کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸۶: جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سُترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اَولیٰ سُترہ قائم کرنا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸۷: نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص مصلّی اور سُترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، خواہ **سبحان اللّٰہ** کہے یا جہر کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عملِ کثیر ہوگیا، تو نماز ہی جاتی رہی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے، عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے، یعنی دہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح، تو بھی فاسد نہ ہوئی،

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٣.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٣.

4 ...... المرجع السابق، ص٤٨٧.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٥.

مگر خلافِ سُنّت ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ۸۹: مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔[2] (ردالمحتار)

مکروہات کا بیان

حدیث۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔[3]

حدیث۲: شرح سنہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کی راحت ہے۔'' [4]

حدیث۳: بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی روایت کرتے ہیں، کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟' فرمایا: یہ اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لے جاتا ہے۔'' [5]

حدیث۴: امام احمد و ابو داود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم بافادۂ تصحیح ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو بندہ نماز میں ہے، اللہ عزوجل کی رحمتِ خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا مونھ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔'' [6]

حدیث۵: امام احمد باسناد حسن و ابو یعلیٰ روایت کرتے ہیں، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ''مجھے میرے

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص٤٨٦.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج۲، ص٤٨٢.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب كراهية الاختصار في الصلاة، الحديث: ٥٤٥، ص٢٧٦.
و "صحيح البخاري"، كتاب العمل في الصلاة، باب الخصر في الصلاة، الحديث: ١٢١٩، ج١، ص٤١١.

4...... "شرح السنة"، كتاب الصلاة، باب كراهية الاختصار في الصلاة، الحديث: ٧٣١، ج٢، ص٣١٣.
یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت۔ کذا فسرہ الائمۃ ۱۲ منہ

5...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الإلتفات في الصلاة، الحديث: ٧٥١، ج١، ص٢٦٥.

6...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الإمامة... إلخ، باب لايزال الله، مقبلاً على العبد مالم يلتفت... إلخ، الحديث: ٨٩٦، ج١، ص٥٠٤.

خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا، مُرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتّے کی طرح بیٹھنے اور اِدھر اُدھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔'' (1)

حدیث ۶: بزار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! کس کی طرف التفات کرتا ہے، کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے، جس کی طرف التفات کرتا ہے، پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے، پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے، اللہ عزوجل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔'' (2)

حدیث ۷: ترمذی باسنادِ حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اے لڑکے! نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔'' (3)

حدیث ۸ تا ۱۲: بخاری و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''کیا حال ہے؟ اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔'' (4) اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابوہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۳: امام احمد و ابوداود و ترمذی بافادۂ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے، کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔'' (5)

حدیث ۱۴: صحاح ستہ میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کنکری نہ چھوؤ اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔'' (6)

1...... "مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب ما ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحديث: ٢٤٢٥، ج٢، ص٢٣٢.

2...... "مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحديث: ٢٤٢٦، ج٢، ص٢٣٢.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ما ذكر في الإلتفات في الصلاة، الحديث: ٥٨٩، ج٢، ص١٠٢.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، الحديث: ٧٥٠، ج١، ص٢٦٥.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة... إلخ، باب ماجاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، الحديث: ٣٧٩، ج١، ص٣٩٠، عن أبي ذر رضى الله عنه.

6...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب مسح الحصي في الصلاة، الحديث: ٩٤٦، ج١، ص٣٥٦.

حدیث ۱۵: صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا: ''ایک بار اور اگر تُو اس سے بچے، تو یہ سو اونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔'' [1]

حدیث ۱۶ و ۱۷: مسلم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے، کہ شیطان مونھ میں داخل ہو جاتا ہے۔'' [2]

اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ھا نہ کہے، کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔'' [3]

اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے، اس کے بعد فرمایا: کہ ''مونھ پر ہاتھ رکھ دے۔'' [4]

حدیث ۱۸ و ۱۹: امام احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے، تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے۔'' [5] اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۲۰: صحیح بخاری میں شقیق سے مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا، جب اس نے نماز پڑھ لی، تو بُلایا اور کہا: ''تیری نماز نہ ہوئی۔'' راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ [6]

حدیث ۲۱ تا ۲۴: بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید و عمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، حکم فرمایا: کہ ''پورا رکوع کرے اور فرمایا: یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملّت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر

---

1. ...... "صحيح ابن خزيمه"، أبواب الافعال المباحة في الصلاة، باب الرخصة في مسح الحصي في الصلاة مرة واحدة، الحديث: ٨٩٧، ج٢، ص٥٢.
2. ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٥٩ـ(٢٩٩٥)، ص١٥٩٧.
3. ...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الحديث: ٣٢٨٩، ج٢، ص٤٠٢.
4. ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب ما يكره في الصلاة، الحديث: ٩٦٨، ج١، ص٥١٥.
5. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية التشبيك... إلخ، الحديث: ٣٨٦، ج١، ص٣٩٦.
6. ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب اذا لم يتم الركوع، الحديث: ٧٩١، ٨٠٨، ص٢٧٧، ٢٨٤.

پر مرے گا، پھر فرمایا: جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے، جو کچھ کام نہیں دیتیں۔'' (1)

حدیث ۲۵: امام احمد ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سب میں بُرا وہ چور ہے، جو اپنی نماز سے چراتا ہے، صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چُراتا ہے؟ فرمایا: کہ ''رکوع وسجود پورا نہیں کرتا۔'' (2)

حدیث ۲۶: امام مالک واحمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا: کہ ''شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی، اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چُرائے گا؟ فرمایا: یوں کہ رکوع وسجود تمام نہ کرے۔'' (3) اسی کے مثل دارمی کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۲۷: امام احمد نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا، جس میں رکوع وسجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔'' (4)

حدیث ۲۸: ابوداود وترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔'' (5) دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے۔ (6)

حدیث ۲۹: ترمذی نے روایت کی، کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: ''ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا، فرمایا: اے افلح! اپنا مونھ خاک آلود کر۔'' (7)

حدیث ۳۰: ابن ماجہ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے

---

1 ...... "كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٢٤٢٦، ج٨، ص٨٣.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبي قتاده الانصاری، الحديث: ٢٢٧٠٥، ج٨، ص٣٨٦.

3 ...... "الموطا" لإمام مالك، كتاب قصد الصلاة في السفر، باب العمل في جامع الصلاة، الحديث: ٤١٠، ج١، ص١٦٤.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث طلق بن على، الحديث: ١٦٢٨٣، ج٥، ص٤٩٢.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الصف بين السواري، الحديث: ٢٢٩، ج١، ص٢٦٤.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواري، الحديث: ٦٧٣، ج١، ص٢٦٧.

7 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية النفخ... إلخ، الحديث: ٣٨١، ج١، ص٣٩٢.

ہیں: ''جب تُو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔''[1] بلکہ ایک روایت میں ہے، جب مسجد میں انتظارِ نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔[2]

حدیث ۳۱: صحاح ستّہ میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔''[3]

حدیث ۳۲: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، مونھ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔''[4]

حدیث ۳۳: ابوداود و نسائی و دارمی عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرلے، جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔''[5]

حدیث ۳۴: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمھارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمھارے لیے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا۔''[6] (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵: ابوداود اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ ''مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔''[7]

حدیث ۳۶: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔''[8]

1...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب مايكره في الصلاة، الحديث: ٩٦٥، ج١، ص٥١٤.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٣.

3...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة، الحديث: ٨١٦، ج١، ص٢٨٦.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف، الحديث: ٨١٢، ج١، ص٢٨٥.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ٨٦٢، ج١، ص٣٢٨.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الإقعاء بين السجدتين، الحديث: ٢٨٢، ج١، ص٣٠٩.

7...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيقا يتذربه، الحديث: ٦٣٦، ج١، ص٢٥٧.

8...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد، الحديث: ٣٥٩، ج١، ص١٤٥.

حدیث ۳۷: صحیح بخاری میں اونھیں سے مروی، فرماتے ہیں: ''جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے، یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو، تو اِدھر کا کنارہ اُدھر اور اُدھر کا اِدھر کر لے۔'' (1)

حدیث ۳۸: عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کی، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اس پر فرمایا: ''کیا تمھارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انھیں پہنتے؟ عرض کی، ہاں ہیں۔ تو فرمایا: بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی، اللہ (عزوجل) کے لئے۔'' (2)

حدیث ۳۹: امام احمد کی روایت ہے، کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ''ایک کپڑے میں نماز سُنت ہے یعنی جائز ہے، کہ ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (3)

حدیث ۴۰: ابوداود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے، اسے اللہ (عزوجل) کی رحمت حل میں ہے، نہ حرم میں۔'' (4)

حدیث ۴۱: ابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے، ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو، وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔'' کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کیا ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: ''وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا، جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔'' (5) (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گِٹے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں: کہ ''وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ٣٦٠، ج١، ص١٤٥.

2 ...... "المصنف" لعبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب ما يكفي الرجل من الثياب، الحديث: ١٣٩٢، ج١، ص٢٧٤.

3 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث المشايخ، الحديث: ٢١٣٣٤، ج٨، ص٦٠.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ٦٣٧، ج١، ص٢٥٧.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ٦٣٨، ج١، ص٢٥٧.

کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔'' [1]

حدیث ۴۲: ابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔'' [2]

احکام فقہیّہ

احکامِ فقہیہ: (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، (۲) کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، (۳) کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ۱: اگر کُرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔[4] (مستفاد من الدر)

مسئلہ۲: رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: (۴) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا (۵) دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔[6] (درمختار)

1- ...... "لمعات"،

2- ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب المصلي إذا خلع نعليه... إلخ، الحديث: ٦٥٤، ج١، ص٢٦٢.

3- ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٥ ـ ١٠٦.

4- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة و ما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٨.

5- ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريمية و التنزيهية، ج٢، ص٤٨٨.

6- ...... المرجع السابق، ص٤٩٠، و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الصلاة، ج٧، ص٣٨٥.

مسئلہ ۴: (۶) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت، یا (۷) غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔[1] حدیث میں ہے، ''جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلا جانا ہو، تو پہلے بیت الخلا کو جائے۔''[2] اس حدیث کو ترمذی نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابوداود ونسائی و مالک نے بھی اس کے مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ ۵: نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے، قضائے حاجت مقدم ہے، اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے، نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز[3] میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب اور اگر اسی طرح پڑھ لی، تو گناہ گار ہوا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: (۸) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہوگئی۔[5]

مسئلہ ۷: (۹) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سُنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: (۱۰) اُنگلیاں چٹکانا، (۱۱) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، مکروہ تحریمی ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: (۱۲) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۲.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء إذا أقيمت الصلاة... إلخ، الحديث: ۱۴۲، ج۱، ص۱۹۲.

3 ...... یعنی نماز کے دوران۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۲.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۲.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۳.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۳، وغيره.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۳، وغيره.

9 ...... المرجع السابق، ص۴۹۴.

مسئلہ ۱۱: (۱۳) اِدھر اُدھر مونھ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونھ نہ پھیرے، صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، (۱۴) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۲: (۱۵) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کُتّے کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا، (۱۶) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، (۱۷) کسی شخص کے مونھ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو مصلّی کی طرف مونھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلّی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلّی پر ہے، ورنہ اس پر۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا مونھ مصلّی کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلّی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: (۱۸) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: (۱۹) اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو،[4] مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) یوہیں ناک اور مونھ کو چُھپانا، (۲۱) اور بے ضرورت کھنکار نکالنا، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔[5] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٥ـ٤٩٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٧.

3 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص٧٩،

4 ...... صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''فتاویٰ امجدیہ'' میں فرماتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار رہتا ہے مگر تحقیق یہ ہے: کہ ''اعتجار اس صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔''
("فتاویٰ امجدیہ"، كتاب الصوم، ج١، ص٣٩٩).

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٦.

مسئلہ۱۶: (۲۲) نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ مونھ پر رکھ دے یا آستین سے مونھ چھپالے، قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔[1] (مراقی الفلاح)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''جماہی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔''[2] اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا، بلکہ بعض روایتوں میں ہے، کہ ''شیطان مونھ میں گُھس جاتا ہے۔''[3] بعض میں ہے، ''شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔''[4]

علماء فرماتے ہیں: کہ ''جو جماہی میں مونھ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مونھ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا مونھ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے۔'' اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۷: (۲۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ (۲۴) یوہیں مصلّی[6] کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلّق[7] ہو، یا (۲۵) محل سجود[8] میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (۲۶) یوہیں مصلّی کے آگے، یا (۲۷) داہنے، یا (۲۸) بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، (۲۹) اور پسِ پُشت[9] ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہا کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔[10] (عامۂ کتب)

---

1 ...... "مراقي الفلاح" شرح "نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص ۸۰.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ۲۹۹٤، ص۱۵۹۷.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ۲۹۹۵، ص۱۵۹۷.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب ما يستحب من العطاس... إلخ، الحديث: ۶۲۲۳، ج٤، ص۱۶۲.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ومطلب إذا تردد الحكم بين سنة... إلخ، ج۲، ص٤۹۸.

6 ...... نمازی۔

7 ...... آویزاں۔

8 ...... سجدے کی جگہ۔

9 ...... پیچھے۔

10 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۵۰۲ ـ ۵۰٤، وغيرهما.

مسئلہ ۱۸: اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: جس تکیہ پر تصویر ہو، اسے منصوب[2] کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کردے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھوڈالا ہو، کراہت نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز[6] جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کردی کہ مثل طوق کے بن گئی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھوں، ہاتھ، پاؤں جُدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٣، وغيره.

2 ...... یعنی کھڑا۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٣.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤.

6 ...... یعنی ابھی تک۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٤.

مکروہ نہ ہوگی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت[2] میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلّی کے آگے قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔[3] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ ''جس گھر میں کُتّا ہو یا تصویر، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔'' [4] یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ ۲۸: روپے اشرفی اور دیگر سکّے کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت وضرورت وغیرہما مستثنیٰ ہیں، رہا تصویر بنانا یا بنوانا، وہ بہر حال حرام ہے۔[6] (ردالمحتار) خواہ دستی[7] ہو یا عکسی[8]، دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰: (۳۰) اُلٹا قرآن مجید پڑھنا، (۳۱) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (۳۲) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا، یا (۳۳) رکوع میں قراءت ختم کرنا، (۳۴) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ ۳۱: (۳۵) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کُرتا یا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو

---

1. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤.
2. ...... یعنی ذلّت کی جگہ۔
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.
   و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٣.
4. ...... "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، الحديث: ٤٠٠٢، ج٣، ص١٩.
5. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٦.
6. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٦.
   اس کے متعلق دیگر احکام انشاء اللہ تعالٰی کتاب الحظر میں مذکور ہونگے ۱۲۔
7. ...... یعنی ہاتھ کے ذریعہ۔
8. ...... یعنی فوٹو۔

دوسرا کپڑا نہیں، تو معافی ہے۔[1] (عالمگیری،غنیہ)

مسئلہ۳۲: (۳۶) امام کوکسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔[2] (عالمگیری) (۳۷) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا، پھر صف میں داخل ہوا، یہ مکروہ تحریمی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۳۳: (۳۸) زمین مغصوب[4]، یا (۳۹) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جُتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۴۰) قبر کا سامنے ہونا، اگر مصلّی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۳۴: (۴۱) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم۔[6] (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ۳۵: (۴۲) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم۔[8] (۴۳) یوہیں انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے، بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے، اب بعض دیگر مکروہات بیان کیے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں اختلاف ہے، مگر راجح تنزیہی ہے۔ (۱) سجدہ یا رکوع میں بلاضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا، ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ۳۶: (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰٦، و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص۳٤۸.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸.

4 ...... یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص٥٤. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج٥، ص۳۱۹.

6 ...... "البحرالرائق"، كتاب الدعوى، ج۷، ص۳٦٤.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب تكره الصلاة في الكنيسة، ج۲، ص٥۳.

8 ......الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز مکروہِ تنزیہی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج۷، ص۳۵۸ تا ۳٦۰ ۔۔۔ علمیه

کراہت نہیں۔[1] (متون)

مسئلہ ۳۷: (۳) مونھ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: (۴) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان[3] چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی، تو مستحب ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: (۵) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبّر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضایقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ ریا نہ آنے پائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا، بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلّی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے۔[8] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۱، ص۱۹۸.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريميّة و التنزيهيّة، ج۲، ص۴۹۱.

3 ...... یعنی اہم۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريمية و التنزيهية، ج۲، ص۴۹۱.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۵.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۵.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۵، وغيره.

مسئلہ ۴۳: (۶) نماز میں اُنگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب اُنگلیاں بطورِ مسنون اپنی جگہ پر ہوں، اس میں کچھ حرج نہیں، مگر خلافِ اَولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴: نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث میں عقدِ انامل[2] کا حکم ہے اور یہ کہ اُنگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔[3] (ردالمحتار، حلیہ)

مسئلہ ۴۵: تسبیح رکھنے میں حرج نہیں، جب کہ ریا کے لیے نہ ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: (۸) نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: (۹) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو۔[8] (مراقی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔[9] (منتقی، ذخیرہ، محیط رضوی، طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ ۴۹: (۱۰) اسبال یعنی کپڑا احد معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی، وہ نار میں ہے۔'' [10] اس حدیث کو بُخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٧، وغيره.

2 ...... یعنی انگلیوں پر گننا۔

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٧.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ج٢، ص٥٠٨.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٩٧.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٩٨.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.

8 ...... "مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص٨٠.

9 ...... "حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ص١٩٤.

10 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ١١٦٧٧، ج١١، ص٢٠٨.

آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔

مسئلہ ۵۰: (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقصد کھانسنا، یا (۱۳) کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کررہی ہے تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔[2]

مسئلہ ۵۱: (۱۵) صف میں منفرد[3] کو کھڑا ہونا مکروہ ہے، کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (۱۶) یوہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے، جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے، مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔[4] (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے، اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔[5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲: (۱۷) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (۱۸) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۳: (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا، (۲۰) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا، بلا عذر مکروہ ہے۔[7] (منیہ)

مسئلہ ۵۴: (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، مکروہ ہے۔[8] (منیہ)

مسئلہ ۵۵: (۲۲) بسم اللہ وتعوذ وثنا اور آمین زور سے کہنا، یا (۲۳) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا، مکروہ ہے۔[9] (غنیہ، عالمگیری)

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.
2. ...... "حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ص١٩٤.
3. ...... یعنی تنہا نماز پڑھنے والے۔
4. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.
5. ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج١، ص٣٠٩.
6. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.
و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٥.
7. ...... "منية المصلي"، بيان مكروهات الصلاة، ص٣٤٠.
8. ...... المرجع السابق، ص٣٤٩.
9. ...... "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٢.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ١٠٧.

مسئلہ ۵۶: (۲۴) بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے، جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔[1] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۷: (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر، (۲۶) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا، مکروہ ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: (۲۷) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا (۲۸) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں، البتہ مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: (۲۹) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تا کہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبّر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا، تو حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے۔ (۳۰) امام و مقتدی کو مکروہ۔[5] (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۶۱: (۳۱) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سُنّت ہے۔[6] (حلیہ)

مسئلہ ۶۲: (۳۲) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا، مستحب ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: (۳۳) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٣. وغيرها

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٩.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق.

6...... "الحلية"، كتاب الصلاة، فصل فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ج١، ص٣٢٨.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

8...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٩.

مسئلہ۶۴: (۳۴) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۶۵: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں۔[2] (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔

مسئلہ۶۶: (۳۵) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۶۷: (۳۶) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، (۳۷) یوہیں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ، اسے سُنّت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے، خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں، مکروہ ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۶۸: (۳۸) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلافِ سُنت ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۶۹: (۴۰) کعبۂ معظّمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ۷۰: (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۷۱: کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں، جب کہ باتوں سے دل

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸، وغیرہ.

2 ...... "غنیة المتملي"، کراهیة الصلاة، ص۳۵۳.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۹۹.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة و ما یکره فیها، مطلب إذا ترددالحکم... إلخ، ج۲، ص۵۰۰.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج۲، ص۵۰۰.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الخامس في آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج۵، ص۳۲۲.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸، وغیرہ.

بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا، مکروہ نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۲: (۴۲) تلوار و کمان وغیرہ حمائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: (۴۳) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۴: (۴۴) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو، (۴۵) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنۂ نجاست ہو، مکروہ ہے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا، یا (۴۷) ہاتھ سے بغیر عذر مکھی پسواڑانا مکروہ ہے۔[5] (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے مِلا دے گی۔

مسئلہ ۷۶: قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۷۷: (۴۸) ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔

مسئلہ ۷۸: (۴۹) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: (۵۰) عام راستہ، (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ، (۵۲) مذبح، [8] (۵۳) قبرستان، (۵۴) غسل خانہ،

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة... إلخ، ج۲، ص۵۰۹.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹.

3...... المرجع السابق، ص۱۰۸.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان السنة و المستحب، ج۲، ص۵۱۳.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع، فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲۵۹.

6...... "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ص۳۶۰.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان السنة و المستحب، ج۲، ص۵۱۳.

8...... یعنی جانور ذبح کرنے کی جگہ۔

(۵۵) حمام، (۵٦) نالا، (۵۷) مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، (۵۸) اصطبل، [1] (۵۹) پاخانہ کی چھت، (٦۰) اور صحرا میں بلاسُترہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع [2] میں نماز مکروہ ہے۔ [3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور مصلّی اور قبر کے درمیان کوئی شے سُترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سُترہ کوئی چیز حائل ہو، تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ [4] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۸۱: ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی، تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے، اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے، مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۲: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دُودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ [6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: کوئی مصیبت زدہ فریاد کررہا ہو، اسی نمازی کو پُکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پُکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا

1...... یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

2...... یعنی جگہوں۔

3...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۵۲ ـ ۵۵، وغیرہ.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس، ج۵، ص۳۲۰، و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص۳٦۳.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة في الارض المغصوبة... إلخ، ج۲، ص۵٤.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج۲، ص۵۱۳.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع، فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹.

7...... "الدرالمختار" و دالمحتار كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج۲، ص۵۱٤.

آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پُکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پُکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ۝ ﴾[3]

مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے، بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے۔

حدیث ۱ تا ۴: بُخاری و مُسلِم و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے، تو ملائکہ برابر اس پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلّے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔''[4] امام احمد و ابو یعلیٰ وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج٢، ص٥١٤.

2...... المرجع السابق.

3...... پ ١٠، التوبة: ١٨.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٦٤٧، ج١، ص٢٣٣.

و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلىٰ الصلاة، الحديث: ٥٥٩، ج١، ص٢٣٢.

جاتا ہے۔'' (1) انھیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (2)

حدیث ۶: مُسلِم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں، بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پہنچی، فرمایا: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔''، عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! ہاں ارادہ تو ہے، فرمایا: ''اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمھارے قدم لکھے جائیں گے۔ دوبارہ اس کو فرمایا، بنی سلمہ کہتے ہیں، لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔'' (3)

حدیث ۷: ابن ماجہ نے باسناد جید روایت کی، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: ''انصار کے گھر مسجد سے دُور تھے، انہوں نے قریب آنا چاہا۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ﴾ (4)

جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے، وُہ اور ان کے نشانِ قدم ہم لکھتے ہیں۔

حدیث ۸: بُخاری و مُسلِم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔'' (5)

حدیث ۹: مُسلِم وغیرہ کی روایت ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دُور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی، ان سے کہا گیا، کاش! تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ، جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے، اس پر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔'' (6)

---

(1)...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ١٧٤٤٥، ج٦، ص١٤٦.

(2)...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب حد إدراك الجماعة، الحديث: ٨٥٣، ص١٤٩.

(3)...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ٢٨٠-(٦٦٥)،٢٨١-(٦٦٥)، ص٣٣٥.

(4)...... "سنن ابن ماجه"، كتاب المساجد... إلخ، باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا، الحديث: ٧٨٥، ج١، ص٤٣٢. پ٢٢، يٰسٓ: ١٢.

(5)...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ٦٦٢، ص٣٣٤.

(6)...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ٦٦٣، ص٣٣٤.

حدیث ۱۰: بزار وابویعلٰی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔'' (1)

حدیث ۱۱: طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''صبح وشام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' (2)

حدیث ۱۲: صحیحین وغیرہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے، اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں مہمانی طیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔'' (3)

حدیث ۱۳ تا ۲۳: ابوداود وترمذی بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں، انھیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سُنا دے۔'' (4) اور اسی کے قریب قریب ابوہریرہ وابودرداء وابوامامہ وسہل بن سعد ساعدی وابن عباس وابن عمرو ابی سعید خدری وزید بن حارثہ وام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

حدیث ۲۴: ابوداود وابن حبان ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں، تو روزی دے اور کفایت کرے، مرجائیں تو جنت میں داخل کرے، جو شخص گھر میں داخل ہوا اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔'' (5)

حدیث ۲۵: طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے، اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔'' (6)

حدیث ۲۶: ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو گھر سے نماز کو

---

1 ...... "مسند البزار"، مسند علي بن أبي طالب، الحديث: ٥٢٨، ج٢، ص١٦١.

2 ...... "المعجم الكبير"، ، الحديث: ٧٧٣٩، ج٨، ص١٧٧.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٦٦٩، ص٣٣٦.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في المشي إلى الصلاة في الظلم، الحديث: ٥٦١، ج١، ص٢٣٢.

5 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب البر والإحسان، باب إفشاء السلام... إلخ، الحديث: ٤٩٩، ج١، ص٣٥٩.

6 ...... "المعجم الكبير"، باب السين، الحديث: ٦١٣٩، ج٦، ص٢٥٣.

جائے اور یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّی لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .[1]

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اورستّر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔[2]

حدیث ۲۷ تا ۲۹: صحیح مُسلِم میں ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب کوئی مسجد میں جائے، تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .[3]

اور جب نکلے تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ .[4]

اور ابوداود کی روایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مسجد میں جاتے، تو یہ کہتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .[5]

فرمایا: ''جب اسے کہہ لے، تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔''[6] اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) داخل ہوتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل) میں تُجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تُو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے حق سے کیونکہ میں تکبر وفخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا، لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔۱۲

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد و الجماعات، باب المشي إلى الصلوٰة، الحديث: ۷۷۸، ج۱، ص۴۲۸.

3 ...... اے اللہ (عزوجل)! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔۱۲

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين ...إلخ باب ما يقول إذا دخل المسجد، الحديث: ۷۱۳، ص۳۵۹.
اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔۱۲

5 ...... پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی، مردود شیطان سے۔۱۲

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، الحديث: ۴۶۶، ج۱، ص۱۹۹.

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .[1]

اور جب نکلتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ .[2]

امام احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے اس کے بعد وہ دُعا پڑھتے۔[3]

حدیث ۳۰ تا ۳۳: صحیح مُسلِم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔''[4] اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم و عبداللہ بن عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴: بُخاری و مُسلِم وغیرہما انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سات شخص ہیں، جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا، اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا، کوئی سایہ نہیں۔ (۱) امام عادل، (۲) اور وہ جوان جس کی نشو ونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے، (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے، اسی پر متفرق ہوئے، (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحبِ منصب و جمال نے بلایا، اس نے کہہ دیا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔''[5]

حدیث ۳۵: ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے، تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔'' کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔''[6] ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب

---

1. ...... اے پروردگار! تُو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۲
2. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء ما يقول عند دخوله المسجد، الحديث: ۳۱٤، ج۱، ص۳۳۹.
   اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔۱۲
3. ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب الدعاء عند دخول المسجد، الحديث: ۷۷۱، ج۱، ص٤۲٥.
4. ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل الجلوس في مصلاه... إلخ، الحديث: ٦۷۱، ص۳۳۷.
5. ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب الصدقة باليمين، الحديث: ۱٤۲۳، ج۱، ص٤۸۰.
6. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلوٰة، الحديث: ۲٦۲٦، ج٤، ص۲۸۰.

ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دینا ہے۔'' (1)

حدیث ۳۷: صحیح مُسلِم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ مجھ پر میری اُمت کے اعمال اچھے بُرے سب پیش کیے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دُور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا ہو۔'' (2)

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابو داود و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مجھ پر اُمت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔'' (3) اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔'' (4)

حدیث ۴۰ تا ۴۲: ابن ماجہ واثلہ بن اسقع سے اور طبرانی اون سے اور ابو درداء و ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔'' (5)

حدیث ۴۳: ترمذی و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو، تو کہو: خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔'' (6)

حدیث ۴۴: بیہقی شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسلاً راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔'' (7)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ٤١٥، ج١، ص١٦٠.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب النهى عن البصاق في المسجد... إلخ، الحديث: ٥٥٣، ص٢٧٩.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلوٰة، باب كنس المسجد، الحديث: ٤٦١، ج١، ص١٩١.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب تطهير المساجد وتطيبها، الحديث: ٧٥٧، ج١، ص٤١٩.

5 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب مايكره في المساجد، الحديث: ٧٥٠، ج١، ص٤١٥.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب البيوع، باب النهى عن البيع في مسجد، الحديث: ١٣٢٥، ج٣، ص٥٩.

7 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوٰت، فصل المشي إلى المساجد، الحديث: ٢٩٦٢، ج٣، ص٨٦.

حدیث ۴۵: ابن خزیمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا، اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہوکر کوئی شخص اس کے مونھ کی طرف تھوک دے۔'' (1)

حدیث ۴۶ و ۴۷: ابوداود وابن خزیمہ وابن حبان ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو قبلہ کی جانب تھوکے، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔'' (2) اور امام احمد کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔'' (3)

حدیث ۴۸: صحیح بُخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: میں مسجد میں سویا تھا، ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا، تو امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، فرمایا: جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو حاضر لایا، فرمایا: تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی، ہم طائف کے رہنے والے ہیں، فرمایا: ''اگر تم اہلِ مدینہ سے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔'' (4)

احکام فقهيّه

مسئلہ ۱: قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یوہیں مصحف شریف و کتب شرعیہ (5) کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات (6) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے، تو بھی معاف ہے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۲: نابالغ کا پاؤں قبلہ رُخ کر کے لٹا دیا، یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (8) (ردالمحتار)

---

1 ...... "المسند" للإمام احمد بن جنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١١٨٥، ج٤، ص٤٨.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم، الحديث: ٣٨٢٤، ج٣، ص٥٠٥، عن حذيفة رضى الله عنه.

3 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي امامة الباهلى، الحديث: ٢٢٣٠٦، ج٨، ص٢٩٢.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحديث: ٤٧٠، ج١، ص١٧٨.
رواه بلفظ " كنت قائما " وفي نسخة " نائما " (" ارشاد الساري "شرح "صحيح البخاري"، ج٢، ص١٤٨).

5 ...... یعنی تفسیر وحدیث وغیرہ۔ 6 ...... یعنی سیدھ۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٦.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٥.

مسئلہ ۳: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز [2] حرام ہے، یوہیں **جنب** اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہوکر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ نادم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا ہے، واپس جائے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا[7] بھی جائز نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۹: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا، سوءِ ادب ہے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١٠٩.

2 ...... یعنی پیشاب اور پاخانہ۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٦.

4 ...... المرجع السابق، ص٥١٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٧.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٧.

7 ...... یعنی رگ کھول کر فاسد خون نکلوانا۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٧.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٨.

کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض ونفاس والی کواس میں آنا جائز، فنائے مسجد اور مدرسہ وخانقاہ وسرائے اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنالیا کرتے ہیں، اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عیدگاہ کے لیے ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مسجد کی دیوار میں نقش ونگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو، مگر دیوارِ قبلہ میں نقش ونگار مکروہ ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش ونگار حرام ہے، اگر متولّی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے، ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولّی کو اختیار دیا ہو، تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے، تو ایسی حالت میں نقش ونگار میں صرف کر سکتے ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے، اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علّت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مُصلّے پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اِسے جُدا کردے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان، لہٰذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔[4] (عالمگیری) یوہیں بعض دسترخوان پر اشعار لکھتے ہیں، ان کا بچھانا اوران پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۱۴: مسجد میں وضو کرنا اور کُلّی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجد یت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کرسکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کرسکتا ہے، مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، ج٢، ص٥١٩.
2 ...... المرجع السابق.
3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١٠٩.
4 ...... المرجع السابق.
5 ...... المرجع السابق، ص١١٠.

نہ پڑے۔[1] (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونھ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶: کیچڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے، اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے، یوہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں، یوہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں، چٹائی کے بے کار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں، مگر بچنا افضل۔[2] (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۱۷: مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے ادبی ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں کوآں نہیں کھودا جا سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کوآں تھا اور اب مسجد میں آ گیا، تو باقی رکھا جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں، ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے، تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: قبل تمام مسجدیت، مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔[7] حدیث میں ہے، ''جب دیکھو کہ گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں۔'' [8] اس حدیث کو مُسلِم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر ''حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو''، تو جائز ہے۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١١٠.

2 ...... المرجع السابق، و "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص٣٠١.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣٥٥.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١١٠.

5 ...... المرجع السابق. وغيره

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٢٣.

8 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب النهى عن نشد الضالة في المسجد... إلخ، الحديث: ١٢٦٠، ص٧٦٥.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٢٣.

مسئلہ ۲۳: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثنا کیا اور یہی راجح، لہٰذا غریب الوطن بھی نیتِ اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔[1] (درمختار، صغیری)

مسئلہ ۲۴: مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔'' [2] اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبُو ہو۔ جیسے گندنا،[3] مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبُو دار زخم ہو یا کوئی دوا بدبُو دار لگائی ہو، تو جب تک بُو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یوہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے[4] اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔[5] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۵: بیع و شرا[6] وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے، صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ تجارت کے لیے خرید تا بیچتا نہ ہو، بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں[8]، نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (درمختار، صغیری)

افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٢٥.
و "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص٣٠٢.

2 ...... صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب نهى من أكل ثوما... إلخ، الحديث: ٥٦٤، ص٢٨٢.

3 ...... یعنی ایک قسم کی مشہور ترکاری جو لہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔

4 ...... یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو۔ قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ ۱۲ منہ

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، و مطلب في الغرس في المسجد، ج٢، ص٥٢٥، وغيرهما.

6 ...... یعنی خرید و فروخت۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ج٢، ص٥٢٦.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٢٦.
و "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص٣٠٢.

مسئلہ ۲۷: درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اُجرت پر کپڑے سیے، ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں۔ یوہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں، جب کہ اُجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اُجرت لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو۔ یوہیں معلّم اجیر[1] کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جاسکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہوچکی ہو، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کردی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں، اگرچہ شب بھر کی ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کرسکتا ہے، اگرچہ جماعت ہوچکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں، مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے، مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے، چٹائی، چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان واقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے، ورنہ اس کی رائے سے ہو، یوہیں اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلّہ نے دوسرے کو، تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلّہ نے پسند کیا ہے، تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں، تو جسے بانی نے پسند کیا، وہ ہوگا۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۳۳: سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قدس، پھر مسجد قبا، پھر اور جامع

---

1 ...... یعنی اُجرت پر پڑھانے والے۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۵۲۸.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰.
و "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص۶۱۵.

7 ...... "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص۶۱۵.

مسجد یں، پھر مسجد محلّہ، پھر مسجد شارع۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: مسجد محلّہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلّہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔[2] (صغیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے، جس کا امام زیادہ علم وصلاح والا ہو۔[3] (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۶: مسجد محلّہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں با جماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلّہ ہی کی مسجد میں اَولیٰ ہے اور اگر مسجد محلّہ میں تکبیر اُولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی، تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں، تو مؤذن تنہا پڑھ لے، دوسری مسجد میں نہ جائے۔[4] (صغیری)

مسئلہ ۳۷: جو ادب مسجد کا ہے، وہی مسجد کی چھت کا ہے۔[5] (غنیہ)

مسئلہ ۳۸: مسجد محلّہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو، جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔[6] (غنیہ) اور اگر اس سے ہوسکتا ہو تو معزول کردے۔

مسئلہ ۳۹: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا: کہ ''اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافق۔'' [7] لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت۔ یوہیں جو شخص دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔[8] (عامۂ کتب)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أفضل المسجد، ج٢، ص٥٢١.

2 ...... "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص٣٠٢، وغيره.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أفضل المساجد، ج٢، ص٥٢٣.

3 ...... "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص٣٠٢.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أفضل المساجد، ج٢، ص٥٢٢.

4 ...... "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص٣٠٢.

5 ...... "غنية المتملي"، فصل في أحكام المسجد، ص٦١٢.

6 ...... "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٣.

7 ...... "مراسيل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، باب ماجاء في الاذان، ص٦.

8 ...... "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٣.

مسئلہ ۴۰: اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جاسکتا ہے، مگر ظہر و عشا میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے۔[1] (عامۂ کتب) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے، تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

قد تم هذا الجزء بحمد الله سبحنه و تعالىٰ وصلّى الله تعالىٰ علىٰ حبيبه واٰله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين والحمد لله ربّ العٰلمين .

تقریظ امامِ اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤیدملّتِ طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم الحمد للّٰه وكفى وسلٰم على عباده الذين اصطفٰى لا سيما على الشارع المصطفٰى ومقتفيه فى المشارع اولى الصّدق والصفا.

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمدللہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن۔ ۱۲ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۳۳۷ھ هجرية عَلٰى صَاحِبِهَا وَاٰلِهِ الْكِرَامِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِيَّةِ۔ اٰمِيْن۔

1 ...... "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٤، وغيرها.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

وتر کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیۂ ﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ [1] ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی، یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ [2]

حدیث ۲: نیز اُسی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے ہیں: ''صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔'' [3]

حدیث ۳: مسلم و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہم جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا وہ اوّل میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ پچھلے کو اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے (یعنی اُس میں ملئکۂ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔'' [4]

حدیث ۴ تا ۶: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے، لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ [5] اور اسی کے مثل جابر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی۔

حدیث ۷ تا ۱۱: ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''اللہ تعالٰی نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے، اللہ تعالٰی نے اُسے عشا و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔'' [6] یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی مروی ہے، مثلاً معاذ بن جبل و عبداللہ بن عمرو ابن عباس و عقبہ بن عامر جہنی وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

---

1 ...... پ۲، البقرة: ١٦٤.
2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء ... إلخ، الحديث: ١٩١ـ(٧٦٣)، ص٣٨٧.
3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل... إلخ، الحديث: ١٥١،٧٥٠ـ(٧٥١)، ص٣٧٨.
4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب من خاف أن لايقوم من آخر الليل... إلخ، الحديث: ٧٥٥، ص٣٨٠.
5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء أن الوتر ليس بحتم، الحديث: ٤٥٣، ج٢، ص٤.
6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب استحباب الوتر، الحديث: ١٤١٨، ج٢، ص٨٨.

حدیث ۱۲: ترمذی زید بن اسلم سے مرسلاً راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو وتر سے سوجائے تو صبح کو پڑھ لے۔'' (1)

حدیث ۱۳ تا ۱۶: امام احمد ابی بن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور ابوداود و ترمذی ام المومنین صدیقہ سے اور نسائی عبدالرحمٰن بن ابزے رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی** اور دوسری میں **قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ** اور تیسری میں **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھتے۔'' (2)

حدیث ۱۷: احمد و ابوداود و حاکم بافادۂ تصحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (3)

حدیث ۱۸: ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو وتر سے سوجائے یا بھول جائے، تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔'' (4)

حدیث ۱۹ و ۲۰: احمد و نسائی و دارقطنی بروایت عبدالرحمٰن بن ابزے عن ابیہ اور ابوداود و نسائی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے، تین بار **سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ** کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔'' (5)

مسائل فقہیّہ

وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحبِ ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے، خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آجائے۔ (6) (درمختار وغیرہ)

1. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو ينساه، الحديث: ٤٦٥، ج٢، ص١٣١.
2. ...... "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب نوع آخر من القرأة في الوتر، الحديث: ١٧٣٢، ص٢٢٠٢.
و "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في ما يقرأ به في الوتر، الحديث: ٤٦٢، ج٢، ص١٠.
3. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب فيمن لم يوتر، الحديث: ١٤١٩، ج٢، ص٨٩.
4. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أوينساه، الحديث: ٤٦٤، ج٢، ص١٢.
5. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب في الدعاء بعد الوتر، الحديث: ١٤٣٠، ج٢، ص٩٣.
و "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب ذكر الاختلاف على شعبة فيه، الحديث : ١٧٣٣، ص٢٢٠٢.
6. ...... "الدرالمختار"معه"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٢٩ ـ ٥٣٢، وغيره .

مسئلہ۱: وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲: نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اُولیٰ واجب ہے اور قعدۂ اُولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اُسی طرح کرے اور اگر قعدۂ اُولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّا اَنْزَلْنَا دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے، تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں، سب میں زیادہ مشہور دُعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّهٗ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط .[3]

اور بہتر یہ ہے کہ اس دعا کے ساتھ وہ دعا بھی پڑھے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۳۲، وغیرہ .

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في منکر الوتر... إلخ، ج۲، ص۵۳۲، باب سجود السهو، ص٦٦٢ .

3 ...... ترجمہ: الٰہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔۱۲

تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ. [1]

اور ایک دُعا وہ ہے جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر وتر میں پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ. [2]

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآئَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَمْ یُرَدَّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ . [3]

دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔[4] (غنیہ وردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴: دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... ترجمہ: الٰہی! تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے ہدایت دی اور عافیت دے ان کے زمرہ میں جن میں تو نے عافیت دی اور میرا ولی ہو۔ اُن میں جن کا تو ولی ہوا اور جو کچھ تو نے دیا اُس میں برکت دے اور جو کچھ تو نے فیصلہ کر دیا اوسکے شر سے مجھے بچا بیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا، بیشک تیرا دوست ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا تُو برکت والا ہے تو پاک ہے، اے بیت (کعبہ) کے مالک اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر۔۱۲

2 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل) میں تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) میں تیری پوری ثنا نہیں کرسکتا ہوں جیسی تُو نے اپنی ثنا کی۔۱۲

3 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو مجھے بخش دے اور مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو اور ان کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے اور ان کے آپس کی حالت درست کر دے اور اُن کو تُو اپنے دشمن اور خود ان کے دشمن پر مدد کر دے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو کفار اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، الٰہی تُو ان کی بات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہٹا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جو قوم مجرمین سے واپس نہیں ہوتا۔۱۲

4 ...... "غنية المتملي"، صلاة الوتر، ص٤١٤ ـ ٤١٨.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج٢، ص٥٣٤.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج٢، ص٥٣٦.

مسئلہ۵: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ پڑھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۶: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، مگر گنہگار ہوگا اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا تو لوٹے اور سورت وقنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ یوہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ وسورت وقنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۷: امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف عود نہ کرے[3]، پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا اور دُعا پڑھی تو رکوع کا اعادہ نہ چاہیے[4] اور اگر اعادہ کر لیا اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا اور دوسرا امام کے ساتھ کیا، یا پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا دوسرا نہ کیا، دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۸: قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت[6] کرے، اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اُس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے، بلکہ مطلقاً کوئی دُعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۹: اگر شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے، پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے۔ یوہیں دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج۱، ص۱۱۱.

اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے (اور ہم کو آخرت میں بھلائی دے) اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔۱۲

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج۱، ص۱۱۱.

3 ...... یعنی واپس نہ لَوٹے۔

4 ...... یعنی رکوع نہ لَوٹائے۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج۱، ص۱۱۱.

6 ...... پیروی۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج۱، ص۱۱۱.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: الاقتداء بالشافعي، ج۲، ص۵٤۰.

قنوت پڑھے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے۔[2] (غنیہ، حلیہ، بحر)

مسئلہ ۱۱: مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: وتر کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے ورنہ صحیح نہیں اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۳: فجر میں اگر شافعی المذہب کی اقتدا کی اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے، بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔[6] (درمختار وحموی[7])

مسئلہ ۱۵: وتر کی نماز قضا ہوگئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہوگیا ہو، قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵٤۱.
و "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاةالوتر، ج۱، ص۱۱۱.

2 ...... "غنية المتملي"، صلاة الوتر، ص٤۲۲. و "البحرالرائق"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۷۳.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج۱، ص۱۱۱.

4 ......

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۳۸، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵٤۱، و "الفتاوی الرضوية"، ج۷، ص٤۹۰.

7 ...... بہارِشریعت میں اس جگہ درمختار وشرنبلالی کا حوالہ لکھا ہے، لیکن ہم نے صدرالشریعہ کے فرمان کے مطابق ''درمختار وحموی'' کردیا۔ چنانچہ صدرالشریعہ، بدرالطریقہ حضرت علاّمہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی **''فتاویٰ امجدیہ''**، ج۱، ص۲۰۷ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: فقیر نے **بہارِشریعت** میں بصورت نازلہ نماز فجر میں قنوت کا قبل رکوع ہونا تحریر کیا مگر اس میں حوالہ شرنبلالی کا دیا۔ اس مسئلہ کی تحریر کے وقت یہ معلوم ہوا کہ شرنبلالی بعدالرکوع کے قائل ہیں۔ اصل مسودہ **بہارِشریعت** کا نکلوا کر دیکھا گیا اس میں پہلے یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ قنوت نازلہ بعدالرکوع ہے اور شرنبلالی کا حوالہ۔ **اعلیٰ حضرت** قدس سرہٗ نے بعدالرکوع قلم زد کرادیا اور بجائے اس کے قبل رکوع بنوایا مگر غلطی سے شرنبلالی جو حوالہ تحریر تھا وہ قلم زد نہیں ہوا، **''لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ بہارِشریعت میں شرنبلالی کو قلم زد کرکے اس کی جگہ پر حموی لکھ لیں۔''** ۱۲ منہ

ہوگئی اور جب قضا پڑھے، تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشا پڑھ لے۔[3] (حدیث)

مسئلہ ۱۸: اوّل شب میں وتر پڑھ کر سو رہا، پھر پچھلے کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۱۹: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے، اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَت، دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث میں ہے: کہ ''اگر رات میں نہ اُٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔'' [5] یہ مضامین احادیث سے ثابت ہیں۔

سنن و نوافل کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اُس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنالیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔'' [6] (الحدیث)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج٢، ص٥٣٣.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠٤.

3 ...... انظر: "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب من خاف ان لا يقوم... إلخ، الحديث: ٧٥٥، ص٣٨٠.

4 ...... "غنية المتملي"، صلاة الوتر، ص٤٢٤.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب التواضع، الحديث: ٦٥٠٢، ج٤، ص٢٤٨.

(سننِ مؤکدہ کا ذکر)

حدیث ۲ و ۳: مسلم وابوداود وترمذی ونسائی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان بندہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تطوّع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا، چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو۲ بعد مغرب اور دو۲ بعد عشا اور دو۲ قبل نماز فجر۔'' (1) اور رکعات کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے۔ ترمذی ونسائی وابن ماجہ کی روایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ ''جو ان پر محافظت کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔'' (2)

حدیث ۴: ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ادبار نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو۲۔'' (3)

(سنتِ فجر کے فضائل)

حدیث ۵: مسلم وترمذی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔'' (4)

حدیث ۶: بخاری ومسلم وابوداود ونسائی انھیں سے راوی، کہتی ہیں: ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔'' (5)

حدیث ۷: طبرانی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُس سے نفع دے؟ فرمایا: ''فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو، ان میں بڑی فضیلت ہے۔'' (6)

---

(1) ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن... إلخ، الحديث: ١٠٣-(٧٢٨)، ص٣٦٧.
و"جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن صلى في يوم و ليلة... إلخ، الحديث: ٤١٥، ج١، ص٤٢٤.

(2) ...... "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة... إلخ، الحديث: ١٧٩١، ص٣٠٧.

(3) ...... "جامع الترمذي"، أبواب التفسير، باب و من سورة الطور، الحديث: ٣٢٨٦، ج٥، ص١٨٢.

(4) ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر... إلخ، الحديث: ٧٢٥، ص٣٦٥.

(5) ...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر... إلخ، الحديث: ١١٦٩، ج١، ص٣٩٥.

(6) ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب النوافل، الحديث: ٣، ج ١، ص٢٢٣.

حدیث ۸: ابویعلیٰ باسناد حسن انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: '' **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** تہائی قرآن کی برابر ہے اور **قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ** چوتھائی قرآن کی برابر اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔'' (1)

حدیث ۹: ابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔'' (2)

(سنتِ ظہر کے فضائل)

حدیث ۱۰: احمد و ابو داود و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔'' (3) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا۔

حدیث ۱۱: ابوداود وابن ماجہ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ''ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۱۲: احمد و ترمذی عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے: ''یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، لہٰذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔'' (5)

حدیث ۱۳: بزار نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محبوب رکھتے، ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز محبوب رکھتے ہیں، فرمایا: ''اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ

1...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب النوافل، الحديث: ٥، ج ١، ص ٢٢٤.
و "المعجم الأوسط"، الحديث: ١٨٦، ج ١، ص ٦٨.

2...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب في تخفيفهما، الحديث: ١٢٥٨، ج ٢، ص ٣١.

3...... "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب الاختلاف على اسماعيل بن أبي خالد، الحديث: ١٨١٣، ص ٣١٠.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب الأربع قبل الظهر و بعدها، الحديث: ١٢٧٠، ج ٢، ص ٣٥.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في الصلاة عند الزوال، الحديث: ٤٧٧، ج ٢، ص ٢٠.

مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام محافظت کرتے۔'' [1]

حدیث ۱۴ و ۱۵: طبرانی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشا کے بعد چار پڑھیں، تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔'' [2] عمر فاروق اعظم و بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کی مثل مروی۔

(سنتِ عصر کے فضائل)

حدیث ۱۶: احمد و ابو داود و ترمذی بافادۂ تحسین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔'' [3]

حدیث ۱۷: ترمذی مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔'' [4] اور ابو داود کی روایت میں ہے کہ دو پڑھتے تھے۔ [5]

حدیث ۱۸ و ۱۹: طبرانی کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرما دے گا۔'' [6] دوسری روایت طبرانی کی عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، فرمایا: ''جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چھوئے گی۔'' [7]

(سنتِ مغرب کے فضائل)

حدیث ۲۰ و ۲۱: رزین نے مکحول سے مُرسلاً روایت کی کہ فرماتے ہیں: ''جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے، اُس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔'' اور ایک روایت میں ''چار رکعت ہے۔'' نیز انھیں کی روایت

1...... "مسند البزار"، مسند ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه، الحديث: ٤١٦٦، ج ١٠، ص١٠٢.

2...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٦٣٣٢، ج ٤، ص٣٨٦ .

3...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، الحديث: ١٢٧١، ج٢، ص٣٥.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الأربع قبل العصر، الحديث: ٤٢٩، ج١، ص٤٣٧.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، الحديث: ١٢٧٢، ج٢، ص٣٥.

6...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٦١١، ج ٢٣، ص٢٨١.

7...... "المعجم الأوسط"، باب الألف، الحديث: ٢٥٨٠، ج ٢، ص٧٧.

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ''اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ فرماتے تھے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔'' (1)

حدیث ۲۲: ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اوران کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے، تو بارہ برس کی عبادت کی برابر کی جائیں گی۔'' (2)

حدیث ۲۳: طبرانی کی روایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔'' (3)

حدیث ۲۴: ترمذی کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، ''جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔'' (4)

حدیث ۲۵: ابوداود کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتی ہیں: عشا کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو ''چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔'' (5)

مسائل فقهيّه

سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی۔ بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے۔ (6) اور بعض ائمہ نے فرمایا: کہ ''وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے، اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔'' تلویح میں ہے، کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری **شفاعت نہ ملے گی۔**'' سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔

دوسری قسم غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور

---

1 ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب السنن و فضائلها، الحديث: ١١٨٤، ١١٨٥، ج ١، ص ٣٤٥.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التطوع... إلخ، الحديث: ٤٣٥، ج ١، ص ٤٣٩.

3 ...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٧٢٤٥، ج ٥، ص ٢٥٥.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التطوع... إلخ، الحديث ٤٣٥، ج ١، ص ٤٣٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب الصلاة بعد العشاء، الحديث: ١٣٠٣، ج ٢، ص ٤٧.

6 ...... یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں اور جہنم کا حقدار ہے۔

مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔[1] (ردالمحتار) لہٰذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے، البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا جہاں استثنانہ ہو، اسی مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں۔

مسئلہ ۱: سنت مؤکدہ یہ ہیں۔

(۱) دو رکعت نماز فجر سے پہلے

(۲) چار ظہر کے پہلے، دو بعد

(۳) دو مغرب کے بعد

(۴) دو عشا کے بعد اور

(۵) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے، پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۳: جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں، یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ یوہیں اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی، بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہۃً یا براہ جہل ہو تو خوف کُفر ہے اور اگر دانستہ بلا شبہہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی ولہٰذا یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے۔ ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعاريفيها، ج١، ص٢٣٠، وغيره .

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٤٥ .

3 ...... "غنية المتملي"، فصل في النوافل، ص٣٨٩ .

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٤٥، وغيره .

کے بعد کی پھر عشا کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور اصح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا: کہ ''جو انھیں ترک کرے گا، اُسے میری **شفاعت** نہ پہنچے گی۔'' [1] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کرسکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے، اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کرسکتا۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو ان کی قضا نہیں۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہوچکی تھی تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہوجائیں گی اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ [6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام **محمد** رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ [7] (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر [8] بالاتفاق ممنوع ہے۔ [9] (ردالمحتار) آج کل

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٤٨ ـ ٥٥٠.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٤٩.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٥٠.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٢.

6 ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ج١، ص٤١٦، و باب النوافل، ص٣٨٦.

7 ...... "غنية المتملي"، فصل في النوافل، ص٣٩٧.

8 ...... یعنی سُورج نکلنے سے پہلے۔

9 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٥٠.

اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۱: قبل طلوع آفتاب سنت فجر قضا پڑھنے کے لیے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے یہ ناجائز ہے۔ سنت فجر پڑھ لی اور فرض قضا ہوگئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے۔[2] (عالمگیری) سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں **قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ** پڑھنا سنت ہے۔[3] (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی، اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے، باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے۔

آج کل اکثر عوام اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو۔[4] (غنیہ)

مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونے والی ہے اور یہ اُس وقت تک سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔

مسئلہ ۱۴: امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری کا تو سنت ترک کرے اور مل جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

---

1 ...... "غنیة المتملي"، فصل في النوافل، ۳۹۸.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۲.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۲.
و "غنیة المتملي"، فصل في النوافل فروع لو ترك، ص۳۹۹.

4 ...... "غنیة المتملي"، فصل في النوافل، ۳۹۶.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب العاشر في ادراك الفریضة، ج۱، ص۱۲۰.

مسئلہ ١٦: سنت وفرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے۔[1] (تنویر) اگر بیع وشرا[2] یا کھانے میں مشغول ہوا تو اعادہ کرے، ہاں سنتِ بعدیہ میں اگر کھانا لایا گیا اور بدمزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے اور بلا عذر سنتِ بعدیہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے اگرچہ ادا ہو جائے گی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ١٧: عشاو عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا:

''جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی، اللہ تعالٰی اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔'' [4]

علامہ سید طحطاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اور جو اس پر مطالبات ہیں اللہ تعالٰی اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ اسے ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔[5] اور علامہ شامی فرماتے ہیں کہ اُس کے لیے بشارت ہے: کہ ''سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔'' [6]

مسئلہ ١٨: سنت کی منت مانی اور پڑھی سنت ادا ہوگئی۔ یوہیں اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ١٩: نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جب کہ منت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو، مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا تو اتنی نماز پڑھوں گا اور سنتوں میں منت نہ ماننا افضل ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ٢٠: بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلاۃ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا

---

1 ...... "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٥٨.

2 ...... یعنی خرید وفروخت۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج٢، ص٥٥٩.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، الحديث: ٤٢٧، ج١، ص٤٣٥.

5 ...... "حاشية الطحطاوي على الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج١، ص٢٨٤.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٤٧.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث مهم: في الكلام على الضجعة بعد سنة الفجر، ج٢، ص٥٦١.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الكلام على حديث النهى عن النذر، ج٢، ص٥٦٢.

تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہوگئیں اور یوں بھی ہوسکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۲: عشا کے قبل کی سنتیں جاتی رہیں تو ان کی قضا نہیں پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے، وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ کافی ہے، منت کی نماز کے بھی قعدۂ اولیٰ میں درود پڑھے اور تیسری میں ثنا و تعوذ۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: چار رکعت نفل پڑھے اور قعدۂ اولیٰ فوت ہوگیا بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا تو عود نہ کرے اور سجدۂ سہو کر لے نماز کامل ادا ہوگی، اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کیے تیسری کے لیے کھڑا ہوگیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: نماز میں قیام طویل ہونا کثرتِ رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج۲، ص۵۴۷.

2 ...... "فتح القدير"، کتاب الصلاة، باب النوافل، ج۱، ص۳۸۶.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة... إلخ، ج۲، ص۶۲۱.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۵۰.

5 ...... المرجع السابق، ص۵۵۲.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۳.

مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر

(۱) تراویح و

(۲) تحیۃ المسجد اور

(۳) واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۴) احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۵) طواف کی دو رکعتیں کہ مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھیں اور

(۶) معتکف کے نوافل اور

(۷) سورج گہن کی نماز کہ مسجد میں پڑھے اور

(۸) اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قراءت فرض ہے اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو تو امام کی قراءت اس کے لیے بھی کافی ہے اس پر خود پڑھنا نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قصداً شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اگر بلاقصد نماز فاسد ہوگئی جب بھی قضا واجب ہے مثلاً تیمّم سے پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز[5] میں پانی پر

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولهم كل شفع من النفل الصلاة ليس مطردا، ج٢، ص٥٥٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولهم كل شفع من النفل الصلاة ليس مطردا، ج٢، ص٥٦٢.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٣.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٤-٥٧٦.

5 ...... یعنی نماز کے دوران۔

قادر ہوا۔ یوہیں نفل پڑھتے میں عورت کو حیض آگیا تو قضا واجب ہوگئی بعد طہارت قضا پڑھے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: شروع کرنے کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا بشرطیکہ شروع صحیح ہوا اور اگر شروع صحیح نہ ہو مثلاً اُمّی یا عورت کے پیچھے اقتدا کی یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی تو قضا واجب نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی جو وہ پڑھ رہا تھا یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا تو اُس نفل کی قضا واجب نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۳: طلوع وغروب ونصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہوگئی مگر گناہ ہوا اور پوری کر لی تو ہوگئی مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا، بلا وجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۴: نفل نماز شروع کی اگرچہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفعِ اوّل یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوگی مگر شفعِ ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔ یوہیں اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے۔ پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔[7] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج۲، ص۵۷۷.

2 ...... المرجع السابق، ص۵۷۴، و "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۴.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج۲، ص۵۷۴.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج۲، ص۵۷۶، وغيره.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۳.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۷۷.

7 ...... المرجع السابق، ص۵۷۸، وغيره.

مسئلہ ۳۷: چار رکعت کی نیت باندھی اور چاروں میں قراءت نہ کی یا پہلی دو میں یا پچھلی دو میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پہلی دونوں اور پچھلی میں سے ایک میں قراءت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب ہے۔ اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک یا پہلی دو میں سے ایک میں اور پچھلی کی دونوں میں قراءت چھوڑ دی تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳۸: اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا پھر توڑ دی تو اس صورت میں بالکل قضا نہیں بشرطیکہ تیسری کے لیے کھڑا نہ ہوا ہو اور پہلی دونوں میں قراءت کر چکا ہو۔[2] (درمختار) مگر بوجہ ترکِ واجب اس کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ ۳۹: نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی اگرچہ تشہد میں تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے یعنی جتنی کی قضا امام پر واجب ہوگی مقتدی پر بھی واجب۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۰: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں[4] مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: ''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی **نصف** ہے۔''[5] اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ **حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔[6] صحیح نہیں کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے **مخصوصات** میں سے ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، فرماتے ہیں: مجھے خبر پہنچی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمتِ اقدس ہوا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا، سرِ اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا (کہ بیمار تو نہیں) ارشاد فرمایا: کیا ہے اے عبداللہ؟ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو ایسا

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۷۹۔۵۸۱.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۸۲، ۵۸۳.

3...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۸۳.

4...... "تنویرالأبصار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۸٤.

5...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب جواز النافلة قائما و قاعدا... إلخ، الحدیث: ۷۳۵، ص۳۷۰.

6...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة اللیل... إلخ، الحدیث: ۱۲٦۔(۷۳۸)، ص۳۷۲.

فرمایا ہے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، فرمایا: **''ہاں ولیکن میں تم جیسا نہیں۔''** [1] امام ابراہیم حلبی وصاحب درمختار وصاحب ردالمحتار نے فرمایا: کہ یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا۔ [2]

مسئلہ ۴۱: اگر رکوع کی حد تک جُھک کر نفل کا تحریمہ باندھا تو نماز نہ ہوگی۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جب کہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا دونوں صورتیں جائز ہیں، خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔ [5] (درمختار، ردالمحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اِختلاف ہے، لہٰذا بچنا اَولیٰ۔

مسئلہ ۴۴: کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تھا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ [6] (عالمگیری) اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت ہے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۵: نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قراءت کی حالت میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: بیرون شہر [8] سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رُخ کو جا رہی ہو اِدھر ہی منھ ہو اور اگر اُدھر منھ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منھ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جا رہی ہے اُس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔ [9] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائما و قاعدا... إلخ، الحديث: ٧٣٥، ص ٣٧٠.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل ستة عشرية، ج٢، ص٥٨٥.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ج٢، ص٥٨٤.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٤.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ج٢، ص٥٨٤.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٤.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل ستة عشرية، ج٢، ص٥٨٧.

8 ...... بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری) ۱۲ منہ حفظہ ربہ

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج٢، ص٥٨٨.

مسئلہ ۴۷: سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عملِ قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اُس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلاضرورت جائز نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: سواری پر نماز شروع کی پھر عملِ قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بنا کرسکتا ہے خواہ کھڑے ہوکر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو مونھ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کرسکتا نماز جاتی رہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۹: گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: بیرونِ شہر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہوگیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کرسکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۱: محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے جبکہ تنہا پڑھے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ امام ومقتدی الگ الگ سواریوں پر نہ ہوں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: محمل پر فرض نماز اُس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو، ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگادیں کہ زمین پر قائم ہوگیا تو جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: گاڑی کا جُوا[7] جانور پر رکھا ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اُس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض وواجب وسنت فجر بلاعذر جائز نہیں اور اگر جوا جانور پر نہ ہو اور رُکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پہیّے ہوں چار پہیّے والی جب رُکی ہو تو صرف جُوا جانور پر ہوگا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی، لہٰذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی جیسے تخت پر۔

مسئلہ ۵۴: گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لیے یہ عذر ہیں۔(۱) مینھ برس رہا ہے، (۲) اس قدر کیچڑ ہے کہ

---

1. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج۲، ص۵۸۹.
2. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۸۹.
3. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة، على الدابة، ج۲، ص۵۸۸.
4. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۸۹.
5. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۹۵.
6. ...... المرجع السابق، ص۵۹۰.
7. ...... یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا ہل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔
8. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۹۱.

اُتر کر پڑھے گا تو مونھ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں سن جائے گا یا جو کپڑا اچھا جائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے (۳) ساتھی چلے جائیں گے، (۴) یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں، (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اُتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے، (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی، (۷) جان (۸) یا مال، (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہوسکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو کنارہ پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے لہٰذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں مِن جہۃ العباد[2] کوئی شرط یا رکن مفقود ہو[3] اُس کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵۵: محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہوسکتی اور یہ خود اُتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اُترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے، اسے بھی اُسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۶: جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تلاوت جب کہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کرسکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو اُن سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قراءت نہ کرے گا یا ننگا پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں اُس پر دو رکعت طہارت و قراءت و ستر کے ساتھ واجب ہوگئیں اور تین کی مانی تو چار واجب ہوئیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ج۲، ص۵۹۲.

2 ...... یعنی بندوں کی طرف سے۔ 3 ...... یعنی نہ پایا گیا ہو۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ج۲، ص۵۹۳.

5 ...... المرجع السابق، ص۵۹٤.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر، بقدرة غيره، ج۲، ص۵۹٥.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، و مم يتصل بذلك مسائل، ج۱، ص۱۱٥.

مسئلہ ۵۸: منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا اوراس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی ہوگئی۔ مثلاً مسجدِ حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجدِ قُدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی دوسرے دن اسے حیض آ گیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۵۹: منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں، بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: مہینہ بھر کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر واجب ہے سنت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے یعنی ہر روز بائیس رکعتیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے۔ [4] (عالمگیری)

تنبیہ: نوافل تو بہت کثیر ہیں، اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وائمۂ دین رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔ [5]

بخاری و مسلم ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔'' [6]

مسئلہ ۱: ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔ [7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر، بقدرة غيره، ج۲، ص۵۹٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ومما يتصل بذلك مسائل، ج۱، ص۱۱۵.
اسکا کفارہ وہی ہے، جو قسم توڑنے کا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا۔۱۲ منہ

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ومما يتصل بذلك مسائل، ج۱، ص۱۱۵.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج۲، ص۵۵۵.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، الحديث: ٤٤٤، ج۱، ص۱۷۰.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج۲، ص۵۵۵.

مسئلہ۲: فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس وذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۳: بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۴: ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے۔[3] (درمختار)

تحیۃ الوضو کہ وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔[4]

صحیح مسلم میں ہے، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے **جنت** واجب ہو جاتی ہے۔''[5]

مسئلہ۱: غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔[6] (ردالمحتار)

نمازِ اشراق ترمذی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں'' تو اُسے پورے **حج** اور **عمرہ** کا ثواب ملے گا۔''[7]

نمازِ چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں[8] اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، ''اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں سونے کا محل

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج۲، ص۵۵۵.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۵۷.

3...... المرجع السابق.

4...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۶۳.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، الحديث: ۲۳٤، ص۱٤٤.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلوة، باب الوتر و النوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج۲، ص۵۶۳.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث ۵۸۶، ج۲، ص۱۰۰.

8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۲.

بنائے گا۔'' (1) اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

صحیح مسلم[۳] شریف میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سوساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔ (2)

ترمذی[۴و۵] ابودرداء و ابوذر سے اور ابوداود و دارمی نعیم بن ہمّار سے اور احمد ان سب سے راوی رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے، آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔'' (3)

طبرانی[۶] ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں، غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اُس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالٰی اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالٰی اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالٰی بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔'' (4)

احمد[۷] و ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔'' (5)

مسئلہ ۱: اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (6) (عالمگیری، ردالمحتار)

نمازِ سفر کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔ (7) طبرانی کی حدیث میں ہے: کہ ''کسی نے

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحى، الحديث: ٤٧٢، ج٢، ص١٧.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى... إلخ، الحديث: ٧٢٠، ص٣٦٣.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحى، الحديث: ٤٧٤، ج٢، ص١٩.

4 ...... "الترغيب والترهيب"، الترغيب في صلاة الضحى، الحديث: ١٤، ج١، ص٢٦٦.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند و أبي هريرة، الحديث: ١٠٤٨٥، ج٣، ص٥٦٤.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٢.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج٢، ص٥٦٣.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج٢، ص٥٦٥.

اپنے اہل کے پاس اُن دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقت ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔'' [1]

نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔[2] صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔'' [3]

مسئلہ ۱: مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔[4] (ردالمحتار)

صلاۃ اللیل ایک رات میں بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔[5] اور

حدیث ۲: طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دَوہ لیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔[6]

(نمازِ تہجد)

مسئلہ ۱: اسی صلاۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشا کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اُس کو تہجد نہ کہیں گے۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتی السفر، ج۲، ص۵٦٥.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتی السفر، ج۲، ص۵٦٥.

3 ...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتین في المسجد... إلخ، الحدیث: ۷۱٦، ص۳٦۱.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتی السفر، ج۲، ص۵٦٥.

5 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، الحدیث: ۱۱٦۳، ص۵۹۱.

6 ...... "المعجم الکبیر"، باب الألف، الحدیث: ۷۸۷، ج۱، ص۲۷۱.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة اللیل، ج۲، ص۵٦٦.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة اللیل، ج۲، ص۵٦۷.

مسئلہ ۳: کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور

حدیث ۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت۔

حدیث ۴: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔'' اس حدیث کو نسائی و ابن ماجہ اپنی سنن میں اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری نے کہا یہ حدیث برشرط شیخین صحیح ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا، اُسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے کہ

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلّی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ''ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔''[2]

اور سب سے بڑھ کر تو نماز داود ہے۔ کہ

حدیث ۶: بخاری و مسلم عبداللّٰہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما[3] سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داود ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصّہ میں سوتے۔[4]

مسئلہ ۵: جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے۔ کہ

حدیث ۷: صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: ''اے عبداللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔''[5] نیز

حدیث ۸: بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا: کہ ''اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔''[6]

---

1. ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب صلاة التطوع، باب توديع المنزل بركعتين، الحديث: ۱۲۳۰، ج۱، ص۶۲۴.
و"ردالمحتار"، كتاب الصلاة باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ج۲، ص۵۶۷.
2. ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء... إلخ، الحديث: ۷۵۸، ص۳۸۱.
3. ......بہارِشریعت کے بعض نسخوں میں اس مقام پر''عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ ''بخاری شریف'' اور دیگر کتبِ احادیث میں ''عبداللّٰہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' مذکور ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کردی ہے۔... **علمیہ**
4. ...... "صحيح البخاري"، كتاب احاديث الانبياء، باب احب الصلاة إلى الله صلاة داود... إلخ، الحديث: ۳۴۲۰، ج۲، ص۴۴۸.
5. ...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، الحديث: ۱۱۵۲، ج۱، ص۳۹۰.
6. ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم... إلخ، الحديث: ۲۱۸ـ(۷۸۳)، ص۳۹۴.

مسئلہ ٦: عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔[1] (درمختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاوصبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ

صحیح حدیث میں فرمایا: ''جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی، اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی، اس نے ساری رات عبادت کی۔'' [2] اوران راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید وقربانی وغیرہ میں دقت ہوگی۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہت بہتر۔

مسئلہ ٧: ان راتوں میں تنہا نفل نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سُننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا۔[3] (ردالمحتار) صلاۃ اللیل کے متعلق آٹھ حدیثیں ضمناً ابھی مذکور ہوئیں اس کے فضائل کی بعض حدیثیں اور سنیے۔

حدیث ٩: ترمذی وابن ماجہ وحاکم برشرط شیخین عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔'' تو کثرت سے لوگ حاضرِ خدمت ہوئے، میں بھی حاضر ہوا، جب میں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے چہرہ کوغور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ مونھ جھوٹوں کا مونھ نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے سُنی یہ ہے فرمایا: ''اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔'' [4]

حدیث ١٠: حاکم نے بافادۂ تصحیح روایت کی، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سوال کیا تھا کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اُس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں؟ اُس پر بھی وہی جواب ارشاد ہوا۔[5]

حدیث ١١، ١٢: طبرانی کبیر میں باسناد حسن وحاکم بافادۂ تصحیح برشرط شیخین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جنت میں ایک بالاخانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔'' ابو مالک

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٦٨.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ العشاء... إلخ، الحدیث: ٦٥٦، ص٣٢٩.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في إحیاء لیالی العیدین... إلخ، ج٢، ص٥٦٩.

4 ...... "المستدرک" للحاکم، کتاب البر والصلة، باب إرحموا أهل الارض... إلخ، الحدیث: ٧٣٥٩، ج٥، ص٢٢١.
و "الترغیب و الترهیب"، کتاب النوافل، الترغیب في قیام اللیل، الحدیث: ٤، ج١، ص٢٣٩.

5 ...... "المستدرک" للحاکم، کتاب البر والصلة، باب إرحموا أهل الارض... إلخ، الحدیث: ٧٣٦٠، ج٥، ص٢٢١.

اشعری نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا: ''اُس کے لیے کہ اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔'' [1] اور اسی کے مثل ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۳: بیہقی کی ایک روایت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا، کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ [2]

حدیث ۱۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اُس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے، وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔'' [3]

حدیث ۱۵، ۱۶: ترمذی ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمھارے رب (عزوجل) کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیّآت کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔'' [4] اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ''بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔'' [5]

حدیث ۱۷: صحیح بخاری میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو رات میں اُٹھے اور یہ دُعا پڑھے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ . [6]

---

1 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب صلاة التطوع، باب صلاة الحاجة، الحديث: ١٢٤٠، ج١، ص٦٣١، عن عبد الله بن عمرو.

2 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوات، الحديث: ٣٢٤٤، ج٣، ص١٦٩.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، الحديث: ٧٥٧، ص٣٨٠.

4 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ٣٥٦٠، ج٥، ص٣٢٢.

5 ...... "المعجم الكبير"، باب السين، الحديث: ٦١٥٤، ج ٦، ص٢٥٨.

6 ...... ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ (عزوجل) اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے اور اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) بڑا ہے اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ (عزوجل) کے ساتھ اے میرے پروردگار! تو مجھے بخش دے۔۱۲

پھر جودُعا کرے مقبول ہوگی اوراگر وضوکر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔'' (1)

حدیث ۱۸: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لیے اُٹھتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُکَ الْحَقُّ وَ لِقَاءُ کَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّ النَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ . (2)

یہ ایک دُعا اور چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں اوراُن کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جسے اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے اس کے لیے یہی بس ہیں۔

نماز استخارہ

حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں:

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، الحديث: ١١٥٤، ج١، ص٣٩١.
و "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلوٰة، باب ما يقول إذا قام من الليل، تحت الحديث: ١٢١٣، ج٣، ص٢٨٨.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب التهجد بالليل، الحديث: ١١٢٠، ج١، ص٣٨١.

ترجمہ: الٰہی! تیرے ہی لیے حمد ہے، آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیا حق ہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ (عزوجل) تیرے لیے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تُو بخش دے میرے لیے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپا کر کیا اور اعلانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تُو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔۱۲

''جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَ اَسۡاَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَ تَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡقَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاقۡدُرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡ قَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِہٖ ۔ [1]

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الۡاَمۡرَ کے حاجت کا نام لے یا اُس کے بعد۔[2] (ردالمحتار)

اَوۡ قَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ میں اَوۡ شک راوی ہے، فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے۔

وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ ۔[3] (غنیہ)

مسئلہ۱: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لیے استخارہ نہیں ہوسکتا، ہاں تعیین وقت کے لیے کر سکتے ہیں۔[4] (غنیہ)

مسئلہ۲: مستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلۡ یٰاَیُّھَا الۡکَافِرُوۡنَ اور دوسری میں قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخۡتَارُ یُعۡلِنُوۡنَ تک اور دوسری میں وَمَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَۃٍ آخر آیت تک بھی پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل) اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین ومعیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور آسان کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین ومعیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اوس سے راضی کر۔۱۲

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب ماجاء في التطوع... إلخ، الحديث: ١١٦٢، ج١، ص٣٩٣.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ج٢، ص٥٦٩.

3 ...... "غنية المتملي"، ركعتا الاستخارة، ص٤٣١.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ج٢، ص٥٧٠.

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ''اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب (عزوجل) سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گذرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔'' [1] اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سورہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ [2] (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

صلاة التسبيح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں تمھارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا پچھلا پُرانا نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا: کہ اگر تم سے ہوسکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔'' اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سُنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے، فرماتے ہیں: اللہ اکبر کہہ کر **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ** پڑھے پھر یہ پڑھے **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پندرہ بار پھر **اَعُوْذُ** اور **بِسْمِ اللّٰہ** اور **اَلْحَمْد** اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ [3] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کون سورت پڑھی جائے؟ فرمایا: سورۂ

---

1 ...... "كنز العمال"، كتاب الصلاة، رقم: ٢١٥٣٥، ج٧، ص٣٣٦.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ج٢، ص ٥٧٠.

3 ...... "غنية المتملي"، صلاة التسبيح، ص ٤٣١.

تکاثر والعصراور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۲: اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۳: تسبیح اُنگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔[3]

مسئلہ۴: ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۵: ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ .[5] (ردالمحتار)

---

[1] ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاۃ التسبیح، ج۲، ص۵۷۱.

[2] ...... المرجع السابق.

[3] ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاۃ التسبیح، ج۲، ص۵۷۲.

[4] ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاۃ التسبیح، ج۲، ص۵۷۱.
و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۳.

[5] ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاۃ التسبیح، ج۲، ص۵۷۲.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیرخواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے، تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں، تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیرخواہی کو تیرے لیے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں، تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے، پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔۱۲

نمازِ حاجت

ابو داود حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں: ''جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔'' [1] اس کے لیے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث میں ہے: ''پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔'' مشایخ فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کی کوئی حاجت اللہ (عزوجل) کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ . [2]

ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح و ابن ماجہ و طبرانی وغیرہم عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی، اللہ (عزوجل) سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے، ارشاد فرمایا: ''اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' انھوں نے عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) دُعا کریں، انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ [3] اِنِّيْ

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل، الحديث: ١٣١٩، ج٢، ص٥٢.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الحاجة، الحديث: ٤٧٨، ج٢، ص٢١.

ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ (عزوجل)، مالک ہے عرش عظیم کا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ۔۱۲

3 ...... حدیث میں اس جگہ یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہے۔ مگر مجدد اعظم، اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کہنے کے بجائے، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔

تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِىْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ . [1]

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔'' [2] نیز قضائے حاجت کے لیے ایک مجرب نماز جو علما ہمیشہ پڑھتے آئے یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔[3] (خیرات الحسان)

(صلاۃ الأسرار)

نیز اس کے لیے ایک مجرب نماز صلاۃ الاسرار ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی بہجۃ الاسرار میں اور مُلّا علی قاری و شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنّتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھواللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرے پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار دُرُود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِىْ وَامْدُدْنِىْ فِىْ قَضَاءِ حَاجَتِىْ يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ . [4]

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِىْ وَامْدُدْنِىْ فِىْ قَضَاءِ حَاجَتِىْ يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ . [5]

---

1 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے اپنے رب (عزوجل) کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں، تا کہ میری حاجت پوری ہو۔ ''الٰہی! اون کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔'' ۱۲

2 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الحاجة، الحديث: ۱۳۸۵، ج۲، ص۱۵٦.
و "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، الحديث: ۳۵۸۹، ج۵، ص۳۳٦.
و "المعجم الكبير"، الحديث: ۸۳۱۱، ج۹، ص۳۰. دون قوله (واتوسل).

3 ...... "الخيرات الحسان"، الفصل الخامس و الثلاثون... إلخ، ص۲۳۰.
و "تاريخ بغداد"، باب ما ذكر في مقابر بغداد المخصوصة بالعلماء و الزهاد، ج۱، ص۱۳۵.

4 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل) کے رسول! اے اللہ (عزوجل) کے نبی! میری فریاد کو پہنچیے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔۱۲

5 ...... ترجمہ: اے جن وانس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچیے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔۱۲

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دُعا کرے۔ [1]

نمازِ توبہ

ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔'' پھر یہ آیت پڑھی۔

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [2]

جنھوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ (عزوجل) کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ (عزوجل) کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

مسئلہ ۱: صلاۃ الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرھویں شب اور شبِ قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں، فقہا اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ [3] لیکن اجلۂ اکابر اولیا سے باسانید صحیحہ مروی ہے، تو اس کے منع میں غلو نہ چاہیے [4] اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

---

1 ...... "بهجة الأسرار"، ذكر فضل أصحابه و بشراهم، ص١٩٧. بتصرف.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة عند التوبة، الحديث: ٤٠٦، ج١، ص٤١٤.
پ٤، اٰل عمرٰن: ١٣٥.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الرغائب، ج٢، ص٥٦٩، وغيره.

4 ...... مجددِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **''فتاویٰ رضویہ''**، جلد 7، صفحہ 465 پر فرماتے ہیں: ''نفل غیر تراویح میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہی ہے۔ چار کی نسبت کتبِ حنفیہ میں کراہت لکھتے ہیں یعنی کراہت تنزیہ جس کا حاصل خلافِ اَولیٰ ہے نہ کہ گناہ و حرام **كما بيناه في فتاوٰنا** (جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنے فتاوٰی میں دی ہے۔ت) مگر مسئلہ مختلف فیہ ہے اور بہت اکابر دین سے جماعت نوافل **بالتداعی** (تداعی کا لغوی معنی ہے ''ایک دوسرے کو بلانا''۔ اور تداعی کے ساتھ جماعت کا مطلب ہے کہ کم از کم چار آدمی ایک امام کی اقتدا کریں۔ "الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٤٣٠) ثابت ہے اور عوام فعلِ خیر سے منع نہ کیے جائیں گے۔ علمائے امت و حکمائے ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔''

("الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٤٦٥.)

تراویح کا بیان

مسئلہ ۱: تراویح مرد وعورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ [1] (درمختار وغیرہ) اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ ''میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔'' [2] اور خود حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، ارشاد فرماتے ہیں: ''جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے، اس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے [3] یعنی صغائر۔'' پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا **نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ** یہ اچھی بدعت ہے۔ [4] رواہ اصحاب السنن۔

مسئلہ ۲: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں [5] اور یہی احادیث سے ثابت، بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ [6] اور عثمان و علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے عہد میں بھی یوہیں تھا۔ [7] اور موطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے، کہ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیئیس ۲۳ رکعتیں پڑھتے۔ [8] بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔ [9] اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٩٦، وغيره .

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب العلم، باب ماجاء في الأخذ بالسنة... إلخ، الحديث: ٢٦٨٥، ج٤، ص٣٠٨.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، الحديث: ٧٥٩، ص٣٨٢.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب صلاة التروايح، باب فضل من قام رمضان، الحديث : ٢٠١٠، ج١، ص٦٥٨.
و "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم ٢٥٥، ج١، ص١٢٠.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٩.

6 ...... "معرفة السنن و الآثار" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب قيام رمضان، رقم ١٣٦٥، ج٢، ص٣٠٥.

7 ...... "فتح باب العناية شرح النقاية"، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التراويح، ج١، ص٣٤٢.

8 ...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم ٢٥٧، ج١، ص١٢٠.

9 ...... "السنن الكبرى"، كتاب الصلاة، باب ما روى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، الحديث: ٤٦١٨، ج٢، ص٦٩٩.

نے ایک شخص کو حکم فرمایا: کہ رمضان میں لوگوں کو بیس۲۰ رکعتیں پڑھائے۔[1] نیز اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض وواجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض وواجب کی ہر روز بیس۲۰ رکعتیں ہیں، لہٰذا مناسب کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل ومکمل برابر ہوں۔

مسئلہ۳: اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہوگیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرلے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشا بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشاو تراویح پھر پڑھے وتر ہوگیا۔[2] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ۴: مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ۵: اگر فوت ہوجائیں تو ان کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں، جیسے مغرب و عشا کی سنتیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۶: تراویح کی بیس۲۰ رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہوجائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ۷: احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کرلی تو بھی جائز ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ۸: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی

1...... "السنن الكبرى"، كتاب الصلاة، باب ما روى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، الحديث: ٤٦٢١، ج٢، ص٦٩٩.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٥.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٩٨.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٨.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٩.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٧.

سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ۹: امام ومقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دُعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اکتفا کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قراءت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں ہر شفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قراءت مساوی ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۱۲: قراءت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو[5] بہتر ہے۔ یوہیں تعوذ وتسمیہ و طمانینت وتسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۱۳: ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۱۴: اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۶۰۱.
و "الفتاوی الرضویة"، ج۷، ص۴۵۸.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج۲، ص۶۰۲.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، ج۱، ص۱۱۸.

4 ...... المرجع السابق، ص۱۱۷.

5 ...... یعنی جس قدر حروف کو اچھی طرح ادا کرے۔

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، ج۱، ص۱۱۷.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۶۰۳.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، ج۱، ص۱۱۵، وغیرہ.

اللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ۔[1] (غنیہ، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: ہر دو رکعت کے بعد دوؔ رکعت پڑھنا مکروہ ہے۔ یوہیں دسؔ رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تراویح میں جماعت سنتِ کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلّہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قراءت پڑھتا ہو یا مسجد محلّہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو بنائیں۔[6] (عالمگیری) افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں اُنھیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور

---

1 ...... "غنية المتملي"، تراويح، ص٤٠٤.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٦٠٠، وغيرهما.
ترجمہ: پاک ہے ملک وملکوت والا، پاک ہے عزت و بزرگی اور بڑائی اور جبروت والا، پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے، پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم مغفرت چاہتے ہیں، تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں ۔۱۲

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٥.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠١.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں تفرقہ[1] نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولاعزوجل مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ۲۰: آج کل اکثر رواج ہوگیا ہے کہ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اُجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لُوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ اَلصَّرِیْحُ یُفَوِّقُ الدَّلَالَةَ[2]۔

مسئلہ۲۱: ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۲۲: لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۲۳: افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں، مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۲۴: نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ۲۵: رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اُسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا و تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۲۶: یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے دوسرا تراویح۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشا و وتر کی

1...... یعنی فرق۔ 2...... یعنی صراحت کو دلالت پر فوقیت ہے۔

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٦.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج١، ص٨٥.

7...... المرجع السابق، ص١١٦، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي... إلخ، ج٢، ص٦٠٦.

امامت کرتے تھے اورابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: اگرسب لوگوں نے عشا کی جماعت ترک کردی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں، ہاں عشا جماعت سے ہوئی اوربعض کو جماعت نہ ملی۔ تو یہ جماعت تراویح میں شریک ہوں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: اگرعشا جماعت سے پڑھی اورتراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے اوراگرعشا تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عشا کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا اسی میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے، بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ ﴾

منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔[6] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۲: امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: دورکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہوگیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اورسجدہ کرلیا ہو تو چار

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٦.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠٣.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٦٠٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٧.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠٣.

6 ...... "غنية المتملي شرح منية المصلي"، تراويح، فروع، ص٤١٠.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٦٠٣.
پ٥، النسآء: ١٤٢.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ١١٨.

پوری کرلے مگر یہ دوشمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا، اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قعدہ میں مقتدی سوگیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہوگیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اُس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اُس کا قول اعتبار کرے۔ اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لیے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ **الم تر کیف** سے آخر تک دوبار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: ایک بار بسم اللہ شریف جہر[8] سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مستحب اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا، مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ۱۱۸.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۹.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۷.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۸.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... یعنی اُونچی آواز۔

مسئلہ۴۱: متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھواللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الٓمٓ سے مفلحون تک پڑھے۔

مسئلہ۴۲: شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے، جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کررہا ہے، کچھ لوگ لیٹے ہیں، کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہوگئے یہ ناجائز ہے۔

فائدہ: ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رمضان شریف میں اکسٹھ ختم کیا کرتے تھے۔ تیس۳۰ دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

حدیث۱،۲: امام مالک ونسائی روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے، ارشاد فرمایا: ''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔'' عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی، ارشاد فرمایا: ''جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔'' (1) اسی کے مثل یزید بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا واقعہ ہے جو ابوداود میں مروی۔

حدیث۳: امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔'' (2)

مسئلہ۱: تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائے۔(3) (درمختار)

مسئلہ۲: فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائے اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو، البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز

1 ...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، الحديث: ٣٠٢، ج١، ص١٣٥.
و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب من صلى صلاة مرتين، الحديث: ١١٥٣، ج١، ص٢٣٨.

2 ...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، الحديث: ٣٠٦، ج١، ص١٣٦.

3 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦٠٦ ـ ٦١٠.

پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہوسکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہوگیا تو برا کیا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کرلے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی چار رکعت قضا کرے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳: مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہوگیا۔ امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہوگیا اس مقتدی نے اُس کا اتباع کیا، اس کی نماز فاسد ہوگئی، تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے، توڑے گا تو گنہگار ہوگا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہوسکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مُراد ہے، مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز[4] سجدہ نہ کیا ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو، اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: نفل شروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کرلے، اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کرلے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کرلے۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج۱، ص۱۱۹، وغيره.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج۱، ص۱۱۹.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: صلاة ركعة واحدة باطلة... إلخ، ج۲، ص۶۱۰.

4 ...... ابھی تک۔

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج۲، ص۶۰۸.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: صلاة ركعة واحدة... إلخ، ج۲، ص۶۱۱.

8 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج۲، ص۶۱۱.

مسئلہ ۹: سنت یا قضا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو ہاں جو قضا شروع کی اگر بعینہ اُسی قضا کے لیے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف[2] کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لیے ہو تو مستحب اور جان بچانے کے لیے ہو تو واجب۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہِ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔**''[5] امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابوالشعثا کہتے ہیں: ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی، اُس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا: کہ ''**اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔**''[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے، خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو، مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اُس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦٠٦.
2. ...... یعنی ضائع ہونے۔
3. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: قطع الصلاة يكون حراما و مباحا... إلخ، ج٢، ص٦١٠.
4. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج١، ص١١٩.
5. ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج، الحديث: ٧٣٤، ج١، ص٤٠٤.
6. ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج، الحديث: ٧٣٣، ج١، ص٤٠٤.
"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان، ج٢، ص٦١٢.
7. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦١٣.
8. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان، ج٢، ص٦١٣.

مسئلہ ۱۵: سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جا سکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ ظن غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو، اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اُس وقت ہے کہ اقامت شروع ہوگئی اقامت سے پہلے جا سکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اُسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جب کہ پڑھ لی ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: مقتدی نے دو سجدے کیے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: چار رکعت والی نماز جسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اُس نے جماعت نہ پائی، ہاں جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں شامل ہوا ہو بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا، مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اُسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اوّل سے شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل[4] یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: امام رکوع میں تھا کسی نے اُس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھالیا تو وہ رکعت نہیں ملی، لہٰذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت کو پڑھ لے اور اگر امام کو قیام میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کرلے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہولیا پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر بوجہ ترکِ واجب گنہگار رہوا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اس کے رکوع کرنے سے پیشتر امام نے سر اٹھالیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں جیسا بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں

1- "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك الفریضة، ج۲، ص٦١٤.

2- المرجع السابق.

3- المرجع السابق، ص٦٢٥.

4- یعنی خلاصہ۔

5- "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك الفریضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ج۲، ص٦٢١.

6- "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك الفریضة، ج۲، ص٦٢٣.

گے۔ یوہیں اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کیے تو نماز فاسد نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی نماز ہوگئی مگر ترک واجب کا گناہ ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہوگیا بشرطیکہ اس نے اُس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قراءت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کرلے گا ہو جائے گی ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہرحال ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا تو اگر حد رکوع میں مشارکت[3] ہوگئی اگرچہ قلیل تو رکعت مل گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع و سجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قراءت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور اگر امام کے بعد رکوع و سجود کیا تو نماز ہوگئی اور اگر رکوع پہلے کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قراءت پڑھے اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے۔[5] (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

حدیث ۱: غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: انہوں نے اذان و اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔[6]

حدیث ۲: امام احمد نے ابی جمعہ حبیب بن سباع سے روایت کی، کہ غزوۂ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا: کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں پڑھی، مؤذن کو حکم فرمایا: اُس نے اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔[7]

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ج۲، ص۶۲٤.

2...... المرجع السابق، ص۶۲۵.

3...... یعنی باہم شرکت۔

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج۱، ص۱۲۰.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج۱، ص۱۲۰.

6...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الأذان والإقامة للفائتة، الحديث: ۱۸۹۲، ج۱ص۵۹۲.

7...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي جمعه حبيب بن سباع، الحديث: ۱۶۹۷۲، ج۶، ص۴۲.

حدیث ۳: طبرانی وبیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا: ''جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اُس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرلے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اُسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔'' [1]

حدیث ۴: صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔'' [2]

حدیث ۵: صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تو قصور نہیں، قصور تو بیداری میں ہے۔ [3]

مسئلہ ۱: بلا عذرِ شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہِ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۲: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا، توبہ کہاں ہوئی۔ [5] (ردالمحتار) حدیث میں فرمایا: ''گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب (عزوجل) سے ٹھٹھا [6] کرتا ہے۔'' [7]

مسئلہ ۳: دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لیے عذر ہے، مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کرسکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے ہی کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا۔ یوہیں اگر قبلہ کو مونھ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رُخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔ [8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جنائی [9] نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لیے یہ عذر ہے۔ بچہ کا سر باہر

1...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٥١٣٢، ج٤، ص٣٨.
2...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة... إلخ، الحديث: ٣١٥-(٦٨٤)، ص٣٤٦.
3...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة... إلخ، الحديث: ٦٨١، ص٣٤٣.
4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٢٦.
5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٢٧.
6...... یعنی مذاق۔
7...... "شعب الإيمان"، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث: ٧١٧٨، ج٥، ص٤٣٦.
8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٢٧.
9...... یعنی دائی۔ بچہ جنانے والی۔

آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی، کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۵: جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفعہ کرنے کے لیے کرنا اعادہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ۶: وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔[3] (درمختار) مگر نماز فجر و جمعہ وعیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ۷: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے، البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: ''جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔''[4] (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

مسئلہ۸: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بُھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ۹: جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اُسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔[6] (ردالمحتار)

---

1. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷.
2. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷-۶۳۲.
3. ...... المرجع السابق، ص۶۲۸.
4. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱، وغيره.
5. ...... "ردالمحتار"،
6. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج۲، ص۳۳.

امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ **''نماز کے اَحکام''** صفحہ 329 پر فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نعت خوانیوں، ذِکر و فکر کی محفلوں نیز سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نَمازِ فجر **قضا** ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیّتِ اعتکاف مسجِد میں قِیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابلِ اعتماد اسلامی=

مسئلہ ۱۰: فرض کی قضافرض ہے اور واجب کی قضاواجب اور سنت کی قضاسنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہوگیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔[(1)] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قضا کے لیےکوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بریٴ الذّمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔[(2)] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مجنون کی حالت جنون جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضاواجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔[(3)] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضاواجب ہے۔[(4)] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دِنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آ گیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضاواجب ہے، دارالاسلام میں مُسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضاواجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔[(5)] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضاواجب نہیں۔[(6)] (عالمگیری)

= بھائی جگانے والا موجود ہو یا اِلارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسبِ ضَرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ فرماتے ہیں: **''جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بِلاضَرورتِ شَرعِیَّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔''**

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج٢، ص٦٣٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت وما يتصل بها، الفصل الثالث، ج١، ص٥٢.

طلوع وغروب وزوال سے کیا مراد ہے، اس کا بیان باب الاوقات میں گذرا۔ ۱۲ منہ

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان بالختمات و التهاليل، ج٢، ص٦٤٧.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١.

مسئلہ ۱۶: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: لڑکی نماز عشا پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے، پَو پھٹنے[2] سے پہلے آنکھ کھلی تو اُس وقت کی نماز فرض ہے اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پَو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوگئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہوگیا تو اُسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشا و وتر قضا ہوگئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔[5] (شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۰: ترتیب کے لیے مطلق وقت کا اعتبار ہے، مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہوسکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھے پھر عصر۔[6] (ردالمحتار)

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٥٠.
2. ...... یعنی صبح صادق ہونے۔
3. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١، وغيره .
4. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١، وغيره.
5. ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج١، ص٢١٧.
6. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج٢، ص٦٣٤.

مسئلہ ۲۱: اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت وقت تنگ ہو، اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور یہ یاد تھا کہ اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہوگیا تو یہ نماز نہ ہوگی ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہوگیا اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نمازِ عشا قضا ہوگئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نمازِ فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا پڑھ کر پھر فجر پڑھے، ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا، عشا پڑھنے لگا اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یوہیں اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی، فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہوگیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہوگئی۔[5] (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۲.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص۱۲۳.

مسئلہ ۲۶: قضانماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲۷: اپنے کو باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پڑھ لی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر کی نہ ہوئی، عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا تو عصر کی ہوگئی غرض یہ ہے کہ فرضیّت ترتیب سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضائیں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی اگرچہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہوگیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔[6] (درمختار)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢٢.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٣٩.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج٢، ص٦٣٧.

5 ...... المرجع السابق، ص٦٤٠.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٤٠.

مسئلہ ۳۲: باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب کو پھر سے پڑھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۳: بعض نماز پڑھتے وقت قضا یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد ونوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: **قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں** یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: منّت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی تو اسی وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو گنجائش ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: کسی شخص کی ایک نماز قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی نمازیں پڑھے۔ یوہیں اگر

1- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ٢، ص ٦٤١.

2- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج ٢، ص ٦٤٢.

3- ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج ١، ص ١٢٤.

4- ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ٢، ص ٦٤٦.

5- ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات و التهاليل، ج ٢، ص ٦٤٦.

خلیلِ ملّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الرحمٰن **"سنّی بہشتی زیور"**، صفحہ 240 پر فرماتے ہیں: ''اور لَو لگائے رکھے کہ مولا عزوجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزائنِ غیب سے عطا فرما دے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ **و الله ذو الفضل العظيم**۔ ("سنّی بہشتی زیور"، نفل نمازوں کا بیان، ص ۲۴۰)

6- ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية... إلخ، ج ٢، ص ٦٤٦.

دونمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے۔ یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یادنہیں کہ پہلے دن کی کون نماز ہے تو جدھر طبیعت جمے اسے پہلی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جمے اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جمے تو عصر پوری کر کے آخر میں ایک سجدہ کرلے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: جس کی نمازیں قضا ہوگئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیّت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثا فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے[4] اور یہ قبضہ بھی کرلے پھر یہ مسکین کو دے، یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیّت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیّت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کرلیں اور باقی کو ورثا یا اور کوئی لے لے تو گنہگار رہوا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیّت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے۔ یوہیں اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔[6] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی تحفہ میں دیدے۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلاة عن الميت، ج٢، ص٦٤٣ ـ ٦٤٤.

6 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٤٥.

مسئلہ ۴۳: بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔

مسئلہ ۴۴: شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اس کے بعد حنفی ہوگیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: جس کی نمازوں میں نقصان وکراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر وعصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: **قضائے عمری** کہ شبِ قدر یا اخیر جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں، یہ باطل محض ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے: ''ایک بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔'' [3] اس حدیث کو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ ۱: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ......

4 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج١، ص٢٢٠.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥١، ٦٥٥.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٣.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥، وغيره.

مسئلہ ۴: کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجباتِ تلاوت سے ہے واجباتِ نماز سے نہیں لہٰذا سجدۂ سہو نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی۔[2] (ردالمحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ ۶: سجدۂ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہو گیا۔ یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہو گیا سجدہ ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو چیز مانع بنا ہے، مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز، اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥.
و "غنية المتملي"، فصل في سجود السهو، ص٤٥٥.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

یہ علامہ شامی کی بحث ہے اور اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہم الاقدس نے حاشیۂ ردالمحتار میں یہ ثابت کیا کہ بہرحال اعادہ ہے۔ "وهذا نصه و الذى يظهرلى لزوم الاعادة مطلقا لان الصلوة وقعت ناقصة وقد وجب عليه اكمالها وكانت اليه سبيلان متصل بالسجود و متراخ بالاعادة فان عجز عن احدهما ولو بلا صنعه فلم يعجز عن الاخرى و سيأثر العلامة المحشى عن النهر ان المقتدى اذا سهاد ون امامه فانه لايسجد ومقتضى كلا مهم ان يعيد لتمكن الكراهة مع تعذر الجابر اھ فان هذا التعذر ايضاً بغير صنعه وقداقره المحشى وهو وان كان ثمه سهوا من النهر والمحشى كما سياتى هنا لكن لاشك انه مقتضى كلامهم هنا." ۱۲

مسئلہ۹: فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدۂ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدۂ سہو کرے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۱: سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔[3] (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ۱۲: سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدۂ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعادہ۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۳: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

واجباتِ نماز کا مفصّل بیان پیشتر ہو چکا ہے، مگر تفصیل احکام کے لیے اعادہ بہتر، واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ۱۴: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲٦.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٥٤.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲٥.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٥۳، وغيره.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٥٥، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٥٦.

و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲٦.

مسئلہ ۱۵: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدۂ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدۂ سہو نہیں اور رکوع و سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ واجب ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ تلاوت ادا کرے اور سجدۂ سہو کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلاف ترتیب **فعل** واقع ہو تو سجدۂ سہو کرے مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قراءت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہوگیا اور اگر رکوع کے بعد قراءت تو کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قراءت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قراءت کر کے رکوع کیا مگر واجب قراءت ادا نہ ہوا مثلاً **الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی** تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کرلے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے، ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: تعدیل ارکان[7] بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہے۔[8] (عالمگیری)

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٦.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥.

6 ...... "الدرالمختار"، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٧.

7 ...... یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "**سُبْحٰنَ اللّٰه**" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٧.

مسئلہ۲۲: فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔[1] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ۲۳: اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہوگیا تو ضرور ہے کہ لوٹ کہ آوے، تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ۲۴: قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہوگیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہوگئے فرض ادا ہوگیا مگر سجدۂ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہوگیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہوگئیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۵: نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرلے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے، لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ۲۶: اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرکے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہوگیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہولیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کرلیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٦١.

2 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٦٦٣.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٦٤.

4 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٦٦١.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٦٧، ٦٦٩.

مسئلہ ۲۷: چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کرسکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدۂ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدۂ سہو کا اعادہ کرے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟'' عرض کی، اس لیے کہ اس نے بُھول کر پڑھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تحسین فرمائی۔[4] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدۂ سہو واجب ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہو گیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ یوہیں اگر

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٦٩.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٧٠.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٥٧، وغیرهما.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص١٢٧.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رُکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رُکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدۂ سہو کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: امام تکبیراتِ عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔[5] (عالمگیری) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بُھولا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جمعہ وعیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔[8] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۴۱: منفرد نے سرّی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٧.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٧٥.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٧.

9 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٧.

مسئلہ ۴۲: ثنا و دُعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۴۶: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور مابقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لیے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نمازِ فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آ جائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدّت گذر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے۔[7] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۸.

2 ...... المرجع السابق، ص۶۷۷.

3 ...... المرجع السابق، ص۶۵۸.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۸.
اور اعادہ بھی اس کے ذمہ نہیں کما حققناہ فی فتاونا ۱۲ منہ

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ج۱، ص۱۲۸.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۹.

6 ...... "غنیة المتملي"، فصل في سجود السھو، ص۴۶۶.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۹، وغیرہ.

مسئلہ ۴۹: مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام و قراءت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لَوٹے، لَوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں اعادہ کرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلاقراءت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: امام سے صلاۃ الخوف میں (جس کا بیان اور طریقہ ان شاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ

---

1. ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۹، وغیرہ.
و "الفتاوی الرضویۃ"، ج۷، ص۲۳۸.
2. ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۹.
3. ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني عشر في سجود السھو، ج۱، ص۱۲۸.
4. ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۶۰.
5. ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۶۰.
6. ...... المرجع السابق.

دوسرا گروہ سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: امام کو حدث ہوا اور پیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدۂ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالتِ خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا، لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدۂ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر گیا اور سجدۂ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: سجدۂ تلاوت باقی تھا یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدۂ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا، نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے ذمہ سجدۂ سہو و سجدۂ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدۂ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدۂ نماز و سجدۂ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدۂ نماز رہ گیا تھا اور سجدۂ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدۂ نماز و سجدۂ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.

2 ...... المرجع السابق، ص۱۳۰.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۳.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۳.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۴.

سجدہ کرلیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع وسجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہوگئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں، مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہوگیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا، تو نماز گئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: جس کو شمار رکعت میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وعلیٰ ھذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدۂ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہوگیا۔[3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۶۳: نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔[4] (فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلّی کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہوا مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا

---

1. ...... "الدرالمختار"
2. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷٤.
3. ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۱، ص۷٦، وغيرها.
4. ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۱، ص٤٥٢.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷٥.
5. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۳۱، وغيره.

کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٦: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رُکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا، پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رُک رہا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٧: یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٨: شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رُکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ٦٩: بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رُکن ادا کر لیا تو سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ٧٠: نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ٧١: وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ٧٢: امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٧٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٣٠.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٧٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٣١.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق، وغيره.

8 ...... المرجع السابق.

نماز مریض کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: ''کھڑے ہوکر پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔''[1] اس حدیث کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے روایت کیا۔

حدیث ۲: بزار مسند میں اور بیہقی معرفۃ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے، دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا، اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو، ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔[2]

مسئلہ ۱: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہوکر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکّر آتا ہے یا کھڑے ہوکر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہوجائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔[3] (درمختار) اس کے متعلق بہت سے مسائل فرائض نماز میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ ۲: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہوسکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں

---

1. ...... "نصب الراية" للزيلعي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۱۷۷۔ ۱۷۸.
2. ...... "معرفة السنن والآثار" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، الحديث: ۱۰۸۳، ج۲، ص۱۴۰.
3. ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۱.
4. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۶.
   و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۲.
5. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۶، وغيره.

کچھ حرج نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ۵: چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی، قعدۂ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قراءت شروع کر دی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا، لہٰذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو نماز جاتی رہی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۶: بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قراءت سے پہلے یاد آگیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہوگئی اور سجدۂ سہو بھی نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۷: مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قراءت کی اور اشارہ سے رکوع وسجود کیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قراءت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے بلکہ پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۸: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع وسجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۹: اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۰: اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا، جب بھی سجدہ ہو گیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔[7] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٩٠.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٧.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص١٣٦، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٤.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٥. وغيره

7 ...... المرجع السابق، و "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٦.

مسئلہ ۱۱: اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رکوع و سجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کرسکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوگیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اور اگر یہ شخص اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو مونھ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ مونھ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کرسکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ مونھ کرسکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رُو کر دے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی، اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۵، ۶۸۶.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۶.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۶. وغيره

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۷، وغيره.

پھر زبان کُھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع وسجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہوگیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرلے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوگیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع وسجود پر قادر ہوگیا تو سرے سے پڑھے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹: رکوع وسجود پر قادر نہ تھا کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع وسجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہوگیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہوگیا تو سرے سے پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکّر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رُو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو مونھ کرلے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو مونھ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔[6] (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۸.

2 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۸.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۷.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۹.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۹.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج۲، ص۶۹۰.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۹۲.

مسئلہ ۲۲: اگر کسی کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: شراب یا بنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۴: سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگرچہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قراءت بھی نہ ہوگی مگر جبکہ قراءت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت بیمار ہو تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے اور غلام بیمار ہو تو وضو کرا دینا مولٰی کے ذمّہ ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو مینھ[7] اور کیچڑ ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۹۲.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۷.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۹۲.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۸.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... یعنی بارش۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۸.

قضا ہوئیں بیماری میں انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عملِ کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے، ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

تنبیہ ضروری: مسلمان اس باب کے مسائل کو دیکھیں تو انھیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ شرع مطہرہ نے کسی حالت میں بھی سوا بعض نادر صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ آج کل جو بڑے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جا رہی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دی شدت کا درد ہوا نماز چھوڑ دی کوئی پھڑیا نکل آئی نماز چھوڑ دی، یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ درد ِسر وزکام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انھیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوۃ کے لیے احادیث سے بیان ہوئیں، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا وَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَ شَرِیْعَۃِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ اٰمِیْن . [5]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٨.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج٢، ص٦٩٣.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٧.

5 ...... اے اللہ (عزوجل)! تو ہم کو نماز قائم کرنے والوں میں اور زندگی اور مرنے کے بعد اچھے نماز والوں میں کر اور اپنے حبیب کریم (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی شریعت کی پیروی اور روزی کر، ان پر بہتر درود وسلام، اٰمین۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے بربادی میری! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا، میرے لیے دوزخ ہے۔'' (1)

مسئلہ ۱: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سورۂ اعراف کی آخر آیت

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ وَ یُسَبِّحُوۡنَہٗ وَلَہٗ یَسۡجُدُوۡنَ ۩ ﴾ (2)

(۲) سورۂ رعد میں یہ آیت

﴿ وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡھًا وَّظِلٰلُھُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۩ ﴾ (3)

(۳) سورۂ نحل میں یہ آیت

﴿ وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّالۡمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ۝ ﴾ (4)

(۴) سورۂ بنی اسرائیل میں یہ آیت

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِہٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡھِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ کَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ۝ وَ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ یَبۡکُوۡنَ وَ یَزِیۡدُھُمۡ خُشُوۡعًا ۩ ﴾ (5)

(۵) سورۂ مریم میں یہ آیت

﴿ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۩ ﴾ (6)

(۶) سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یعنی یہ آیت

1...... "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، الحدیث: ۸۱، ص۵٦.

2...... پ۹، الاعراف: ۲۰٦.

3...... پ۱۳، الرعد: ۱۵.

4...... پ۱٤، النحل: ٤۹.

5...... پ۱۵، بنیٓ اسرآءیل: ۱۰۷ ـ ۱۰۹.

6...... پ۱٦، مریم: ۵۸.

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ ۩ ﴾ [1]

(۷) سورۂ فرقان میں یہ آیت

﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩ ﴾ [2]

(۸) سورۂ نمل میں یہ آیت

﴿ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴾ [3]

(۹) سورۂ الم تنزیل میں یہ آیت

﴿ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴾ [4]

(۱۰) سورۂ ص میں یہ آیت

﴿ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ ﴾ [5]

(۱۱) سورۂ حم السجدة میں آیت

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۩ ﴾ [6]

(۱۲) سورۂ نجم میں

﴿ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۩ ﴾ [7]

---

1 ...... پ۱۷، الحج: ۱۸.

2 ...... پ۱۹، الفرقان: ٦٠.

3 ...... پ۱۹، النمل: ۲۵ ـ ۲٦.

4 ...... پ۲۱، السجدة: ۱۵.

5 ...... پ۲۳، صٓ: ۲٤ ـ ۲۵.

6 ...... پ۲٤، حٰمٓ السجدة: ۳۷ ـ ۳۸.

7 ...... پ۲۷، النجم: ٦۲.

(۱۳) سورۂ انشقاق میں آیت

﴿ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ ۙ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴾ [1]

(۱۴) سورۂ اقراء میں آیت ﴿ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ﴾ [2]

مسئلہ۲: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ۳: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۴: اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۵: قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سُنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا، البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا، اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا، بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس کے لیے بھی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوہیں اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے۔[6] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰ ۔ ۲۱.   2 ...... پ ۳۰، العلق: ۱۹.

"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

3 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۱، ص ۷۸.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۴، وغيرهما.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۴.

اعلیٰ حضرت، امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: سجدہ واجِب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضَروری ہے لیکن بعض عُلَمائے مُتأخِّرین کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادّہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدۂ تلاوت واجِب ہو جاتا ہے لہٰذا اِحتیاط یہی ہے کہ دونوں صورَتوں میں سجدۂ تلاوت کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۸، ص۲۲۳۔۲۳۳ مُلَخَّصاً).

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۲.

6 ...... المرجع السابق، ص ۱۳۳. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۶۹۶.

مسئلہ ۶: سورۂ حج کی آخرآیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے، البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا، اگرچہ آیت سُنی ہو۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۸: مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں، البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سُنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سُنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کرلیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔[4] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہوگیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا لہٰذا سجدہ کرے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو، لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٥-٦٩٧.

2 ...... "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٧.

4 ...... "غنية المتملي "، سجدة التلاوة، ص٥٠٠.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٨.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٨.

اہل نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہوگیا اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے، بے وضو یا **جنب** نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے، نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ یو ہیں سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے، نشہ والے یا سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳: عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: نفل پڑھنے والے نے آیت پڑھی اور سجدہ بھی کر لیا پھر نماز فاسد ہوگئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیرونِ نماز کرے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۵: فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نا معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہوگیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یو ہیں آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یو ہیں پرند سے آیت سجدہ سُنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا۔[6] (عالمگیری)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ١، ص ١٣٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ٢، ص ٧٠٠ ـ ٧٠٢.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ١، ص ١٣٢.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ٢، ص ٧٠٦.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ١، ص ١٣٢.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ١، ص ١٣٣.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ١، ص ١٣٢، ١٣٣.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ٢، ص ٧٠٢.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ١، ص ١٣٣.

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔[1] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹: سجدۂ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے ستر عورت، لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے تیمّم کرکے سجدہ کرنا جائز نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حدث عمد وکلام وقہقہہ۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہوکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہوکر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔[5] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اوٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھالیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کرلیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقۃً اقتدا نہیں، لہٰذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہوسکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔[6] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ نہ کہا یا سُبْحٰنَ نہ پڑھا تو ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.
و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٠.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٩. وغيره

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٩.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٩.

5...... المرجع السابق، و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٤.
و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠١.

نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سُن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یہ جو کہا گیا کہ سجدۂ تلاوت میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے یا اور دُعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے۔ مثلاً

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.[3] یا

اَللّٰهُمَّ اکْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ بِهَا اَجْرًا وَّ ضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ.[4] یا یہ کہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ط[5]

اور اگر بیرونِ نماز ہو تو چاہے یہ پڑھے یا صحابہ و تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے، مثلاً ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَبِکَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ وَعَمَلًا یَّرْفَعُنِیْ.[6] (غنیہ، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۵.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۷۰۰.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۷۰۰.

3 ...... ترجمہ: میرے چہرے نے سجدہ کیا اوس کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ (عزوجل)! جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔۱۲

4 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اس سجدہ کی وجہ سے تو میرے لیے اپنے نزدیک ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہ کو دور کر اور اسے تو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اس کو تو مجھ سے قبول کر جیسا تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول کیا۔۱۲

5 ...... ترجمہ: پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ ہو کر رہے گا۔۱۲

6 ...... "غنیة المتملي"، سجدة التلاوة، ص۵۰۲، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۷۰۰.
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میرے جسم نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا۔ اے اللہ! تو مجھ کو علم نافع اور عمل رافع روزی کر۔۱۲

مسئلہ ۲۷: سجدۂ تلاوت کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔[1] (تنویرالابصار)

مسئلہ ۲۸: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ .[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت نماز[4] میں ہے کر لے، اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدۂ سہو کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار) تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے، مثلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہوسکتا۔ اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع وسجود نہ کیا ہو، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرونِ نماز سجدہ کرلے اور سجدہ کرلیا تھا تو حاجت نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کرلیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔[8] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "تنویر الأبصار"، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰۰.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰۳.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰۳.
ترجمہ: ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔۱۲

4 ...... یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے۔۱۲

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰٤.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰٦۔۷۰۷.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰۵.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰۸.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۳، ۱۳٤.

مسئلہ ۳۳: نماز کا سجدۂ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی، مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوعِ نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اگر رکوعِ نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لیے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوعِ نماز کرے فوراً نہ کرے۔ اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لیے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔[1] (غنیہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۴: آیت سجدہ بیچ سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگرچہ نیت کرے، ناکافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کرلے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس صورت اخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔[4] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا لہٰذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ قعدہ جاتا رہا یہ حکم جہری نماز کا ہے، سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے اور اگر امام نے رکوع سے سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدۂ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا اگرچہ نیت نہ ہو، لہٰذا امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.

نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدۂ تلاوت بہرحال ادا ہوجائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے سجدۂ تلاوت کیا مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہوگیا اور اگر رکوع کر کے دو سجدے کر لیے تو اس کی نماز گئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: مصلّی سجدۂ تلاوت بھول گیا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کرلے پھر جس رکن میں تھا اس کی طرف عود کرے یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو وعلی ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہوگئی۔[4] (عالمگیری) مگر قعدۂ اخیرہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۴۲: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سُنا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: مجلس میں آیت پڑھی یا سُنی اور سجدہ کرلیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سُنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔[7] (درمختار)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳۳.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۷.
2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۸.
3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۰۹.
4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳٤.
5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲.
6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج ۱، ص ۱۳٤.
7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج ۲، ص ۷۱۲.

مسئلہ ۴۵: ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سُنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف دُرود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دو ایک لقمہ کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی، ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی ہے، مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی، تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔[2] (عالمگیری، غنیہ، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۴۷: سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یا وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں، ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سُنا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: تانا تننا، نہر یا حوض میں تیرنا، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا، ہل جوتنا، دائیں چلانا، چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا، عورت کا بچہ کو دُودھ پلانا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا یا سُنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔[4] (غنیہ، درمختار وغیرہما) یہی حکم کولو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۹: ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تن رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے اگرچہ فتح القدیر میں اس کے خلاف لکھا، اس لیے کہ یہ عملِ کثیر ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قراءت، تسبیح، تہلیل، درس وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا اور اگر

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢، ٧١٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٤.
و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٣.
و "الدرالمختار" كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢ ـ ٧١٦.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٦.

4 ...... المرجع السابق، ص٧١٤.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٦.

دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: آیت سجدہ بیرونِ نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لیے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہو گیا بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہوا اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور گنہگار رہا توبہ کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے، خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر دوبارہ سہ بارہ آیت پڑھی۔ یوہیں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لیے ایک سجدہ کافی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے، نماز والا ساقط ہو گیا۔[4] (خانیہ، غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سُنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔[6] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۵۶: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۷: سامعین نے سجدہ کا تہیّہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٦.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١١.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.

4...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.

6...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج١، ص٢٣٢.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٧، وغيره.

سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں، مگر بہت سے علما کہتے ہیں کہ اگر چہ نہ سُنی سجدہ واجب ہو گیا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

فائدۂ اہم: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرلے۔[3] (غنیہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۵۹: زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کرسکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہوسکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائے گا۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۱: جمعہ وعیدین اور سِرّی نمازوں میں اور جس نماز میں جماعتِ عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع وسجود کردے اور رکوع میں نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔[6] (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اُس پر اور سننے والوں پر سجدہ واجب ہے اور جنھوں نے نہ سُنی ان پر نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مُسافر واپس آیا غرض کسی

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٨.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٨.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٩.
و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٧. وغيرهما

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.

5...... المرجع السابق.

6...... "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٧.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ج٢، ص٧٢٠.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ج٢، ص٧٢٠.

نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: سجدۂ بے سبب جیسا اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے، نہ مکروہ۔[2] (عالمگیری)

نمازِ مسافر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ق صلے اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط ﴾[3]

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمھیں فتنہ میں ڈالیں گے۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے، یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے میں نے عرض کی، کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا:

﴿ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ق صلے اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط ﴾[4]

اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال کیا ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے تم پر تصدق فرمایا اس کا صدقہ قبول کرو۔[5]

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی، کہ حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔''[6]

حدیث ۳: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ[7] میں عصر کی دو رکعتیں۔''[8]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۶.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ج۲، ص۷۲۰.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۶.

3 ...... پ۵، النسآء: ۱۰۱.

4 ...... پ۵، النسآء: ۱۰۱.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها، الحديث: ۶۸۶، ص۳۴۷.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحج، باب الصلاة بمنى، الحديث: ۱۶۵۶، ج۱، ص۵۵۴.

7 ...... مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے، یہی اصح ہے۔ (مرقاۃ) ۱۲ منہ

8 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحج، باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، الحديث: ۱۵۴۷، ج۱، ص۵۲۰.

حدیث۴: ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضر وسفر دونوں میں نمازیں پڑھیں، حضر میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اوراس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اوراس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو۔ اوراس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر وسفر میں برابر تین رکعتیں، سفر وحضر کسی کی نمازِ مغرب میں قصر نہ فرماتے اوراس کے بعد دو رکعت۔ [1]

حدیث۵: صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ''نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کردی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔'' [2]

حدیث۶: صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: کہ ''اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک [3] یعنی امام کے ساتھ۔'' [4]

حدیث۷: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کی برابر ہیں۔ [5]

مسائل فقھیّہ

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ [6] (متون)

مسئلہ۱: دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے، نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضرور ہی ہے، بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیے اس قدر اس درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سُست، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماجاء في التطوع في السفر، الحديث: ٥٥٢، ج٢، ص٧٦.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب مناقب الأنصار، باب التاريخ... إلخ، الحديث: ٣٩٣٥، ج٢، ص٦٠٤.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها، الحديث: ٦٨٧، ص٣٤٧.

4 ...... یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت پڑھے گا اور ایک رکعت اکیلے۔

5 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب ماجاء في الوتر في السفر، الحديث: ١١٩٤، ج٢، ص٥٤.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٨، ص٢٤٣.

مناسب ہوا اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو نہ تیز۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ۲: سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے، لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۳: کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷-۳/۸ میل ہے۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ۴: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ١، ص ١٣٨.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٢٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٢٥.

3 ...... **بہارِشریعت** کے مطبوعہ نسخوں میں فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ۵۷-۳/۸ میل مرقوم ہے، یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ **''فتاویٰ رضویہ''** (جدید)، ج ۸، ص ۲۷۰، اور **''فتاویٰ رضویہ''** (قدیم)، ج ۳، ص ۶۶۹، میں مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ساڑھے ستاون (۵۷-۱/۲) میل لکھا ہے۔

فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی **''نزھۃ القاری''**، جلد 2، صفحہ 655 پر فرماتے ہیں: ''مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ظاہر مذہب کو اختیار فرما کر تین منزل کی یہ مسافت (ساڑھے ستاون میل) بیان فرمائی ہے۔ **''جدالممتار''** میں لکھتے ہیں:

والمعتاد المعهود في بلادنا أن كل مرحلة ١٢ كوس، وقد جربت مرارا كثيرة بمواضع شهيرة أن الميل الرائج في بلادنا خمسة أثمان كوس المعتبر ههنا، فاذا ضربت الاكواس في ٨، وقسم الحاصل على ٥ كانت أميال رحلة واحدة ١٩-١/٥، وأميال مسيرة ثلاثة أيام ٥٧-٣/٥ أعني ٦-٥٧.

("جدالممتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ١، ص ٣٥٩.)

ہمارے بلاد میں معتاد و معہود یہ ہے کہ ہر منزل بارہ کوس کی ہوتی ہے میں نے بار بار بکثرت مشہور جگہوں میں آزمایا ہے کہ اس وقت ہمارے بلاد میں جو میل رائج ہے۔ وہ ۵/۸ کوس جب کوسوں کو ۸ میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو ۵ پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت میل ہوگا، اب ایک منزل ۱۹-۱/۵ میل کی ہوئی اور تین دن کی مسافت ۵۷-۳/۵ میل یعنی ۵۷-۶ میل۔''

("نزهة القاری شرح صحيح البخاری"، ابواب تقصير الصلوة، ج ٢، ص ٦٦٥.)

اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۵: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں، ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا، تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۶: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۷: تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں مگر امام ابن ہمام نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۸: محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۹: فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یو ہیں شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لیے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔[7] (ردالمحتار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٨.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٦.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٨.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٦.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٦.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٢.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٢.

7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: کوئی محلّہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلّہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں۔[2] (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ ۱۴: سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے، یوہیں ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں۔[3] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۱۵: یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے، یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔[5] (ہدایہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

---

1 ...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة المسافر، ص٥٣٦.

2 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٣.

3 ...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة المسافر، ص٥٣٧.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٣، ٧٢٤.

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٨، ص٢٧٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٣.
و "الهداية"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج١، ص٨٠.

مسئلہ ۱۷: یہ رخصت کہ مسافر کے لیے ہے، مطلق ہے اس کا سفر جائز کام کے لیے ہو یا ناجائز کے لیے بہر حال مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں گے۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۸: کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہوگیا تو اس کے لیے قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہوگیا، اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کے لیے مُلک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہوا اور اگر کسی اور غرض کے لیے ہوا اور مسافتِ سفر ہو تو قصر کرے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: سُنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی[4] کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں:

(۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔

(۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا۔

(۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

(۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷٤٦.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷٤٥.

4 ...... یعنی خوف وگھبراہٹ۔

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.

6 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۸.

(۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔

(۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کر لی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرہ خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو مقیم نہ ہوا اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے، بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کے لیے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لیے شہر اور گاؤں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکّہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا، پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا، مثلاً عورت جس کا مہر معجّل شوہر کے ذمّہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٠.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٩.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٠.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٠.

والے کا تابع ہے اور جس مالدار پر تاوان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاذ کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاذ کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بے کار ہے بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: عورت کا مہر معجّل باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہٰذا اس وقت تابع نہیں۔ یوہیں مکاتب غلام کو بغیر مالک کی اجازت کے سفر کا اختیار ہے لہٰذا تابع نہیں اور جو سپاہی بادشاہ یا بیت المال سے خوراک نہیں لیتا وہ تابع نہیں اور اجیر جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں بلکہ روزانہ اس کا مقرر ہے وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ کر سکتا ہے لہٰذا تابع نہیں اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ کو لے جائے گا تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے، جو بتائے اس کے موافق عمل کرے اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کر لے، پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مالدار ہے اور پندرہ دن کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: تابع کو چاہیے کہ متبوع[3] سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے بموجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم، تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے۔ اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤١.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٤١-٧٤٤.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٤٢، وغيره.

3...... یعنی جس کے تابع ہے۔

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٤٣.

5...... المرجع السابق.

میں خوداس کی اپنی نیت کالحاظ ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۳۲: غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے بیچ ڈالا اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔ یوہیں اگر غلام نماز میں تھا اور مالک نے اقامت کی نیت کرلی، اگر جان کر دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۳۳: غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اور وہ دونوں سفر میں ہیں ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے اور مسافر کی باری کے دن دو۔ اور باری مقرر نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ فرض ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۳۴: جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکۂ معظّمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکۂ معظّمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۳۵: جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کیساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ۳۶: مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۳۷: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کی

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٤٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤١.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٠.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٩.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٩.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩، وغيره .

نیت کر لی ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یوہیں اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔[1] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۳۸: دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہوگیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کرکے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں دو ایک ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے ان سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہی ہیں۔ یوہیں اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہوگئے اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلّط ہوگیا اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں تو دارالاسلام ہوگیا، نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینا رہ کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آیا اور اس شہر کو دارالاسلام بنایا تو قصر نہ کریں اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہوگیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے اس کے بعد کی چار پڑھے۔ یوہیں اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا امام کے سلام کے بعد نیتِ اقامت کی تو دو ہی پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۱.
2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱٤۰.
3 ...... المرجع السابق.
4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۸.
5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۵، وغيره.

مسئلہ ۴۲: امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم، امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہوگیا اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہولے، ورنہ نماز جاتی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے، متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہوا ہو یا بعد میں، لہٰذا امام کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ اپنی نمازیں پوری کرلو میں مسافر ہوں۔[2] (درمختار) اور شروع میں کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انھیں بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۴۴: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کرسکتا وقت میں کرسکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہوگئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کرسکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہوگیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے اور مقتدی کے مذہب پر ادا، مثلاً امام شافعی المذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دو ہی پڑھے گا یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہوگیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ فرض ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو، فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور

---

1. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٥.
2. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٥ ـ ٧٣٦.
3. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٦.
4. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٦.
5. ...... المرجع السابق.
6. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٦.

وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہوگیا تو قصر کرے اور مسافر تھا اسوقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۹: ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے، اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے اور عصر کی چار اور اگر ظہر وعصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو ظہر کی چار پڑھے اور عصر کی دو۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیتِ اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدۂ سہو ساقط ہوگیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت کی تو صحیح ہے اور چار رکعت پڑھنا فرض، اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: مسافر نے مسافروں کی امامت کی، اثنائے نماز[4] میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا، خلیفہ نے اقامت کی نیت کی تو اس کے پیچھے جو مسافر ہیں ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یوہیں اگر مقیم کو خلیفہ کیا جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: وطن دو قسم ہے۔

(۱) وطنِ اصلی۔

(۲) وطنِ اقامت۔

وطنِ اصلی: وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۸.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۱-۱۴۲.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۸.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۱-۱۴۲.

4 ...... یعنی نماز کے دوران۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۲.

وطن اقامت: وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: مسافر نے کہیں شادی کرلی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، مقیم ہوگیا اور دوشہروں میں اس کی دوعورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہوجائے گا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: ایک جگہ آدمی کا وطنِ اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۵: وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یو ہیں وطن اقامت وطن اصلی وسفر سے باطل ہوجاتا ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۶: اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان واسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: وطنِ اقامت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ اگر مدتِ سفر طے کرنے سے پیشتر اقامت کرلی وطنِ اقامت ہوگیا۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۸: بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطن نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا، سفر ختم ہوگیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے تو میکا اس کے لیے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱٤۲.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷۳۹.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الاقامة، ج۲، ص۷۳۹.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱٤۲.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷۳۹.

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱٤۲.

تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۶۱: عورت کو بغیر محرم کے **تین دن** یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ **ایک دن** کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعتُوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ) محرم کے لیے ضرور ہے کہ **سخت فاسق** بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [2]

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے، تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

فضائلِ روزِ جمعہ

حدیث ۱ و ۲: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں، یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔''[3] اور مسلم کی دوسری روایت انھیں سے اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے، فرماتے ہیں: ''ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ

---

1. ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۲.
   و ''الفتاوی الرضوية''، ج۱۰، ص۶۵۷.
2. ...... پ۲۸، الجمعة: ۹.
3. ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الجمعة، باب فرض الجمعة... إلخ، الحديث: ۸۷۶، ج۱، ص۳۰۳.

تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہوجائے گا۔'' (1)

حدیث ۳: مسلم وابوداود وترمذی ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انھیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔'' (2)

حدیث ۴ و ۵: ابوداود ونسائی وابن ماجہ وبیہقی اَوس بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''تمھارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا)، اس دن میں مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اس وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ہمارا دُرود کیونکر پیش کیا جائے گا، جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم کھانا حرام کردیا ہے۔'' (3) اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو دُرود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ فرمایا: بے شک! اللہ (عزوجل) نے زمین پر انبیا کے جسم کھانا حرام کردیا ہے، اللہ کا نبی زندہ ہے، روزی دیا جاتا ہے۔'' (4)

حدیث ۶ و ۷: ابن ماجہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عیدِاضحیٰ و عیدالفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

(۲) اور اسی میں زمین پر انھیں اتارا۔

(۳) اور اسی میں انھیں وفات دی۔

---

(1)...... ''صحیح مسلم''، کتاب الجمعۃ، باب ھدایۃ ھذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ، الحدیث: ۸۵۶، ص۴۲۶.

(2)...... ''صحیح مسلم''، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، الحدیث: ۱۸۔(۸۵۴)، ص۴۲۵.

(3)...... ''سنن النسائي''، کتاب الجمعۃ، باب اکثار الصلاۃ علی النبي صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ، الحدیث: ۱۳۷۱، ص۲۳۷.

(4)...... ''سنن ابن ماجہ''، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث: ۱۶۳۷، ج۲، ص۲۹۱.

(۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔

(۵) اوراسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتۂ مقرب و آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔'' (1)

(جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اُس میں دعا قبول ہوتی ہے)

حدیث ۸تا۱۰: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا۔'' اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔'' (2) رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (3) اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ ''وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔'' امام مالک و ابو داود و ترمذی و نسائی و احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، وہ کہتے ہیں: میں کوہِ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا، انہوں نے مجھے توارت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں، ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انھیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے؟ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے، کعب نے توارت پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس

---

1 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، الحديث: ١٠٨٤، ج٢، ص٨.

2 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ١٥-(٨٥٢)، ص٤٢٤.
و ''مرقاة المفاتيح''، كتاب الصلاة، باب الجمعة، تحت الحديث: ١٣٥٧، ج٣، ص٤٤٥.

3 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ٨٥٣، ص٤٢٤.

اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا، یہ ہر سال میں ایک دن ہے، عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا، میں نے کہا پھر کعب نے توراۃ پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے، کہا کعب نے سچ کہا، پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمھیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بُخل نہ کرو، کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے، میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھتے میں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں، عبداللہ بن سلام نے کہا، کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو یہ کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (1)

حدیث ۱۱: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے، اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔'' (2)

حدیث ۱۲: طبرانی اوسط میں بسندِ حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔'' (3)

حدیث ۱۳: ابویعلیٰ انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں، کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔'' (4)

(جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کے فضائل)

حدیث ۱۴: احمد و ترمذی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچا لے گا۔'' (5)

حدیث ۱۵: ابونعیم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔'' (6)

---

1 ...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب ماجاء في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ٢٤٦، ج١، ص١١٥.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الساعة... إلخ، الحديث: ٤٨٩، ج٢، ص٣٠.

3 ...... "المعجم الأوسط"، باب العين، الحديث: ٤٨١٧، ج٣، ص٣٥١.

4 ...... "مسند أبي يعلى"، مسند انس بن مالك، الحديث: ٣٤٢١، ٣٤٧١، ج٣، ص٢١٩، ٢٣٥.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب ماجاء فيمن يموت يوم الجمعة، الحديث: ١٠٧٦، ج٢، ص٣٣٩.

6 ...... "حلية الأولياء"، رقم: ٣٦٢٩، ج٣، ص١٨١.

حدیث ۱۶: حمید نے ترغیب میں ایاس بن بکیر سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن مرے گا، اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا۔'' (1)

حدیث ۱۷: عطا سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے، عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لیے گواہی دیں گے یا مُہر ہوگی۔'' (2)

حدیث ۱۸: بیہقی کی روایت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔'' (3)

حدیث ۱۹: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ ﴾ (4)

آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند فرمایا۔

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا، اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے، ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ آیت دوعیدوں کے دن اُتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ وعرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔ (5)

فضائل نمازِ جمعہ

حدیث ۲۰: مسلم وابوداود وترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہوجائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور۔ اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا

(1)...... "شرح الصدور"، للسیوطی، باب من لا یسئل فی القبر، ص١٥١.

(2)...... "شرح الصدور"، للسیوطی، باب من لا یسئل فی القبر، ص١٥١.

(3)...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الحديث: ١٣٦٩، ج١، ص٣٩٣.

(4)...... پ٦، المائدة: ٣.

(5)...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، الحديث: ٣٠٥٥، ج٥، ص٣٣.

کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہوا سے ہٹا دے۔'' [1]

حدیث ۲۱: طبرانی کی روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جمعہ کفّارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جو ایک نیکی کرے، اس کے لیے دس مثل ہے۔'' [2]

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالٰی اس کو **جنتی** لکھ دے گا۔

(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے اور

(۲) جنازے میں حاضر ہو اور

(۳) روزہ رکھے اور

(۴) جمعہ کو جائے اور

(۵) غلام آزاد کرے۔'' [3]

حدیث ۲۳: ترمذی بافادۂ تصحیح وتحسین راوی، کہ یزید بن ابی مریم کہتے ہیں: میں جمعہ کو جاتا تھا، عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے، انہوں نے کہا: تمھیں بشارت ہو کہ تمھارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں، میں نے ابوعبس کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے قدم اللہ (عزوجل) کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔'' [4] اور بخاری کی روایت میں یوں ہے، کہ عبایہ کہتے ہیں: میں جمعہ کو جارہا تھا، ابوعبس رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا ارشاد سنایا۔ [5]

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

حدیث ۲۴ تا ۲۶: مسلم ابوہریرہ و ابن عمر سے اور نسائی و ابن ماجہ ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالٰی انکے دلوں پر مہر کر دے گا پھر

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت في الخطبة، الحديث: ٢٧ـ(٨٥٧)، ص٤٢٧.

2 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٣٤٥٩، ج٣، ص٢٩٨.

3 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحديث: ٢٧٦٠، ج٤، ص١٩١.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من اغبرت قدماه... إلخ، الحديث: ١٦٣٨، ج٣، ص٢٣٥.

5 ...... "صحيح البخار ي"، كتاب الجمعة، باب المشي إلى الجمعة، الحديث: ٩٠٧، ج١، ص٣١٣.

غافلین میں ہوجائیں گے۔'' (1)

حدیث ۲۷ تا ۳۱: فرماتے ہیں: ''جو تین جمعے سُستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مُہر کردے گا۔'' (2) اس کو ابوداود و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابوالجعد ضمری سے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا صحیح بر شرطِ مسلم ہے اور ابن خزیمہ وحبان کی ایک روایت میں ہے، ''جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے، وہ منافق ہے۔'' (3) اور رزین کی روایت میں ہے، ''وہ اللہ (عزوجل) سے بے علاقہ ہے۔'' (4) اور طبرانی کی روایت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ''وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔'' (5) اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے، (6) اور ایک روایت میں ہے، ''جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔'' (7) اس کو ابویعلیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح روایت کیا۔

حدیث ۳۲: احمد و ابوداود و ابن ماجہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے، ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لیے ہو کہ قبول توبہ کے لیے معین ہو ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے۔'' (8)

حدیث ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے، ان کے گھروں کو جلادوں۔'' (9)

حدیث ۳۴: ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور فرمایا: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ (عزوجل) کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب التغليظ في ترك الجمعة، الحديث: ٨٦٥، ص ٤٣٠.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في ترك الجمعة... إلخ، الحديث: ٥٠٠، ج٢، ص٣٨.

3...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الإيمان، باب ماجاء في الشرك والنفاق، الحديث: ٢٥٨، ج١، ص٢٣٧.

4...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الجمعة، الترهيب من ترك الجمعة بغير عذر، الحديث: ٣، ج١، ص٢٩٥.

5...... "المعجم الكبير"، باب الألف، الحديث: ٤٢٢، ج١، ص ١٧٠.

6...... "المسند" لإمام الشافعي، ومن كتاب إيجاب الجمعة، ص ٧٠.

7...... "مسند أبي يعلى"، مسند ابن عباس، الحديث: ٢٧٠٤، ج٢، ص٥٥٣.

8...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب كفارة من تركها، الحديث: ١٠٥٣، ج١، ص٣٩٣.

9...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجمعة... إلخ، الحديث: ٦٥٢، ص٣٢٧.

اور یادِ خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمھارے اور تمھارے رب (عزوجل) کے درمیان ہیں ملاؤ۔ ایسا کرو گے تو تمھیں روزی دی جائے گی اور تمھاری مدد کی جائے گی اور تمھاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) نے تم پر جمعہ فرض کیا، جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لیے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا، نہ اس کے کام میں برکت دے گا، آگاہ اس کے لیے نہ نماز ہے، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ روزہ، نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔'' (1)

حدیث ۳۵: دار قطنی انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ (عزوجل) اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ (عزوجل) غنی حمید ہے۔'' (2)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

حدیث ۳۶ تا ۳۸: صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے، اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔'' (3) اور اسی کے قریب قریب ابو سعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی متعدد طرق سے روایتیں آئیں۔

حدیث ۳۹ و ۴۰: احمد ابو داود و ترمذی بافادۂ تحسین ونسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم بافادۂ تصحیح اَوس بن اَوس اور طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو نہلائے اور نہائے اور اوّل وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سُنے اور لغو کام نہ کرے، اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے، ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس

---

(1) ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب في فرض الجمعة، الحديث: ١٠٨١، ج٢، ص٥.

(2) ...... ''سنن الدار قطني''، كتاب الجمعة، باب من تجب عليه الجمعة، الحديث: ١٥٦٠، ج٢، ص٣.

(3) ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، الحديث: ٨٨٣، ج١، ص٣٠٦.

کے لیے اجر ہے۔'' (1) اور اسی کے مثل دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

حدیث ۴۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔'' (2)

حدیث ۴۲: احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔'' (3)

حدیث ۴۳: ابوداود عکرمہ سے راوی، کہ عراق سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں؟ فرمایا نہ، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔'' (4)

حدیث ۴۴: ابن ماجہ بسند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اس دن کو اللہ (عزوجل) نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔'' (5)

حدیث ۴۵: احمد و ترمذی بسند حسن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی (6) یعنی نہانا بجائے خوشبو ہے۔''

حدیث ۴۶ و ۴۷: طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر و عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' (7) اور دوسری روایت میں ہے، ''ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔'' (8)

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أوس بن أبي أوس الثقفي، الحديث: ١٦١٧٣، ج٥، ص٤٦٥.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل... إلخ، الحديث: ٨٩٧، ج١، ص٣١٠.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الوضوء يوم الجمعة، الحديث: ٤٩٧، ج٢، ص٣٦.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، الحديث: ٣٥٣، ج١، ص١٦٠.

5 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب ماجاء في الزينة يوم الجمعة، الحديث: ١٠٩٨، ج٢، ص١٦.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في السواك... إلخ، الحديث: ٥٢٨، ج٢، ص٥٨.

7 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٢٩٢، ج١٨، ص١٣٩.

8 ...... "المعجم الأوسط"، باب الجيم، الحديث: ٣٣٩٧، ج٢، ص٣١٤.

حدیث ۴۸: طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔'' (1)

جمعہ کے لیے اوّل جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

حدیث ۴۹: بخاری ومسلم وابوداود وترمذی ومالک ونسائی وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جوشخص جمعہ کے دن غسل کرے، جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا، پھر جب امام خطبہ کو نکلا ملئکہ ذکر سننے حاضر ہوجاتے ہیں۔'' (2)

حدیث ۵۰ تا ۵۲: بخاری ومسلم وابن ماجہ کی دوسری روایت انھیں سے ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا، (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کیے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔'' (3) اسی کے مثل سمرہ بن جندب وابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حدیث ۵۳: امام احمد وطبرانی کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ''جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں، کسی نے ان سے کہا، تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا؟ کہا، ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔'' (4)

حدیث ۵۴: ''جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔'' (5) اس حدیث

---

1. ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٧٩٩٦، ج٨، ص٢٥٦.
2. ...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة، الحديث: ٨٨١، ج١، ص٣٠٥.
   و "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب العمل في غسل يوم الجمعة، الحديث: ٢٣٠، ج١، ص١٠٩.
3. ...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب الاستماع إلى الخطبة يوم الجمعة، الحديث: ٩٢٩، ج١، ص٣١٩.
4. ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ٢٢٣٣١، ج٨، ص٢٩٧.
5. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في كراهية التخطي يوم الجمعة، الحديث: ٥١٣، ج٢، ص٤٨.

حدیث میں لفظ اتَّخَذَ جِسْرًا واقع ہوا ہے اس کو معروف ومجہول دونوں طرح پڑھتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف کا ہے اور مجہول پڑھیں تو=

کو ترمذی و ابن ماجہ معاذ بن انس جہنی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

حدیث ۵۵: احمد و ابوداود و نسائی عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: ''بیٹھ جا! تو نے ایذا پہنچائی۔'' [1]

حدیث ۵۶: ابوداود عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چُھوئیں) تو اس کا حصّہ جمعہ سے وہی لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دُعا کی تُو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اس کے لیے کفارہ ہے، آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔'' [2]

مسائلِ فقهيّه

جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں۔

(۱) مصر یا فنائے مصر

مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کُوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ [4] ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ وسَطوَت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے ''فنائے مصر'' کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں

= مطلب یہ ہوگا کہ خود پل بنا دیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں، اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پُل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔۱۲

1. ...... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة، الحديث: ۱۱۱۸، ج۱، ص۴۱۳.
2. ...... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب الكلام والإمام يخطب، الحديث: ۱۱۱۳، ج۱، ص۴۱۱.
3. ...... ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۵.
4. ...... یعنی ضلع کا حصہ۔

ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔[1] (غنیہ وغیرہا) لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔[2] (غنیہ)

مسئلہ۲: جس شہر پر کفار کا تسلط ہوگیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے، جب تک دارالاسلام رہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ۳: مصر کے لیے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے، اگر بطور دورہ وہاں آگیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۴: جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لیے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔[5] (عالمگیری) مگر اکثر آئمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جاسکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔[6] (درمختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انھیں چاہیے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔

مسئلہ۵: گاؤں کا رہنے والے شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو، زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں، مگر پڑھے تو مستحقِ ثواب ہے۔ یوہیں مسافر شہر میں آیا اور نیت اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں، گاؤں والا جمعہ کے لیے شہر کو آیا اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لیے آنے) کا بھی ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی۔[7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۶: حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکّہ وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کے لیے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کرسکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہوسکتا اور عرفات

1 ...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٤٩ ـ ٥٥١، وغيرها.

2 ...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٤٩.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج٣، ص١٦.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٧.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣٠.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في حكم المرقى بين يدى الخطيب، ج٣، ص٤٤.

میں مطلقاً نہیں ہوسکتا، نہ حج کے زمانہ میں، نہ اور دنوں میں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہوسکتا ہے، خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔[2] (درمختار وغیرہ) مگر بلاضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائرِ اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی، نیز دفع حرج کے لیے تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلّہ محلّہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں، یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے، اس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے، اس کا بیان آگے آتا ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سُنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سُلطان اسلام کے قائم مقام ہے، لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۸: ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لیے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں انھیں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں۔[3] (عالمگیری، صغیری، ردالمحتار وغیرہا)

(۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا [4]

مسئلہ ۹: سُلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص١٨، و "الفتاوى الرضوية"، ج٨، ص٣١٢.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.
و "صغيرى"، فصل في صلاة الجمعة، ص٢٧٨، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلاة الجمعة، ج٣، ص٢١، و "الفتاوى الرضوية"، ج٨، ص٢٩٣.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

ہو، مثلاً قرشی نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یو ہیں اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہوگا، یہ خود نہیں قائم کرسکتی۔[1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کردیا وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے اگرچہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوادے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہوگیا تو ہوجائے گا ورنہ نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: حاکم شہر کا انتقال ہوگیا یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا اور اس کے خلیفہ (ولی عہد) یا قاضی ماذون نے جمعہ قائم کیا جائز ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنادیں۔ یو ہیں اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کرسکتے ہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴: حاکمِ شہر نابالغ یا کافر ہے اور اب وہ نابالغ بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنے کا ان کو حق نہیں، البتہ اگر جدید حکم ان کے لیے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا تھا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کردے تو لوگ خود قائم کرلیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کردی تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں۔[8] (ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہِ اسلام نے شہریت باطل کی ہو اور

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في صحة الجمعة... إلخ، ج۳، ص۹، وغيرهما.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۱۰.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج۳، ص۱٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۱٤.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤٦.

6...... المرجع السابق. 7...... المرجع السابق.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج۳، ص۱٦.

کافر نے باطل کی تو پڑھیں۔

مسئلہ ۱۷: امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کر سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

(۳) وقت ظهر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۹: مقتدی نماز میں سو گیا تھا آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کر لے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے۔[4] (عالمگیری وغیرہ) یوہیں اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع وسجود نہ کر سکا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔[5] (درمختار)

(٤) خطبه

مسئلہ ۲۰: خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے، کہ:

(۱) وقت میں ہو اور

(۲) نماز سے پہلے اور

(۳) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور

(۴) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢١.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلاة الجمعة، ج٣، ص٢١.

مسئلہ ۲۱: خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحٰنَ اللّٰہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوالِ مفصّل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں[4] میں۔[5] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۵: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) خطیب کا پاک ہونا۔

(۲) کھڑا ہونا۔

(۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا۔

(۴) خطیب کا منبر پر ہونا۔ اور

(۵) سامعین کی طرف مونھ۔ اور

(۶) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو۔

(۷) حاضرین کا متوجہ بامام ہونا۔

(۸) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھنا۔

(۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔

(۱۰) الحمد سے شروع کرنا۔

(۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۲۲، وغیرہ .

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر في صلاۃ الجمعۃ، ج۱، ص۱۴۶ .

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۲۷ .

4 ...... یعنی سردیوں۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۲۳ .

(۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا۔

(۱۳) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا۔

(۱۴) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا۔

(۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا۔

(۱۶) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت و درود کا اعادہ کرنا۔

(۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دُعا کرنا۔

(۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا۔

(۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عمّین مکرمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۔ [1]

(۲۰) مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف موٗنھ کرے اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے۔ اور

(۲۱) امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔

(۲۲) خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۶: بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے، مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور

---

1 ...... حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے، ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جسکو اللہ (عزوجل) ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔۱۲

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤٦، ۱٤٧.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۲۳ ـ ۲٦.

حرام ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شعر پند ونصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد

مسئلہ ۲۹: اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اَن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین شخص آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لیے انھیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: امام نے جب اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اس وقت مقتدی باوضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آگئے تو امام

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٨.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٧.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٧.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب... إلخ، ج٣، ص٢٧.

سرے سے تحریمہ باندھے۔[1] (خانیہ)

(۶) اذن عام

یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہو گیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھا یا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے میں خوفِ فتنہ ہے۔[4] (ردالمحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل، ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لیے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

(۱) شہر میں مقیم ہونا

(۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔[6] (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص مریض کا تیماردار ہو، جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دِقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔[8] (درمختار وغیرہ)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤۸.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب... إلخ، ج۳، ص۲۹.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۰.

6 ...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٤۸.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۱.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۱، وغيره.

(۳) آزاد ہونا۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کرسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لیے سعایت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کے لیے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۷: جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر، مسجد جامع کو گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا، البتہ اگر مسجد جامع دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کرسکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

(۴) مرد ہونا

(۵) بالغ ہونا

(۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے۔

(۷) انکھیارا ہونا۔[7]

مسئلہ ۴۱: یک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣١.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج٣، ص٣٢.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج٣، ص٣٢.

اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلّف نہ جاسکتا ہوا گرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مِثل پر لے جائے یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔[2] (ردالمحتار)

(۸) چلنے پر قادر ہونا۔

مسئلہ ۴۳: اپاہج پر جمعہ فرض نہیں، اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہوگیا ہو، اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

(۹) قید میں نہ ہونا، مگر جب کہ کسی دَین کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے۔[5] (ردالمحتار)

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں۔[6] (ردالمحتار)

(۱۱) مینھ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اسقدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔[7]

مسئلہ ۴۵: جمعہ کی امامت ہر مرد کرسکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہوسکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض مسافر غلام۔[8] (درمختار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کرسکتا ہو، یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھاوے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۲.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۲.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۲، وغيره .

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

مسئلہ ۴۶: جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **حرام ہے** اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں، بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے، اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی، جمعہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہوگئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے وقت یا فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہ گیا یا لوگوں نے جمعہ پڑھنا تو شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ یہ نماز اب نفل ہوگئی۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۱: جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اس کی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نہ نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لیے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی، ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳٤.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳٤.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤۹.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳٥.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۵۳: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنھیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: علما فرماتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا، انھیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۵: گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جس نے جمعہ کا قعدہ پالیا یا سجدۂ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہٰذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۸: نماز جمعہ کے لیے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۹: جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلد جلد پوری کر لے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶۰: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف، ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انھیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بری بات کرتے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٩.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣٦.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٩.

6 ...... المرجع السابق. و "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٥٩.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣٨.
و "جدالممتار" على "ردالمحتار" كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج١، ص٣٧٨.

دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے، تو زبان سے کہہ سکتے ہیں، اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: خطیب نے مسلمانوں کے لیے دُعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے، کریں گے گنہگار ہوں گے۔ خطبہ میں دُرُود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں مونھ کرنا بدعت ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرُود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اسوقت اجازت نہیں۔[4] یوہیں صحابۂ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: خطبۂ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے، مثلاً خطبۂ عیدین و نکاح وغیرہما۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۶: خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے۔[7] (متون) یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣٩.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج٣، ص٣٩.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج٣، ص٣٨، و مطلب في قول الخطيب... إلخ، ص٢٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٠.

5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٩. و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٢.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٢.

مسئلہ ۶۷: اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں، یہ نہ چاہیے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سُنی اسے سُن کر حاضر ہو۔[1] (بحروغیرہ)

مسئلہ ۶۸: خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے، خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ ماذُون[3] ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھے، مگر ہمیشہ انھیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۲: حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷۳: سوال کرنے والا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلاضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز۔[8] (ردالمحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لیے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۷۴: جمعہ کے دن یا رات میں سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے نسائی بیہقی بسند صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے، اس کے لیے دونوں

---

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٧٣. وغيره
2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٣.
3 ...... یعنی جس کو اجازت دی گئی۔
4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في حكم المرقي... إلخ، ج٣، ص٤٣.
5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: أمر الخليفة... إلخ، ج٣، ص٦٤.
و "البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ج٢، ص٢٧٥.
6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٤.
7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٦.
8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في الصدقة على سؤال المسجد، ج٣، ص٤٧.

جُمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔'' [1]

اور دارمی کی روایت میں ہے، ''جو شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔'' [2]

اور ابوبکر ابن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیے جائیں گے۔'' [3] اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ **حم الدخان** پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں **حم الدخان** پڑھے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' [4] اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ''اس کی مغفرت ہوجائے گی۔'' [5] اور ایک روایت میں ہے، ''جو کسی رات میں **حم الدخان** پڑھے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔'' [6] جمعہ کے دن یا رات میں جو سورۂ یٰسٓ پڑھے، اس کی مغفرت ہوجائے۔'' [7]

فائدہ: جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں، لہٰذا اس میں زیارتِ قبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ [8] (درمختار)

عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ﴾ [9]

روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمھیں ہدایت فرمائی۔

1...... "السنن الصغری" للبیهقي، کتاب الصلاة، باب فضل الجمعة، الحدیث: ٦٠٨، ج١، ص٢١٠.

2...... "سنن الدارمي"، کتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة الکهف، الحدیث: ٣٤٠٧، ج٢، ص٥٤٦.

3...... "الترغیب و الترهیب"، کتاب الجمعة، الترغیب في قرأة سورة الکهف... إلخ، الحدیث: ٢، ج١، ص٢٩٨.

4...... "المعجم الکبیر"، الحدیث: ٨٠٢٦، ج٨، ص٢٦٤.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل حمٓ الدخان، الحدیث: ٢٨٩٨، ج٤، ص٤٠٧.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل حمٓ الدخان، الحدیث:٢٨٩٧، ج٤، ص٤٠٦.

7...... "الترغیب و الترهیب"، کتاب الجمعة، الترغیب في قرأة سورة الکهف... إلخ، الحدیث: ٤، ج١، ص٢٩٨.

8...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٩.

9...... پ٢، البقرة: ١٨٥.

اور فرماتا ہے:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ ﴾ [1]

اپنے رب (عزوجل) کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

حدیث ۱: ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے، اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔'' [2]

حدیث ۲: اصبہانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہے، ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات [3] یعنی شب براءت۔''

حدیث ۳: ابوداود انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نیروز)، فرمایا: یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمھیں دیے، عید اضحیٰ و عید الفطر کے دن۔'' [4]

حدیث ۴، ۵: ترمذی و ابن ماجہ و دارمی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عید اضحیٰ کو نہ کھاتے، جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔'' [5] اور بخاری کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ''عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے، جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور طاق ہوتیں۔'' [6]

حدیث ٦: ترمذی و دارمی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ''عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔'' [7]

1...... پ ۳۰، الکوثر: ۲.

2...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الصيام، باب فيمن قام ليلتى العيدين، الحديث: ۱۷۸۲، ج۲، ص۳٦٥.

3...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب العيدين والأضحية، الترغيب في إحياء ليلتى العيدين، الحديث: ۲، ج۲، ص۹۸.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الحديث: ۱۱۳٤، ج۱، ص٤۱۸.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب العيدين، باب ماجاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ٥٤۲، ج۲، ص۷۰.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ۹٥۳، ج۱، ص۳۲۸.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب العيدين، باب ماجاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد... إلخ، الحديث: ٥٤۱، ج۲، ص٦۹.

حدیث ۷: ابوداود و ابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، کہ ''ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے عید کی نماز پڑھی۔'' [1]

حدیث ۸: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی، نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد۔'' [2]

حدیث ۹: صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: میں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا)، نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ [3]

مسائلِ فقہیّہ

عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دوبار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ ط۔ [4] (عالمگیری، درمختار وغیرہما) بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ [5] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱: گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ [6] (درمختار)

روزِعید کے مستحبات

مسئلہ ۲: عید کے دن یہ امور مستحب ہیں:

(۱) حجامت بنوانا۔

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب يصلی بالناس العيد في المسجد إذا كان يوم مطر، الحديث: ١١٦٠، ج١، ص٤٢٥.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، الحديث: ٩٦٤، ج١، ص٣٣١.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة العيدين، باب كتاب صلاة العيدين، الحديث: ٨٨٧، ص٤٣٩.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٥٠.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥١، وغيرهما.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ص١١٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٢.

(۲) ناخن ترشوانا۔

(۳) غسل کرنا۔

(۴) مسواک کرنا۔[1]

(۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا۔

(۶) انگوٹھی پہننا۔[2]

(۷) خوشبو لگانا۔

(۸) صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا۔

(۹) عیدگاہ جلد چلا جانا۔

(۱۰) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔

(۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا۔

(۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

(۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب[3] کیا جائے گا۔[4] (کتب کثیرہ)

مسئلہ ۳: سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور

---

1 ...... یہ اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو میں سنت مؤکدہ ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں، بلکہ وہ تو ہر وضو کے لئے ہے۔ (ردالمحتار) ۱۲ منہ حفظہ ربہ

2 ...... اس کی تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۱۶ میں **''انگوٹھی اور زیور کا بیان''** ملاحظہ فرمائیں۔

امیر اہلسنت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ **''نماز کے اَحکام''** میں فرماتے ہیں: جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا۔ (''نماز کے اَحکام''، ص۴۴۴۔۴۴۵)

3 ...... یعنی سرزنش۔

4 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱۴۹.
و ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج۳، ص۵۴، وغيرهما.

واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴: عیدگاہ کو نماز کے لیے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: (۱۴) خوشی ظاہر کرنا

(۱۵) کثرت سے صدقہ دینا

(۱۶) عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیے جانا

(۱۷) آپس میں مبارک دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ یہ احکام خواص کے ہیں، عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عیدگاہ میں انھیں منع نہ کیا جائے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عیدالفطر میں دیر کرنا اور عیداضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا ہو تو نماز جاتی رہی۔[5] (درمختار وغیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے، جس کا بیان باب الاوقات میں گزرا۔

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر یا عیداضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ص١١٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٤٩.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٥. وغيره

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٦.

4 ...... المرجع السابق، ص٥٧ ـ ٦٠.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٦٠، وغيره.

چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع وسجدہ کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد وسورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہوگیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین پہلی میں قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قراءت کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوؤں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰکَ۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۸: امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۹: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے، اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہوگئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا، اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے، فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی۔[3] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٦١، وغيره .

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: أمر الخليفة... إلخ، ج٣، ص٦٣ .

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٥١ .

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٦٤ ـ ٦٦، وغيرهما .

مسئلہ ۱۰: جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا، اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں، اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو قراءت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قراءت کا اعادہ نہ کرے۔[3] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: امام نے تکبیراتِ زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبۂ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔[5] (عالمگیری درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: عیدالفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام کی تعلیم کرے، وہ پانچ باتیں ہیں:

(۱) کس پر واجب ہے؟ (۲) اور کس کے لیے؟ (۳) اور کب؟ (۴) اور کتنا؟ (۵) اور کس چیز سے؟۔

بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں بھی یہ احکام بتا دیے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عیداضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیراتِ تشریق کی تعلیم کی جائے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱۵۱.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: أمر الخليفة... إلخ، ج۳، ص٦٥.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱۵۱.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص۱۵۰، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج۳، ص٦٧، وغيرهما .

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج۳، ص٦٧.

مسئلہ ۱۷: کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہوسکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہوسکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عیدالفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہوسکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلا عذر عیدالفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۸: عیداضحیٰ تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عیداضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہوسکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے، نہ ناخن ترشوائے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر ودُعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضایقہ نہیں جبکہ لازم وواجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے، مثلاً نماز استسقا پڑھنی ہے، جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱: بعد نمازِ عید مصافحہ[5] ومعانقہ کرنا[6] جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرّت ہے۔[7] (وشاح الجید)

مسئلہ ۲۲: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱۵۱،۱۵۲.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج۳، ص۶۸، وغيرهما .

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱۵۲، وغيره .

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين مطلب في إزالة الشعر... إلخ، ج۳، ص۷۷.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج۳، ص۷۰، وغيره .

5...... یعنی ہاتھ ملانا۔ 6...... یعنی گلے ملنا۔

7...... انظر: "الفتاوى الرضوية"، ج۸، ص۶۰۱.

گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط [1] (تنویرالابصار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی، ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یوہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں، اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعتِ مستحبہ نہیں۔ [5] (درمختار، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۲۷: نفل وسنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: مسبوق ولاحق پر تکبیر واجب ہے، مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ [7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص ۷۱، ۷۴، وغیرہ .

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج۳، ص۷۳.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۷۴.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج۳، ص۷۴.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۷۴.
و "الجوهرة النیرة"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ص۱۲۲، وغیرهما .

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج۳، ص۷۳.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: کلمة لابأس قدتستعمل في المندوب، ج۳، ص۷۶.

مسئلہ۲۹: اور دِنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی ایّامِ تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایّامِ تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایّامِ تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں، ہاں اگر اسی سال کے ایّامِ تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انھیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۳۰: منفرد[2] پر تکبیر واجب نہیں۔[3] (جوہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین[4] کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ۳۱: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۲: ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔[6] (درمختار)

گھن کی نماز کا بیان

حدیث۱: صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا: کہ ''اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، ولیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دُعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔''[7]

حدیث۲: نیز انھیں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: المختار أن الذبيح إسماعيل، ج٣، ص٧٤.

2 ...... یعنی تنہا نماز پڑھنے والے۔

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ص١٢٢.

4 ...... فقۂ حنفی میں امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو صاحبین کہتے ہیں۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: كلمة لابأس قدتستعمل في المندوب، ج٣، ص٧٦.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٧٥.

7 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الكسوف، باب الذكر في الكسوف، الحديث: ١٠٥٩، ج١، ص٣٦٣.

کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں، عرض کی، کیوں یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)؟ فرمایا: کہ کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی، اللہ (عزوجل) کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ''شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تُو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے، کہے گی، میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔'' (1)

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں حضرت اسما بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتی ہیں: ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔'' (2)

حدیث ۴: سُنن اربعہ میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آواز نہیں سنتے تھے۔'' (3) یعنی قراءت آہستہ کی۔

مسائل فقہیّہ

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے جو جمعہ کی کرسکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہوگیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کرسکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (5) (جوہرۂ نیرہ)

مسئلہ ۲: ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کردیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (6) (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، الحديث: ١٠٥٢، ج١، ص٣٦٠.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس، الحديث: ١٠٥٤، ج١، ص٣٦٢.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الكسوف، الحديث: ١٢٦٤، ج٢، ص٩٣.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج٣، ص٧٧ ـ ٨٠.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف، ص١٢٤.

6 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج٣، ص٧٨.

ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قراءت اور نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۴: اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں، اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ۔[2] (درمختار)

مسئلہ۵: افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۶: اگر یاد ہو تو سورۂ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دُعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دُعا میں طول، خواہ امام قبلہ رُو دُعا کرے یا مقتدیوں کی طرف مونھ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں، اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۷: سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ۸: چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں، امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔[6] (درمختار وغیرہ) امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ۹: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگا تار کثرت سے مینھ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج۳، ص۷۸.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج۳، ص۷۹.

3...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر في صلاۃ الکسوف، ج۱، ص۱۵۳.

4...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج۳، ص۷۹. وغیرہ

5...... "الجوهرۃ النیرۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الکسوف، ص۱۲٤.

6...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر في صلاۃ الکسوف، ج۱، ص۱۵۳.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج۳، ص۸۰، وغیرہ.

7...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر في صلاۃ الکسوف، ج۱، ص۱۵۳.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ج۳، ص۸۰، وغیرهما.

چند حدیثیں جن میں آندھی وغیرہ کا ذکر ہے، اس موقع پر بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر عمل کریں (وباللہ التوفیق)۔

حدیث۱: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں مروی، فرماتی ہیں: جب تیز ہوا چلتی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ . (1)

حدیث۲: امام شافعی و ابوداود و ابن ماجہ و بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، رحمت و عذاب لاتی ہے، اسے بُرا نہ کہو اور اللہ (عزوجل) سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔'' (2)

حدیث۳: ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک شخص نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ فرمایا: ''ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔'' (3)

حدیث۴: ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام شافعی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: جب آسمان پر ابر آتا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ . (4)

اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ سَقْیاً نَّافِعًا ط (5)

---

(1)...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیة الریح... إلخ، الحدیث: ۱۵۔(۸۹۹)، ص۴۴۶.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔۱۲

(2)...... "مسند" الإمام الشافعي، کتاب العیدین، ص۸۱.

(3)...... "جامع الترمذي"، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في اللعنة، الحدیث: ۱۹۸۵، ج۳، ص۳۹۴.

(4)...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔۱۲

(5)...... "مسند" الإمام الشافعي، کتاب العیدین، ص۸۱.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔۱۲

حدیث ۵: امام احمد و ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ .[1]

حدیث ۶: امام مالک نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی آوز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ [2] اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط [3]

حدیث ۷: فرماتے ہیں: ''جب بادل کی گرج سُنو تو اللہ (عزوجل) کی تسبیح کرو، تکبیر نہ کہو۔'' [4]

نماز استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ۝ؕ ﴾ [5]

تمھیں جو مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمھارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔

یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے، لہٰذا ایسی حالت میں کثرتِ استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرما دیتا ہے، ورنہ اگر سب باتوں پر مؤاخذہ کرے تو کہاں ٹھکانہ۔

فرماتا ہے:

﴿ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ ﴾ [6]

اگر لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔

1...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا سمع الرعد، الحديث: ٣٤٦١، ج٥، ص٢٨٠.
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھ۔۱۲

2...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الكلام، باب القول إذا سمعت الرعد، الحديث: ١٩٢٠، ج٢، ص٤٧٠.

3...... ترجمہ: پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے، بے شک اللہ (عزوجل) ہر چیز پر قادر ہے۔۱۲

4...... "مراسيل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، باب ماجاء في المطر، ص٢٠.

5...... پ٢٥، الشورٰی: ٣٠.

6...... پ٢٢، فاطر: ٤٥.

اور فرماتا ہے:

﴿ اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ۙ وَّیُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِیۡنَ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ؕ﴾ (1)

اپنے رب (عزوجل) سے استغفار کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، مُوسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغ دے گا اور تمھیں نہریں دے گا۔

حدیث ۱: ابن ماجہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جولوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں، وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں، اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔'' (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو، بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اُگائے۔'' (3)

حدیث ۳: صحیحین میں ہے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دُعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقا میں اٹھاتے، یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔'' (4)

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں انہیں سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بارش کے لیے دُعا کی اور پشتِ دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔'' (5) (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

حدیث ۵: سُنن اربعہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لیے تشریف لے گئے تواضع وخشوع وتضرع کے ساتھ۔'' (6)

---

1 ...... پ۲۹، نوح: ۱۰ ـ ۱۲.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحديث: ٤٠١٩، ج٤، ص٣٦٧.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في سكنى المدينة... إلخ، الحديث: ٢٩٠٤، ص١٥٥٣.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في الإستسقاء، الحديث: ١٠٣١، ج١، ص٣٥٢.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء، الحديث: ٨٩٦، ص٤٤٤.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، الحديث: ٥٥٨، ج٢، ص٨٠.

و "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، الحديث: ١٢٦٦، ج٢، ص٩٤.

حدیث ۶: ابوداود نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: لوگوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منبر کے لیے حکم فرمایا، عیدگاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں، جب آفتاب کا کنارہ چمکا، اس وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے، تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے، پھر فرمایا: ''تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینھ اپنے وقت سے مؤخر ہو گیا اور اللہ عزوجل نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اس سے دُعا کرو اور اس نے وعدہ کرلیا ہے کہ تمھاری دُعا قبول فرمائے گا۔'' اس کے بعد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ o [1]

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اوتر کر دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا، وہ گرجا اور چمکا اور برسا۔ اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔ [2]

حدیث ۷: امام مالک و ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) استسقا کی دُعا میں یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ . [3]

حدیث ۸: سنن ابوداود میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْأً مَّرِيْعاً نَّافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ . [4]

1...... ترجمہ: حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا رحمٰن و رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ (عزوجل)! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر مینھ اوتار اور جو کچھ تو اوتارے، اوسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے۔۱۲

2...... "سنن أبي داود"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ١١٧٣، ج١، ص٤٣١.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ١١٧٦، ج١، ص٤٣٢.
ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر۔۱۲

4...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہم کو سیراب کر پوری بارش سے، جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو، نافع ہو، ضرر نہ کرے، جلد ہو، دیر میں نہ ہو۔۱۲

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ دُعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا۔ [1]

حدیث ۹: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین فاروقِ اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسّل سے طلبِ باراں کرتے، عرض کرتے، اے اللہ (عزوجل)! تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا، اب ہم تیری طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: جب یوں کرتے تو بارش ہوتی [2] یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آگے ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پیچھے صفیں باندھ کر دُعا کرتے۔ اب کہ یہ میسّر نہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چچا کو آگے کر کے دُعا کرتے ہیں یہ بھی توسّل حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے صورۃً میسر نہیں تو معنیً۔

مسائلِ فقہیّہ

استسقا دُعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لیے سنت نہیں، چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ [3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ا: استسقا کے لیے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلّل و خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ سَر برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفّار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لیے اور کافر پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے، کمزوروں، بُوڑھوں، بُڑھیوں بچوں کے توسّل سے دُعا کرے اور سب آمین کہیں۔ کہ صحیح بخاری شریف میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے۔'' [4] اور ایک روایت میں ہے، ''اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدّت سے عذاب کی بارش ہوتی۔'' [5] اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توجہ رحمت کے

1...... ''سنن أبي داود''، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ١١٦٩، ج١، ص٤٣٠.

2...... ''صحيح البخاري''، أبواب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، الحديث: ١٠١٠، ج١، ص٣٤٦.

3...... ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج٣، ص٨١ ـ ٨٣.

4...... ''صحيح البخاري''، كتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء... إلخ، الحديث: ٢٨٩٦، ج٢، ص٢٨٠.

5...... ''السنن الكبرى''، كتاب صلاة الاستسقاء، باب استحباب الخروج بالضعفاء... إلخ، الحديث: ٦٣٩٠، ج٣، ص٤٨١.

تمام اسباب مہیّا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دُعا کریں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کردے کہ حال بدلنے کی فال ہو، خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو مونھ کر کے دُعا کرے۔ بہتر وہ دُعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دُعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشتِ دست جانب آسمان [1] رکھے۔[2] (عالمگیری، غنیہ، درمختار، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ۲: اگر جانے سے پیشتر بارش ہوگئی، جب بھی جائیں اور شکر الٰہی بجالائیں اور مینھ کے وقت حدیث میں جو دُعا ارشاد ہوئی پڑھے اور بادل گرجے تو اس کی دُعا پڑھے اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دُعا کرسکتے ہیں اور اس کی دُعا حدیث میں یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ .[4]

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

---

1 ...... یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، كتاب الصلاة، الباب التاسع عشر في الاستسقاء، ج١، ص١٥٣ ـ ١٥٤.
و "غنية المتملي"، صلاة الاستسقاء، ٤٢٧ ـ ٤٣٠.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج٣، ص٨٣ ـ ٨٥.
و "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الاستسقاء، ص١٢٤ ـ ١٢٥.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج٣، ص٨٥.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء في المساجد الجامع، الحديث: ١٠١٣، ج١، ص٣٤٧.
و "صحيح مسلم"، كتاب صلاة الاستسقاء، الحديث:٨ـ(٨٩٧)،٩ـ(٨٩٧)، ص٤٤٤،٤٤٥.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہ برسا۔ اے اللہ (عزوجل)! بارش کرٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جہاں درخت اوگتے ہیں۔۱۲

نمازِ خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [1]

اگر تمھیں خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو پھر جب خوف جاتا رہے تو اللہ (عزوجل) کو اس طرح یاد کرو جیسا اُس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ ﴾ [2]

اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں کا ایک گروہ تمھارے ساتھ کھڑا ہو اور انھیں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لیے ہوں پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کرلیں تو وہ تمھارے پیچھے ہوں اور اب دوسرا گروہ آئے، جس نے تمھارے ساتھ نہ پڑھی تھی، وہ تمھارے ساتھ پڑھے اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ، تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر تمھیں مینھ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو، مگر پناہ کی چیز لیے رہو، بیشک اللہ (عزوجل) نے کافروں کے لیے ذلّت کا عذاب طیار کر رکھا ہے، پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ (عزوجل) کو یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے، پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ تو نماز حسب دستور قائم کرو، بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

حدیث ۱: ترمذی و نسائی میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عسفان وضجنان

1 ...... پ۲، البقرة: ۲۳۹.

2 ...... پ۵، النسآء: ۱۰۲ ـ ۱۰۳.

کے درمیان اترے، مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے، لہٰذا سب کام ٹھیک رکھو، جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کرو، جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لیے کھڑا رہے تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی (یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔[1]

حدیث۲: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے، ایک سایہ دار درخت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے چھوڑ دیا، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی، ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا، آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا: ''نہ''، اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا، فرمایا: ''اللہ (عزوجل)''، صحابۂ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا، اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی، اس کے بعد اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ۔[2]

مسائلِ فقہیّہ

نمازِ خوف جائز ہے، جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی، بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یوہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔

نمازِ خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے، ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے، اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے، پھر جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے، جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اوٹھائے تو یہ

1 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة النساء، الحديث: ٣٠٤٦، ج٥، ص٢٧.

2 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، باب صلاة الخوف، الحديث: ٨٤٣، ص٤٢٠.

لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے، مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرلے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے، فبہا، ورنہ اب پوری کرے، خواہ وہیں یا یہاں آکر اور یہ لوگ قراءت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو، جیسے فجر وعید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہوگئیں اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک پڑھے، اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱: یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام ومقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قراءت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے، پہلی میں فاتحہ وسورت پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے، سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے، جس طرف بھی مونھ کرسکیں اسی طرف نماز پڑھیں، سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے، ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کرسکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی۔[4] (جوہرہ، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٦ ـ ٨٨.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العشرون في صلاة الخوف، ج١، ص١٥٤ـ١٥٥، وغيرهما.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العشرون في صلاة الخوف، ج١، ص١٥٥، وغيره.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٧.

4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ص١٣٠.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٨.

مسئلہ۴: نمازخوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لیے چلنا معاف ہے، اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا، اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی، البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۵: سواری پر نہیں تھا اثنائے نماز میں سوار ہوگیا نماز جاتی رہی، خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے۔[2] (درمختار) یوہیں آج کل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ۶: دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دیے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ۷: جنگ میں مشغول ہے، مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے تو نماز کو مؤخر کرے، لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۸: باغیوں اور اس شخص کے لیے جس کا سفر کسی معصیت کے لیے ہو صلاۃ الخوف جائز نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ۹: نمازخوف ہو رہی تھی، اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے وہ امن کی سی پڑھیں، اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا، نماز جاتی رہی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: نمازِخوف میں ہتھیار لیے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کے لیے چلنا جائز ہے، باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔[8] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۱۲: نمازِخوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یوہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو جب بھی جائز ہے۔[9] (درمختار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٨.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٨.

3...... المرجع السابق، ص٨٩.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٩.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٩.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العشرون في صلاة الخوف، ج١، ص١٥٦.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العشرون في صلاة الخوف، ج١، ص١٥٦.

8...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٨.

9...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٦.